

وہ بھی خالقِ جبرئیل و میکائیل
 وہی رزق دیتا ہے جاندار کو
 وہی دل درمندان سے وہ
 وہی پادشاہوں کو دنیا تخت
 گدا کو گدا ہی وہ کس سے تمام
 وہ ہی مالکِ ملک و ربِّ کریم
 قویٰ متین و ولیٰ حمید
 محی و ممیت وکیل و صبور
 کبیر و مجید و سمیع و بصیر
 وہ دو دو شکور و بدیع و احد
 وہ ہی پاک برعلتِ عیب ہے
 نہیں اس کا ہمتا و ہمسر کوئی
 نہیں اس کو کسی ضد و مثلاً
 بین اندازہ سے باہر اس کی کمال
 جسے چاہی دیوی وہ غرت بُری
 جگہ دیوی جت میں چاہے
 جسے چاہی وہ قبلے سمور

منور کن آفتاب و فلک
 شفا بخش تھامو وہ بیمار کو
 پناہ ہمہ مستندان سے وہ
 جہان بین بلند او کا کرتا جت
 پہرا تاپے در در آو صبح و شام
 غفور و شکور و رؤف و رحیم
 عزیز و جلیل و علیٰ و حمید
 مغرور و نذل و مجیب و غفور
 حلیم و عظیم و نصیر و خبیر
 خفیہ و مبین و حکیم و صمد
 کہ واقف ہے ہر حاضر و غیب سے
 کہ شرکت سے ہی ذاتِ اوستی
 نہیں پلے ہیں اس کو وہ حال
 وہ بیشک ہی چون اور یہ حال
 جسے چاہی تو اریمن الی وہی
 جہنم میں ڈالے وہ چاہے جسے
 بیٹھائے جسے چاہے وہ بر نور

ابو بکر افضل ہیں اصحاب میں
 خلیفہ رسول خدا کی ہیں و د
 پیسبر کے ہیں یار غار و رفیق
 نشان ابو بکر قول نبی
 کہ بعد انبیاء و رسولان کی
 نہ چلکی کہو آفتاب و قمر
 مشابہ ہیں فوج نبی کی سر
 عیان مرتبہ انکا اس سے ہوا
 جو ہوتا میرے بعد کوئی نبی
 خلیفہ سویم جو کہ عثمان ہیں
 بھہ کیا اونکو رتبہ کی دی ہے خبر
 کہ میں ہر نبی کو لے ایک رفیق
 خلیفہ چھارم ہیں مولیٰ علی
 صفت اونکی نازل ہو قرآن میں
 میں علم کا شہر ہر صدقار
 میں کشتی نوح آل احمد تمام
 قیامت کو طوفان سے بایقین

وہ ہیں منتخب جملہ اہل بابین
 سرفراز اہل صفا کی ہیں و د
 جو تھا اصل میں نام اونکا عتیق
 میں اسطرح باحجت بس قوی
 کسو پر بھی بہتر ابو بکر سے
 بھہ سے اونکے رتبہ کی پوری
 ہوا جس سے دین نبی جلوہ گر
 کہ فرماتے ہیں یون رسول خدا
 تو ہوتا میں فیض غنی
 جو علم و حیا کی وہ ایک کان ہیں
 رسول خدا نے لبہ کرو فر
 میرا بیگا خست میں عثمان رفیق
 جو شیر خدا ہیں اور اسکے ولی
 یہ قول نبی اونکی ہو شان میں
 علی او سکا دروازہ میں شاندار
 بچین جسکی برکت سے تمام
 نجات قوی ہو پے مومنین

| | |
|---|---|
| <p>جوین فاطمہ نیت خیرا لورے حسن اور حسین بن حضرت علیؑ جو انان جنت کے سردارین جو باقی رہی جہ تن پاک دین بین سعد و سعید و زبیر عوام و حم و عیدر حمان بن نامور سب از وراج پاک شہ مرسلان ہو او ان سب پہ رحمت کی ہدام خدایا بحق محمد رسول بخاتون خلد برین فاطمہ</p> | <p>زمان جنان بین وہ بین مشوا جگر گوشہ و نور چشم بنی شہید و نمین ممتاز بسیار بین جو عشرہ مبشرہ بین یقین بل طلحہ و عامر نیک نام خدا اولیٰ راضی بنوشام وہ بین اہمات ہمہ مومنا ہو فردوس بین او نکالے تمام بحق صحابہ و آل بتول حسن کا مع النحر ہو خاتمہ</p> |
|---|---|

سبب لطم کتاب

| | |
|---|--|
| <p>پس از حد حق نعت خیرا لورا کہ دیکھی جو بنی بہت معتبر ہوئی او ان کتابوں سے مجتہد عیان روز روشن کی مثل و نظیر باجراہ دین نبی با صفا بہہ کر دیا اپنا سب مال جان</p> | <p>سبب یہ اس نامہ کی لطم کا شیر کی کتاب بین بنور نظر وہ سعی بلیغ صحابہ کرام جو کی صرف او نہوں حکم قدر جنگ ہمہ دشمنان خدا براہ خداوند کون مکان</p> |
|---|--|

منور کیا نور ایمان سے
 بروز جہاں سوز شمشیر دین
 کیا عدل سے عالم آباد و شاد
 کبھی حکم سے حق کی ہیرا نہ سر
 خدا او کی کو شش شش راضی ہو
 سیرین فتوحات اصحاب کے
 کیا نظم میں اون فتوحات کو
 خلافت ابو بکر میں جو ہو بین
 فتوحات عہد عمر یک قلم
 رکھا جسکا شمشیر اسلام نام
 جو کی اوسکے ایات کو میں شمار
 جو پوری ہو کر وہ گرامی کتاب
 ہوئی نظم میں وہ بڑی ایک کتاب
 لکھا پہر فتوحات عثمان کو
 محمد علیجان عالی گوہر
 کہی صولت جنگ او کا خطاب
 اوسی بحر میں نظم کی سرسبز

جہاں کو بہت صدق و ایقان
 کئی فتح امصار و حصن مشین
 لیا ہاتھ میں اپنے تقدیرا د
 رضا جوئی اوسکی رہی سرسبز
 وہ راضی رہی اوس سے صبح و سار
 بہت مقبرین جو دیکھی لکھی
 بطرز پندیت و بس نکو
 فتوحات از سعی اصحاب بین
 جو کی فارسی میں بین پہلی رقم
 جو صوف میں حرب نام تمام
 تو پوری ہوئی ساڑھی تیرہ ہزار
 زبان فارسی میں بعد قیام
 نظر اوس کے آئینے راہ صوب
 بفرمان نواب فرخندہ خور
 سپہدار دین سرور نامور
 جو ہی ٹونک میں اونکی عالیجناب
 نقار بجے کہتے ہیں یا خبر

و لیکن پوری ہوئی وہ کتاب
 بہر اب و لیکن یا میری بہ خیال
 کروں نظم اردو میں و سکو تمام
 سوار افضل تو فقی پروردگار
 خلافت کا شیر خدا کی سپہی
 ہوئی نظم سے یہ قرین کتاب
 علی نامہ میں رکنا اسکا نام
 ہو اعراف میں و و الفقار علی
 یہ نہ خواند و سنے ہو میری التجا
 تو اصل جسے عیب پوشی کریں
 کہ شعر و سخن سی ہو نا آشنا
 نہیں جانتا میں فنون فنون
 لکھا ہے وہ نامہ رستان
 عجب کیا ہے اس پاک تحریر
 ملک ہو سنون مرعبا کی صدا
 بس اب کرتا ہوں سکو مقصد
 میں لکھتا ہوں احوال اختتام

ہوئی ملتوی نظم او سکی شتاب
 کہ لکھوں علی کی خلافت کمال
 کہ تا او سے ہوں بہرہ و خاص
 پروا یا بہ پیو در شاہوار
 لکھا ہے احوال باقر ہے
 ہو امین افضل خدا کا میاب
 بہر پورا ہو انظم کا مجھے کام
 علی نامہ کا نام باقر صی
 جو اس نظم میں میں کوئی خطا
 رہ عفو سے گرم جوشی کریں
 نہیں مجھ کو دخل ان فنون میں
 معافی میں ہو نظم میری قبول
 جو خالی نہیں صد قسم بیگانہ
 کہیں فرین چھکو شمس مہر
 ظلم جو نبی میری قلم کو سدا
 بتوفیق نروان با صد خشوع
 خلافت کا شیر خدا کی تمام

سبب اختلاف اصحاب دین رضی اللہ عنہم جمعین ۛ

ولی پہلے ظاہر ہو سب پر یہ بات
 صحابہ میں جو کچھ ہوا اختلاف
 ہوا جس آپس میں جنگ و جلال
 پڑا تفرقہ اہل اسلام میں
 جو ناخوش ہوئی بعض اصحاب میں
 جو بیعت نہ کی بعض اصحاب نے
 سبب اُن مورات کا سرسبز
 سبب پہلا جو عہد عثمان میں
 یہہ صحیح غور سے اُسکو سن لیجئے
 خلیفہ ہوئی جبکہ عثمان غنی
 مطیع اُنکے عمال و حکام سب
 خلافت میں اُنکو کئی ایسے کام
 کہ جن سے پڑا تفرقہ ظاہری
 یہ تفصیل وں کا مونگی مختصر
 ز عہد رسول خدا ہی جہان
 یہہ دستور جاری رہا تھا دلم

از اہل یقین نیکو با صفات
 سبب اوسکا لکھتا ہو میں صاف
 ہوئے جو صحابہ میں حرب و قتال
 مدینہ میں کوفہ میں اور شام میں
 علی اور عثمان سے بالیقین
 علی مرتضیٰ سے سنی نیک پی
 میں لکھتا ہوں ہر قول اہل سیر
 پڑا تفرقہ اہل ایمان میں
 ذرا کان دے لے اید ہر کجی
 ہوئی اونی اصحاب سے ہی
 ہوئی اہل شام و عجم و عرب
 ہوئی اونسے ظاہر ہر خاص و عام
 صحابہ میں اورتا بعینہ میں ہی
 لکھی راویوں ہے پوری خبر
 عمر کی خلافت تک بیگان
 جو ہوتے تھے عمال و حاکم تمام

بڑی عمر والے ہوتے متقی
 نہ ملتا تھا چھب مرتبہ لاکلام
 بزرگی بھی مخصوص براتقا
 خدا سی بہت ڈرتا ہے متقی
 خدا اور پیغمبر کے احکام سے
 اوسے عدل و انصاف کا کام بھی
 امارت کی اور عالمی کے لئے
 بڑی عمر والا سمجھتا بھی خوب
 وہ ہے طاق تہذیب اخلاق میں
 امارت اوسے بس سزاوار بھی
 جو انوکے اخلاق میں ناپسند
 وہ پوری اطاعت اولوالام کی
 وہ چاہتے ہیں ہر جا پہ نام آوی
 کچ اخلاقی سواپنی وہ خلق پر
 خلیفہ ہو ہی جب کہ عثمان غنی
 کہ عمال سابق کو معزول کر
 اقارب کو اپنی ہر ایک جا امیر

بے منصب اور نہیں کو ملین تو سپہی
 جو انوکھا یا اقربا کو نہ عام
 خرد مند ہو ہی بڑی عمر کا
 نہیں پیہر تباہی وہ سر کو کہی
 نہ کام اوسکو ہے ننگ اور کم
 مطیع اوسکا ہر خالص و عام بھی
 سب ہوشی زیادہ وہ شایان بھی
 رفاہ خلاق وہ کرتا ہے خوب
 سبھی اوسکے تابع ہیں فاق میں
 پُر از حکمت اوسکا ہر ایک کا رہی
 خلاق کو پہنچ بھی اوتے گز نہ
 نہیں کرتے از راہ گردن کشی
 نہیں انوکھا انصاف یاوری
 بہت ظلم کرتے ہیں شام و سحر
 اوہنوں نے نئی چال پیروی چلی
 کیا نوجوان کو عام مل مقرر
 مقرر کئے ہر ضعیف و کبیر

بہت اس کے عالم میں پہلا فساد
 سوئی ناخوش اصحاب اس عالم
 چلے دوسری چال عثمان اور
 کہ مروان ابن الحکم کو بلا
 تہا مروان ایک مسدود گزار
 سمجھ کر اوستی مفید پر شہر
 سب اصحاب سسی و سکو کر خود
 نہ بلوایا پھر اوسکو تازہ نگہ
 ابو بکر نے اور عمر نے سدا
 بلایا اوسے جب کہ عثمان نے
 سب اصحاب ایسے ہی کام ہے
 کیا منع پھر خد اصحاب نے
 نہانا صحابہ کا اضلاع کھانا
 خلافت کا دیوان مروان ہوا
 یہاں تک کہ بنیاد شہر دین پر
 پر الفرقہ جس سے اسلام میں
 خلیفہ کو حسین شہادت ہوئی

اوہی خلق سی رسم الضاف و او
 خلیق ہی نہ اضعمال سے
 نیا جبکاسٹ پونسے ہیک طور
 وزیر اوسکو اپنا مقرر کیا
 سدا بعض اور شہر ہی اوسکو
 رسول خدا نے کیا تھا بدر
 مدینہ سے باہر نکلا و دیار
 پیغمبر نے پاس اپنے ہرگز کہی
 اسی طور مروان کو خارج رکھا
 دیا دخل اوسے اپنے دیوان
 ہوئی سخت ناراض عثمان سی
 بدر کچھ مروان کو دربار سی
 خلیفہ نے اپنا جی چاہا کیا
 فساد اوسنے برپا کی حاجت
 ہرئی والدی اوسنی این بین
 ہوئی جنگ ہر سیدین شام میں
 مسلمانوں پر سخت حالت ہوئی

ہوئی قتل آپس میں اہل تہن
 یہ تفصیل ہو اوسکی بس مختصر
 کہ جس وقت سالار اسلام نے
 محمد ابے بکر کی پور کو
 سند کا امارت کی فرما لکھا
 کہ اتنی سہرازان مصر دیار
 تمہارا حق سزاوار و جاگم ہی
 محمد وہ فرمان لیکر روان
 بہت مرد زیر گئی اوسکے ساتھ
 ہوا داخل مصر جب وہ جوان
 لکھا دوسرا حکم مروان نے
 کہ اتنا حق تم پاس ایک نو جوان
 اوسے قتل کیجو پہونختی ہی بار
 خلیفہ کی مہر اوس کے نام پر
 خلیفہ کو ایسی نہ تھی کچھ خبر
 گیا مصر میں جب کہ وہ نامہ پر
 بہت جلد پاس لپی اوس کو بلا

سہرا رون میدان پیکار کو
 سونو مینو اسکو تم خود کر
 مقرر کیا مصر کے واسطے
 سپہدار اور عامل وادو
 خلیفہ نے یون بعد حمد خدا
 پہونختی سے یہ مرد عالی تبار
 مطیع اسکی فرمان کو ہو محمد ہی
 ہوا مصر کو سہرا سہرا مان
 حکومت بڑی گئی اوسکو نامہ
 تو تلخ ہوئی اوسکو سب سہرا
 رؤسا ہی مصری کو اس طور
 محمد ہی نام اوسکا با سہرا مان
 سہرا بیان و بچومت نہ ہمار
 وہ نہیں لنگیا مصر کو نامہ پر
 وہ تھی مطمئن اپنی فرمان پر
 محمد کو ہی اوسکی پہونختی خبر
 لیا اوس سے فرمان نکال

جو دیکھا اوسی پیر کی مضمون اور
 جوانی کی مستی کا آیا جو جوش
 طلب مصر کی نایس و نگو کیا
 کہا اونسوی سروران دیار
 یہہ دیکھو خلیفہ نے کیسی دعا
 خلیفہ کی کیا نیے کی ہی خطا
 ابوبکر کا ہون بین بیٹا غریز
 اگر تگو صی یاسن سلام کا
 تو ہمراہ میرے مدینہ چلو
 کہ یہ کیسا فرمان تم نے لکھا
 محمد کی کیا تم نے دیچی خطا
 یہ شکر کی برہم ہو مصر یا
 محمد کی ہمراہ میں سب ہوے
 وہ سب سات سو آدمی تو تمام
 مدینہ میں ادنکی ہوئی جب خبر
 عرب کے بہت اہل سلام سے
 ہوئی بعض صحابہ بھی ہمراہ

تو بدلا اوسی دیکھ کر اوسکا
 اوٹھا سینہ نوجوانین خروش
 سنایا وہ اون سب کو فرمان
 خدا نکور کو سدا با وقار
 میری ساتھ کی ہے زراہ جفا
 دیا حکم جس سے میری قتل کا
 ہوں سب اہل اسلام بین تیر
 لحاظ سے اگر کچھ میری بایں کا
 وٹان جا کو عثمان سی پوچھ لو
 کہ جو ہی سراسر دعا سی پیرا
 دیا حکم جو اوسکی ہی قتل کا
 ہوئی سب خلیفہ پہ طغہ زبان
 مدینہ ہو سب جمع ہو کر چلے
 کیا سب نے اگر مدینہ مقام
 پیرا اس خبر سے بہت شور و شر
 محمد کی ہمراہ مردم ہوے
 محمد کی از حب بان و ولی

محمد کو سب ساتھ ہو کر گئے
 محمد نے فرمان وہ قتل کا
 کہ امیر ابن عفان دیکھو ذرا
 مسجل ہوا مقرر ہو گیا ہے
 جواب او سکوخٹاں فی پونڈیا
 ولی جو مسجل میری مہر سے
 کہ کسے لکھا اور مسجل کیا
 اسی گفتگو میں بس محمد کو خوش
 وہ ہو کر کے گستاخ اور بے ادب
 ہوا سخت گستاخ اک آنہ میں
 خلیفہ کی ریش مبارک پکڑ
 خلیفہ نے اس وقت اوسے کہا
 تیرا باپ سچے تھا اسکا وقار
 خلیفہ تو اوسے سنی جب یہ بات
 خلیفہ کو کہنے سے آئے جا
 صحابہ نے بعد اسکے یہ گفتگو
 یہ فرمان مروان کا ہے لکھا

جناب خلافت سو جا کر ملے
 خلیفہ کے آگے رکھا اور رکھا
 پیچہ نامہ تمہارا جو کسکا لکھا
 بخاکاری ایسی نہی کسکی ہو
 یہ نامہ نہیں مینے ہرگز لکھا
 نہیں آگیا اس سے لیکن مجھے
 ہے احوال سو اسکی عالم خدا
 جوانی کا آیا چاکر خوش
 خرافات کہنے لگا با تعجب
 جناب خلافت کی وہ شان میں
 لیا بالوسے انگلیوں کا جو
 تو اس لیش کی قدر جانی ہو گیا
 چچو قدر کیا اسکی ای کیتہ کار
 اٹھایا وین لیش ہی اپنا مات
 بہت دلیں اپنی پشیمان ہوا
 خلیفہ سے کی کہ اے شہر بخو
 مسجل کیا اوسکلے ہر ملا

مناسب کہ مروان کو دو تین
خلیفہ کے انکار اس سے کیا
کہ یوحیٰ علیہ السلام خلافت سے اب
کہا میں نہیں چھوڑتا اسکو یہی
خلیفہ کی ایکارت سے مومنان
کیا قصر شام نشہی کا حصار
پہوڑ متفق سب سے بات پر
بہاروں عرب مصر نوکی ہو
بہت روز گذری جب حال
نوکی مصر والوں نے شدت تمام
سہی دانہ اور پانی کافی بند
توجع و عطش ہوئی نیم جان
خلیفہ یاسی روز شات روز
سو متفق مصری و سیم عرب
کہ کوشش کرو قتل عثمان میں
ارادہ کی جب اونکی پائی خبر
بلا یا حسین اور حسن کو شتاب

کہ اس کا ہم کا ہم جو فی و س
جواب اونکو اصحاب کے پہنچ دیا
ہم غزل کا آپ سے سبب
خدا نے یہ عزت جو چھوڑ دی
اونکو خشکین پہنچ نہ تھری ومان
حلیقہ کو نہ گزند ہی نہ بہت
چہ مصری چہ اہل عرب نامور
رہی قصر کی گردون اور رات
ہوا کچھ نہ عثمان کو اس سے اثر
کیا قصر والوں پہ از خاص غم
بہت قصر والوں کو پہنچا گزند
سبھی قصر شامی کو مرو و زمان
رہی سخت جوع و عطش کے ہی سہور
تو بلوا اٹھی تو قصر کی گردن
اوسنی باروا اوسنی ان میں
علی مرتضیٰ نے تو اباکر و فر
ویے اونکو مروان چاک کتاب

کہا او کو جاؤ در قصر پر
 حفاظت کرو جانکی اونکے اپنا
 بجالائے فرمان شیر خدا
 در قصر پہنچے باہر مان
 اسی طور عبد اللہ ابن زبیر
 بہر اہی چند نام اور ان
 در قصر پہنچے وہ ان کہ
 ہوئے حملہ اور جو بلوایان
 حسین و حسن اور عبد اللہ
 حسین و حسن نے جماعت کی
 اُسے خوب عبد اللہ دل کہو لکر
 ہو سکے و قتل اعدا و مان
 در قصر کوئی اہل حبس
 خیر ہے آخر میں ایک دیوار ہم
 خلیفہ بہ سب جملہ اور ہوئے
 قید ہوئے عثمان کے مردمان
 متابل ہوئے دشمنوں کی تمام

خلیفہ کی اور اپنے جا کر حبس
 یہ مردان جنگی ہی لیجاو سب
 حسین و حسن جانے کہیں و خا
 حفاظت کو او سکی وہ شہر و مان
 ہرمان ابن العوام و لیر
 حفاظت کو عثمان کی آؤ دو ان
 نہ اہل جھاتا ہوں پر خاش پر
 در قصر پر لیکے تنغ و سنان
 ہوئے اوئے باہر مان کہینہ خواہ
 حفاظت میں عثمان کی دی بامرو
 خلیفہ کے بعد ابیرون و
 او نہیں فتح کا کچھ نہا یا نشان
 بقتل خلیفہ نہ داخل ہوا
 گئے قصر میں سیکڑوں کہینہ و
 ہزاروں عرب او کے یا و ہر
 بہرہ علما مان بہ تنغ و سنان
 دیا جنگ کا خوب اور ہر کام

کے بیکڑوں قتل اہل صبا
 مقابل میں تھے ان کے اعدا کثیر
 ہوئے اور اُن سے مخلد اہل صبا
 خلیفہ تلک پہنچے ہو کر دلیر
 کیا آخر ش قتل عثمان کو
 خدا کی رے بہت بیشمار
 رفیق بنی یسعی عثمان کا پر
 شہادت ہوئی جبکہ عثمان کو
 کہ حضرت علی ہی ہوئے کینہ
 اوہوں نے ہی بھیجا تھا بامیان
 بہرکہ بستان مضطر ہوئے
 یہاں تک خبر ان کے ولین پر
 وہ کرتا بہر خون عثمان کا
 دکھایا اور سے عامل شام کو
 کہا آگے یوں عامل شام کے
 کہ حسنین کو بیچ بہر قتال
 یہ سہکر ہوا معویہ خشکین

لہذا دینے لیکن نہ حکم قضایا
 بگڑو سنان و بیشتر کینہ
 بڑے آگے بلوائی سب کینہ کار
 لیا جاسکے قرآن پڑھتے کو گہر
 کیا خون آلودہ قرآن کو
 نہ وقت اہل تابر و زہار
 خدا کی رفا سے و دو موہر
 عرب میں یہ پسلی جبر جار ہو
 پئے قتل عثمان حسنین کو
 ہوئے قتل عثمان جو ناگہان
 علی سے ہی ناراض اکثر ہوئے
 کہ عثمان کا قاتل علی کو کیا
 وہ بیکر گئے شام میں بر ملا
 جو تھا معویہ مرد پر فاشی جو
 علی مرتضیٰ کا یہ سہا کام ہے
 کیا قصہ شامی ہستی یا اُسمال
 علی سے ہوا سوت بالیشیر

قصاصی دے چاہا ہر عثمان کا
 بیان آگیا ایک آگے تمام
 خلیفہ ہوئے جبکہ حضرت علی
 اسی مرتضیٰ سے بہونے پر پنا
 سوا حادثہ قتل عثمان کا
 قصاص اب خلیفہ کا یلیجے
 کیا جسے اہل یقین کو تمام
 کھڑے ہوئے سب پر خطبہ
 کیا راہو قاتل ہے عثمان کا
 اور کتنے سات سو آدمی مصر کے
 قاتل ہر سوا خاص قاتل کوئی
 وہی مصر والے نے خیر خواہ
 سہولت جو کی مرتضیٰ نے تمام
 علی سے ہوئے اکثر اہل یقین
 نہ پیر اور طلحہ و ناسا و مالک
 علی سے وہ ناراض ہو کر سواری
 ہوئے ہجرہ مسلمین چند ہزار

علی سے ہوا جب نسبت دراز
 یہاں ہوتی ہے مختصر اب کلام
 ہوئے جمع اہل مدینہ مسیحی
 کہ اسے نامور سردار و جنگاں
 مسلمانوں پر سخت گزری ہلا
 نہ تاخیر ہمیں ذرا کیجئے
 علی مرتضیٰ نے بدر بارہام
 یس اندھرتی نصیب خیر الورا
 کہڑا ہوئے کے ظاہر کر دے بدھا
 کہا ہم ہر قاتل سب عثمان کے
 کہ لیا ہوئے جس سے جزا قتل کی
 علی مرتضیٰ کے ہر رسم دراز
 قصاص خلیفہ میں بالاکلام
 دل آزدہ و خاطر خوشگین
 چو عشرہ مشر سے تے بگیاں
 سوئے چالشہ ماورہ مویشات
 کہا ماورہ مویشات کو پکار

کہ اسے مادر مومنان نیک خو
 تو فریاد کرتے ہیں مان بپے
 تکلیف پہنچی علی سے ہمیں
 جلوساتھ ہماری پے مدعا
 قصاص خلیفہ وہ لیتے نہیں
 قصاص اونسے چلکر کے لید پڑ
 اجابت ہوئی عرض اولاد کو
 ہو ہی عایشہ ہمراہ مونس
 نزارون مسلمان ہمراہ ہے
 علی مرتضیٰ کو ہوئی یہ خبر
 زبیر اور طلحہ کی ہمراہ میں
 تو خود بھی ہوئے شیرزبان
 سوئے طلحہ و ہم زبیر عوام
 ہوا جب مقام دو لشکر قریب
 کہ ناگاہ شب میں دو لشکر دلیر
 سبب یہ ہوا تہاڑائی کا وہاں
 کہ شیر خدا نے یہ پہچا پیام

جو تکلیف ہوتی ہے اولاد کو
 یہ اب عرض کرتے ہیں ہم آپا
 حکم اسمین پڑاتے ہیں ہم نہیں
 ہمارا کرو فیصلہ بر ملا
 کچھ اس امر کی داووت نہیں
 درنگ اسمین زہارت کیجئے
 بدرگاہ آن مادر واد جو
 علی مرتضیٰ کی طرف روان
 مسلح تھے بانوکت و جاہستہ
 کہ ہیں عائشہ مادر واد گر
 چلی آتی ہیں جو فروجاہ میں
 بہر اسی لشکر مومنان
 لڑیں یا کہ ہو صلح باہم تمام
 ہوا دونوں میں واقعہ عجیب
 ہوئے گرم پیکار باہم جو
 اسے گوشہ نشین ہوئے
 سوئے عائشہ مادر مومنان

کہ انیکا ہے آپ کے کیا سبب
 جو ہے صلح منظور خود آؤ نہیں
 اگر سے نفاذت کا غزم آپکا
 جو اس طرح عایشہ دیا
 فرستیا میرے آنیکی جو یہاں
 کہ ہے نیک ہو سے مشن برتقا
 ہر کی جگہ موقوف پرکار ہیں
 تاکہ ہر کی جو قاتل جو عثمان
 دیا جو نکی اس ہے وہ خیر خواہ
 تاکہ اس کی کیا اس صلح سے
 میرا سب چاہا ہمدرد سب رات کو
 کہ انکی دنیا میرا جگہ دونوں قیام
 ہمدرد میں حلیف وہ چاہینگے سب
 اس کے ہم سب کو اس اہم
 رہا دونوں لشکر پہ خائب خواہ
 سنی حیا سے دونوں لشکر ہم
 پہنچے تھیں خلیفہ سے ہم

خبر غزم کی اپنے درجہ ہوا یہ
 نہ طاعت میں تاخیر کہ لاؤ نہیں
 کروں قصد میں تیسے پیکار کا
 کہ میرا نہیں قصد پیکار کا
 کروں صلح تا تم میں باہم عیاں
 کیا غزم موقوف پیکار کا
 ہوئے صلح خواہان اصحاب
 ہے نصیہ عدو اہل ایمان کے
 او نہیں سکتے لشکر میں وہ راہ
 ہوئے فکر میں اپنی وہ جان کے
 کیا ظاہر آپس میں اس سبابت کو
 بہم ملے آپس میں ہو گئے رفیق
 تو ہم مخلصی اور سے پانچے کعب
 لگے سب میں ہم اسی گاہا تھوڑے
 دو جانب ہوں ہم اور شاہ
 لڑینگے خود آپس میں خود یکے قلم
 کوئی اس میں ہرگز نہ مارے گا دم

عرفان سب سے سب سے اسی راہ میں
 پہنچی دونوں لشکر نے غالباً خوا
 اور پھر خواب سے دونوں لشکر واپس
 لڑائی لڑے سخت رو و فوج
 ہزاروں ہوئے ہر دو جانب شہید
 ہوئی آخر میں صلح با یکدیگر
 بہت پہلے کے اور نہیں ہا خوجان
 علیؑ ہوئے بیعت آخر کو سب
 اسی طور سے حامل شام ہی
 صلح علی ہو گیا آن کر
 فرمان حضرت علیؑ معویہ
 بیان اسکا آہنگا آگے تمام
 ہوا تھا جو اصحاب میں اختلاف
 ہمیں سب برابر میں اصحاب نے
 سنا وہ ہیں چرخ ہدایت کے وہ
 خداوند سے راضی رہے گا مدام
 اب آگے علیؑ کی خلافت کا حال

صلح ہو کر بیٹھے جاگہات میں
 دو جانب ہوئے حملہ آور شام
 ہوئے گرم پیکار با ہم جو شہر
 ہزاروں ہوئے بکھرے ہوئے
 ہوئی ایسی پسین سب شہید
 ہوا ظاہر اون مصر و یمن کا ہی شہر
 بہت سے سوار اپنی پائی و مان
 ہوا دو دو لے وہ سب و شب
 پس از جنگ و پیکار مروا گئی
 حلیفہ پیغمبرہ صہبہ جان کی
 اوسی اپنے عہدہ پر قائم
 میں کرتا ہوں یہ مختصر اختتام
 لکھا او سکون میں مختصر کر کے
 فضیلت میں اونکی تعارف
 میں شایان فضل و عنایت کے وہ
 وہ راضی رہا اوس پر سب
 لکھتا ہو سب تمام کسا

| | |
|------------------------------|--------------------------|
| فضائل علی کے جو ثابت ہوئے | حدیث نبوی اور قرآن سے |
| کچھ اور نہیں سے کہتا ہوں اور | علی کا ہوا جسے ربہ عسیان |

فضائل امیر المومنین علی بن ابیطالب کر اللہ وجہ

| | |
|---|---|
| <p>علی کے فضائل میں سے اتنا فضیلت علی کی ہے قرآن میں میں کہتا ہوں انہیں کہ مختصر فضیلت تو پہلی علی کو یہ ہے نبوت کا اور آخر طفلی میں کہ کہ جیسے جو انومنین فرخندہ ہے تو نہ کون میں پہلے علی مرتضیٰ فضیلت ہوئی دوسری یہ کہ فضیلت پہلے اسکو حاصل ہوئی رسول خدا کا وہ دانا وہ ہے رہا جاہلیت میں چاہے ایک سو رہا ساجد میں وہ نبی کی سدا وہا اسنے خیر کے در کواد کیا</p> | <p>حدیث نبوی علی ہوئی جاہل جو ثابت ہی ایشاد و حسان فضائل علی کے یہاں کہ وہ کہ وہ سب سے پہلے مسلمان ہو ہوئے دین و اسلام سے پہلے ابو بکر پہلے مسلمان ہوئے جو دین نبی سے مشافہ ہو نبی کے چچا زاد بھائی وہا کہ ہے زوج زہرا بنت نبی وہی مورث آل محمد ہے تو نبی پرستش سے وہ نیکو بہت غرور و نمین کا کی ہے بہت گرد و کفار واسطہ کچھا</p> |
|---|---|

بنی نے کہا جنتی ہے اوستے
 مہدی ار سکھ اختلاف خطا
 شہادت کا رتبہ ہی اوسکو ملا
 سپہ فتح خیر بنی نے کہا
 اک ایسے جوان کو بے خطر
 خدا اور بنی کو وہ رکھتا ہی دوست
 ملا لگے دن وہ علی کو عسکر
 رسیدے یوم خیر علی مرتضیٰ
 مرض کا ہوا عذر شمس بنی
 لگا یا لعاب دہن پاک کا
 ہوئی پہلے سے آنکھیں روشن یاد
 کیا حسد کیا رکھنا رہا
 لیا باہر خیر کو اک تاخت گہ
 بھاسے سپر جو کہت بابلی
 فنیت یہ کیا اک سر امشہ
 علی کی گھر خاک آلودہ کو
 رہو لڑا نہ بکت ولی

وہ شامل ہی عشر مشیر کے
 در اولاد اہل بیت بعد از
 جواز تیغ بیدار گشتہ ہو
 کہ کل کو میں دو عالم جنگ کا
 کہے خیر اوسکے ہی دو ہاتھ پر
 خدا اور بنی اوسکو رکھتی ہیں دست
 حکم رسول عرب محترم
 تھے آشوب میں چشم کے مبتلا
 اوس بیوقت برچشمہ علی
 بنی نے تو آشوب جاتا رہا
 علم نیکے داخل ہو کر جہاد
 کیا اوسکے لشکر کو زیر و زبر
 گئی ٹوٹا اوسجاہ اوسکی خبر
 او کہا را وہ در راہ و خیر
 خدا کی عجب اوسچہ رحمت ہوئی
 پد پاک سے اپنے ہاتھ پر جو
 رکھا بو تراب اور نام حسن

بفرود ہوئی نبی جب روان
 علی کو خلیفہ کیا، اپنے جبا
 رسول خدا سے بنیر شجر
 خدا اولیٰ راضی ہوا بیشتر
 یہ ثابت ہے بس نص قرآن ہے
 کہ زہار داخل ہوگا کہی
 بنیر شجر بیعت دین کے
 ہوئی ایت ندع ابنائنا
 بل انبیائنا تب اپنے قریب
 علی فاطمہ چاروں جب آگئے
 یہ بیٹے میری اہل بیت خدا
 حبیب خدا احمد پاک نے
 میں ہوں شہر علم اور علی سکا
 پیغمبر گایہ دوسرا قول ہے
 جو تہی غزوہ بدر میں ہونا
 علی تہی علمدار با قروح باہ
 زیادہ لڑائی میں کوشش ہی کہ

ہوئی عمر لشکر مومنان
 مدینہ میں یہ رتبہ کسکو ملا
 ہوئی بیعت حضرت علی نامور
 جو بیعت ہوئے تہی بنیر شجر
 رسول خدا نے یہ فرمایا ہے
 بنابرہنم وہ کس جسے کی
 میرے ماتہ پر بس نجب ولی
 نبی پر جو فرمودہ کبہ یا
 حنین و حنن ہر دو سبط نجیب
 رسول خدا ایسا کہنے لگے
 یہ فضل علی سب سے بڑی موا
 ملا رب و شک ایسا فرمایا
 صحیح ہے یہ ثابت خبر
 میں ہوئی ہوں جبکا علی اسکا
 ہمراہ پیغمبر مستغان
 کہ جنگ کفار سے کینہ خواہ
 سہوں رسول نے زبیر سے

ملائکہ ہی شامل تھو وہ کا زار
 ملائکہ معاون ہوں جبکہ پہلا
 نبی نے کہا ابن خطاب سے
 فری جو من کفار سے بر ملا
 یہہ فرمایا اوٹکو جو چاہو کرو
 یہہ انعام سے عام کے واسطے
 علی کو فضیلت ہی ہو کس فردو
 لڑی سب سے زیادہ وہ کفار سے
 یہہ کہتا ہے جائز کہ عینے شنا
 درختان بس مختلف سی ہیں سب
 علی اور ہیں بین درخت ایک
 کہ نازل ہوئی تین سو آیتیں
 بیان اب اسود نے یوں کیا
 کہا یوں علی کی طرف دیکھنا
 بیان ایسا سو سند و قاص کا
 جناب پیغمبر کا یہ قول سے
 بیان ائمہ شیعہ نے ایسا کیا

ملک میں زفرمان پروردگار
 تو پہر رتبہ دیکھو عطا کار کا
 درین غر وہ بدر جو تم میں سے
 خدا احالیے اونکے واقف ہوا
 دیا بخش میں تمکو اسے مومنو
 جو ہو خاص فضل وہ اول ہیں
 کہ تھو وہ عطا فرزندہ نو
 بڑی سب سے کوشش میں وہ نیک
 جناب نبی سو کہ ایسا کہا
 جو ہیں مرد از بندہ ہا رب
 وگر قول سے ابن عباس سے
 نشان علی جو ہیں قرآن میں
 کہ عینے رسول خدا سے شنا
 عبادت ہے بس انتہا قول کا
 نبی ہے یہ سنو کہ او سنو کہا
 علی کو جو ایذا دی وہ مجھ کو دی
 کہ فرماتے تھے ایسا غیر الواری

رکھا دوست جسے علی کو تین
 رکھا جس کیلئے کہ جو چھکو دوست
 رکھا جس کیلئے کہ بغض از علی
 رکھا بغض جسے میری ساتھ ہی
 روایت میری یہ ابن عباس کے
 کہا یوں تو دنیا میں سرور ہی
 جو کوئی رکھو دوست چھکو علی
 میرا اینہ جو دوست رکھو تجھے
 جو دشمن رکھی تجھکو اپنا کوئی
 ہے دشمن تیرا دشمن اللہ کا
 میری بعد دشمن جو چھکو رکھے
 لکھتا ہے کہ وقت نزول وحی
 تھا وہ عصر کا وقت اوس روز
 غروب ہو گیا آفتاب بلند
 بنی فی خدا سے یہ مانگی دعا
 یہ صرف تیری فرمان میں
 ہشاہر کو پیچھے اسے کپریا

رکھا دوست اوسے چھکو بالیقین
 تو بیشک خدا کو رکھا اوسے دوست
 تو اوسے رکھا بغض میری جیسی ہی
 رکھا بغض ہے اوسے اللہ ہی
 کہ دیکھا بتی نے بسوی علیؑ
 تو وحی آخرت میں ہی سرور ہی
 رکھو دوست اپنا ہی وہ چھکو ہی
 حبیب خدا ایسا وہ نیک ہے
 رکھی چھکو دشمن ہی اپنا وہی
 ہلاک اور جہنم ہے اوسکی سزا
 ہی میری عیب ایک اوسکی لئے
 لکھا علیؑ میں تھے حضرت بنی
 نماز علیؑ ہو گئی بس قضا
 اوٹھی ہوش میں جب بنی امیہ
 نماز علیؑ ہو گئی ہے قضا
 بنی کا یہی شیر ہے یہ محکوم تھا
 کہ پڑھے نماز اپنی اب مر

تو باہر ہوا ڈوب کر آفتاب
 کیا ام سلمہ نے یون ہی بیان
 علی بیگا ہمراہ قرآن کے
 یہہ آپس سے دونوں کو جدا
 رسول خدا نے مدینہ میں جب
 مہاجر اور انصار میں جو مقرر
 کیلئے یون ہی رسول خدا
 مقرر کیا آپ نے ہی نہیں
 تو فرمایا یون تو ہی ہائی میرا
 بیان اس طرح کرتے ہو سید
 بر فاطمہ رونق افزا ہوئے
 کہا فاطمہ سے کہ اے نیک خو
 رہن ایک مکان میں بخلد رہیں
 یہہ کہتا ہے جا رہی ہے کہ
 وہ قاتل سے بدکاروں کا یقین
 تو تائید و بحالے اوس کو ضرور
 فضائل علی کے تو بین بیعد و

علی کو کیا عصر سے کامیاب
 کہ فرماتے ہو سرور مرسلان
 علی کی ہی ہمراہ قرآن ہے
 رہیں ساتھ کو شریک برطا
 پہنچ کر کمی ہائی آپس میں سب
 تو پھر لایا انھیں علی نامور
 کیا آپ نے ہائی ہر ایک کا
 کوئی ہائی میرے لئے یقین
 بدنیاء تجھے غرض دو نہ جا
 کہ ایک دن رسول خدا مجھ
 علی اور حسین و مان سولہ
 یہ سوتے ہیں جو اور میں اصر
 ہوئی فاطمہ نیکی فرحت گزین
 علی نیک کار و نگاہے پیشوا
 جو ہوا سکا حامی کوئی یاسین
 جو چوڑی اوسے ہو وہ مخدول
 ولی مختصرین کی خواہش زرد

فصلیت ہو اور اسکے سپہی اہل دین
اب اگر علی کی خلافت کا حال
پلا سنا تو وہ شراب پھور
جسے سبکی میں ذوق مستی کروں

نحو بی بین آگاہ از مومنین
رقم ہو تلے سب تمام دیکھال
کہ جس سے ہو مستی ذوق و سرور
زراہ خوشی ترک پستی کروں

منصب خلافت یافتن امیر المومنین علی ابن ابیطالب کرم اللہ
و بیعت کردن اصحاب انصار بر دست آن امیر رضی اللہ تعالیٰ

عرب کے خرمین عالی گہر
ہیان کتے میں کو بصدق مصفا
کہ جب سرفراز عرب باصفا
ہوئی ماتم سے طالمو کے شہید
فراہم ہوئی جملہ اصحاب دین
کیا فکر تکفیر و تکفین کا
جو فارغ ہوئی دفن عثمان ہو
کہ بن کسکو عثمان کا جانشین
یہی متفق رہا سب کی ہو
وہی اس خلافت کی شایان
وہ ہو ابن ابی عمیر رسول خدا

جو کامل جو در ہر کمال و ہنر
علی کی خلافت کا نسب ماجرا
خردمند عثمان صاحب حیا
ہوا حادثہ مسلمین پر شدید
برخ و دل و خاطر اندوہ گین
خليفة پسر کی تدفین کا
تو اس فکر میں سب مسلمان ہو
خلافت کی مسند پر باز رہا
کہ منصب خلافت کا پاد علی
مطیع خداوند سبحان ہو
صفت او سکی قرآن میں برلا

وہ پہلے زوج زہرا کی بیعت نہ تھی
 وہ چچا اہل بیت ہی میں شمار
 وہ ہے شاہ مردان شیر خدا
 اوسیکو خلافت سزاوار ہے
 وہ چچا مرد میدان و جنگ آنا
 اوسیکو خلیفہ کیا چاہئے
 اسی راے پر اکثر اصحاب ہیں
 تھی خلیفہ کی تالیخ بخیسوین
 سن جبری پنتیس تھی بیگان
 مہاجر اور انصار سے مومن
 بہت سوئے بیعت علی کی نکی
 سمجھتے تھے جو بعض اہل صفا
 نے قتل عثمان حنین کو
 علی سے سراسر وہ تھے بدگمان
 ولی مصر لو نہیں تھے جو بقدیر
 نہ باقی رہا لو نہیں ایسا کوئی
 بیان مختلف راویوں نے کیا

وہ حسین کا باب ہے متقی
 سدا اوس سے راضی ہے یہ دردگ
 وہ مولیٰ امت کا اور پیشوا
 وہ مرد بزرگ و نگو کا ہے
 بنی نے کہا اوسکو شیر خدا
 یہ رتبہ اوسیکو دیا چاہئے
 ہوئی تاج مرقعے بالیقین
 جمعہ کا تھا دن بافر وزیرین
 جو بیعت علی سے ہوئے مومن
 علی سے ہوئی بیعت اکثر دمان
 کدورت تھی جنکی دلوں میں ہری
 کہ یہیجا علی نے جو تھا بر ملا
 ہوئی جو خلیفہ سے پیکا جو
 اوہون و نکلی کی بیعت و مان
 علی سے وہ بیعت ہوئے آنکر
 کہ جتنی علی کی ہو بیعت نکلی
 جو بیعت کا گذرا تھا وہ مہاجر

بیان کرتے ہیں بعض اہل خبر
 فرما رہے ہو جملہ اصحاب دین
 علی مرتضیٰ یا سید عالم
 کہ ای ابن عم رسول خدا
 او ہونے کیا خلیفہ میں جاتقام
 سیکو خلیفہ مقرر کرو
 مہاجرین دیکھو جسے متقی
 اوسے زیب محراب ومنبر کرو
 دیا مرتضیٰ فیہ انکو جواب
 کرو چکو اصحاب میں تم پسند
 کرو اختیار اوسے بیعت تمام
 جسے تم خلیفہ کرو اختیار
 کہا سب نے ای ابن عم رسول
 کہ بیعت ہو اسلام میں آپ کو
 زیادہ ہو سب بنی کی قریب
 اپنی آپ کو بیعت ہو تو میں ہم
 اولیٰ اپنی ہاتھوں کو اصحاب دین

پس از دفن عثمان عالی گھر
 مہاجر اور انصار و اہل یمن
 پہنچے کی اوسے اگر سہوئے کلام
 ہوئی ہم سے عثمان خلیفہ جدا
 خلیفہ سے خالی ہو عالم تمام
 وسادہ نشین بن پیر کرد
 بزرگ و بلند سمت و دل تو
 لیے اہل دین برتر افسر کرو
 کہ تم سب کی یہ راہی ہو برصدا
 بزرگی میں پاؤ جسے ارغند
 تمہارا ہون میں شیخ لا کلام
 میں بیعت کروں اوسے پہلی
 کیا آپ کو ہم پہونچ قبول
 ہو حاصل بزرگی تمام آپ کو
 نسب میں ہو اپنی بزرگی بیعت
 اطاعت کا اب تم کو تو میں ہم
 ہوئی مرتضیٰ سے وہ بیعت دین

مگر سب سے پہلے جو بیعت ہوا
 جو جنگ احد کا کٹنا تھا تہہ تھا
 تھا ایک مرد عاقل حبیب بزرگ
 جو بیعت کا اوسنیہ دیکھا شگون
 کہا امر بیعت کا بیوتا تمام
 کہ اول جو بیعت کی خاطر اوٹھا
 اوٹھی بعد طلحہ زبیر عوام
 علی نے کہا وقت بیعت پکار
 کہ جو دل تہہ راگوارا کے
 ورنہ نہیں تم سے بیون بیعت
 کہا آپ میں قابل اس کام کے
 یہ کہ کہہ کے وہ دونو بیعت ہوئی
 کہ بیعت ہو ہم تو از خوف جان
 وٹا نسی پس از مدت چار ماہ
 جو ہنگام بیعت علی نے بلا
 کہ تم ہی کرو بیعت اسے نیکو
 جو ہو جانیں مست بیعت اہل حقین

تو طلحہ کا ٹنڈا کٹنا تھا تہہ تھا
 بے بیعت اول وہی تھا اوٹھا
 جو دانش میں تھا فردا اور پس
 پڑا انا اللہ تارا اجون
 نہیں ہوتا معلوم ہر لاکلام
 تو وہ ایک ٹنڈا کٹنا تھا تہہ تھا
 بے بیعت مرتضیٰ نیک نام
 زبیر اور طلحہ سے یون آشکار
 تو بیعت کرو مجھے اسی نیک بے
 رہیون تابع حکم تا زندگی
 ہمیں تم سے ہوتی ہیں بیعت ابھی
 پس از بیعت ایسا وہ کہہ لگے
 نہ ہی دلی خواہش ہماری عیا
 لی آون دونوں شہر مکہ کی را
 کہا سعد وقاص کو بر ملا
 کہا یا علی پہلی سب کو کرو
 تو بیعت کرو نگاہیں تیسرے میں

طرف سے میری تم رکھو اعتبار
 علی نے کہا بہتر اسے نا مجھو
 نہ ابن عمر نے کی بیعت عیان
 مگر حذیفہ انصاری بیعت ہوئی
 جنہوں نے کہ بیعت علی کی تھی
 وہ کہتا بہرا خون عثمان کا
 دکھا کر کے یوں معویہ سے کہا
 یہ ہے حضرت عثمان کا رسیبنا
 علی کا گرایا یہ سب کام تھا
 کڑی دیا قتل عثمان کو
 وہ کہتا بہرا خون کا دیکھ کر
 ہوا مرتضیٰ سے وہ لبس بدگان
 کہا اونسی سے سرفراز ان شام
 یہ دیکھو علی نے کیا کیسا کام
 غرض منحرف ہو گئی اہل شام
 خبر دیتے ہیں بعض اہل خبر
 خلیفہ سے خالی رہا پانچ روز

خدا کی قسم میں ہوں فرمان گزار
 اسی قول پر اپنی ثابت رہو
 نہ انصاری کی علی سے دہان
 سوا اونکی بیعت سے یکسو ہی
 تھا ابن بشیر و بنی نعمان ہی
 سوئی معویہ شام میں لیگیا
 یہ کہتا ہے خونیں بہرا جو رکھا
 ہوا جنکا درد و حسرت علی وطن
 جو حسین کو بھیج کر ملا
 یہ صدمہ دیا اہل ایمان کو
 غضب معویہ کا ہوا چوشس ہر
 فراہم کئے شام کے سروران
 خدا کا ور کہہ سدا انیکہ نام
 لیا جائے اوس سے اب انتقام
 علی رضی سے سبھی خام و عام
 پس از قتل عثمان والا کہہ کر
 مدینہ جو ہے بلدہ دلفروز

وہ اقلی جو تھسا سرور مہربان
 خلیفہ مہاجر سے تا ہو کو کسی
 مہاجر سے کوئی نہ پایا دے
 نہ میرا دست ہر دو نام آور
 بنی امیہ سے ہی کوئی نہ تھا
 وہ آخر کو باجمیع مہربان
 طلب پاس اپنی علی کو کیا
 کیا منع او سکو کہنت آیران
 اسطور کو فہ کی مردم تمام
 گئی طوطے کے پاس بھرمان
 رکھا اپنی سی دونوں فرقہ کو دور
 پھر آخر ہوئی جمع سب مومنان
 حلی ہی ہوئی ملتی جگے سب
 کیا ہمیں ہی تم کو اپنا امام
 نا نا علیؑ نے جب او لگا کہا
 بہنت خوشام ہوئی ہم کلام
 کرو غور کیا حال اسلام کا

وہ اس حسن بچو میں رہا بیکمان
 کہیں ہاتھ ہراو سکی بیعت بھی
 کہ طوطہ تو اپنی احاطہ میں تھے
 ہوئی تھی مدینہ سے باہر روان
 مدینہ سے سب بھاگے تھے ہر ملا
 ہوا مرتضیٰ کی طرف کو روان
 نہ پاس آئی او کے علی مرتضیٰ
 یہاں سے تو بد دور باہر مان
 گئے سب نیز در بنیر عوام
 رہے دونوں ناکام آخر وہاں
 صحابی رہی دونوں اونسے نفور
 ہم اصحاب و انصار وہم مہربان
 کہ بیعت ہمیں کبھی آب اب
 ہمارے خلیفہ جو تم لا کلام
 تو سب بجز کر سنے لگے ہر ملا
 کہ ای مرتضیٰ سرور نیکنام
 ہوا بے خلیفہ کے ای باصف

مسلمانوں پر حادثہ سخت سے
 خلافت کو منظور کر لیجئے
 علی نے کہا جبکہ منظور سے
 جو بیعت سی خالی نہ کوئی رہے
 پہلے تنکیر کے با مشورت یکدگر
 کہ لاؤ زبیر اور طلحہ کو یہاں
 غرض جسطرح ذکر اوپر ہوا
 اوٹھا طلحہ کا ہاتھ اول ہی بار
 کہ جبر ہی پہلے آج بیعت میری
 آزان بعد وہ دونوں عالی تبار
 مدینہ سے رخصت ہو مکہ گئے
 وہ پہلی سی تشریف فرما تہی وہاں
 تہی پہلے سے وہاں ابن عباس بھی
 جب اسی وہ نزد علی مرتضیٰ
 جو کہ راتوں رات حضرت علی سے کلام
 کہا ابن عباس نے یا منہ علی
 کہا اسی پہلے چچہ دی تھی را

تباہی خالق یک تخت سے
 نہ انکار اس امر سے کیجئے
 مگر ایک شرط اس میں مستور ہے
 یہاں جبر صلی والی انصار سے
 مسلمانوں نے بھی چند بن نفر
 وہ لائی بجز اونکو سہرہ وہاں
 علی سے ہو بیعت اہل صف
 دم بیعت اونکی کہا یوں بکار
 نہیں یہ میرے آرزوی دلی
 زبیر اور طلحہ ولاور سوار
 وہاں حضرت عائشہ سے ملے
 رحیم پوس او نکر وہ نام اور ان
 پس بیعت اسی وہ فرد علی
 مغیرہ کو وہاں دیکھا اوٹھا ہوا
 چلا پر گیا وہاں شہرہ نہ گناہم
 بن شعیب کیا کہہ رہا تھا ابھی
 کہ حال کو رکھو قسائم بجای

وہ بیت پڑھتا جب تلک کہ
 خلافت چھپی ہوگی محکم تمام
 ہوتا تاج شہری پر ایک کام
 کیا تھا میں انکار اس بات
 کہ شاہی خزل میں آپ کو
 کہا ابن عباس نے یا علی
 نصیحت کی اول کہی اور نہ بات
 سید خوف پر جانکا ہے کام
 زبیر اور طلحہ کا بھی فکر ہے
 اگر مجھ سے لینے ہو اسے صواب
 اسی نبدہ پر معویہ کو رکھو
 جو بیت وہ کہہ لیو لگا آپ سے
 ہر ایک عامل اور حاکم ہر دیار
 و گز پڑی خرابی میں ہم
 خلافت ہنود کی محکم کہی
 بائع دیا ابن عباس کو
 تو محکوم میرا سپہر کام میں

رکھو اوکو عہد و پند قائم تم اب
 کہ غلام محکم اور خاص و عام
 خلافت کی اگر بنسین دام میں
 تو وہ آج اگر کے یوں کہہ گئے
 ہے سب اختیار حاصل ہے نیک
 ہے اس میں راکیا آپ کی
 سوچا ہی تھیں دوسری اولیٰ بات
 کہ میں پیرہ جالین چھپی اہل شام
 کہ وہ دو نو ناراض ہیں آپ سے
 تو اس کام میں مت کرو تم شراب
 ابھی غزل کا او سکے مت نام لو
 نہ کہہ کار سکا کسی بات سے
 کہ ننگی اطاعت سبھی اختیار
 بہت لوگ پیر جائینگے یات سلم
 جو ہو دنگی موقوف عامل ابھی
 حالی کہ کہتا ہے کیا گفتگو
 نڈی دخل بر گز میری کام میں

ایک امرین پر مجھے اختیار
 ہر ایک قسم سچوہ کو ضرور
 ایک بہادران کے لئے اور سکون اور
 کہہ ابن ابی ہریرہ سے اسے امیر
 تین ہزار حبشہ کے نام سے علی
 بن ابی طالب کو مقرر کیا تاکہ
 ان کے لئے ایک حبشہ کے
 نام سے ایک حبشہ کے

میر کوئی مانع نہیں رہے ہمارے
 کردار کا بہت جلد مارتے ہوئے
 سراسر اسکی اور سکون کے لئے
 ابن ابی ایک مرد شجاع و دلیر
 تین ہزار حبشہ کے نام سے علی
 بن ابی طالب کو مقرر کیا تاکہ
 ان کے لئے ایک حبشہ کے
 نام سے ایک حبشہ کے

ابو ہریرہ سے اسے امیر
 تین ہزار حبشہ کے نام سے علی
 بن ابی طالب کو مقرر کیا تاکہ
 ان کے لئے ایک حبشہ کے
 نام سے ایک حبشہ کے

ابو ہریرہ سے اسے امیر
 تین ہزار حبشہ کے نام سے علی
 بن ابی طالب کو مقرر کیا تاکہ
 ان کے لئے ایک حبشہ کے
 نام سے ایک حبشہ کے

ابو ہریرہ سے اسے امیر
 تین ہزار حبشہ کے نام سے علی
 بن ابی طالب کو مقرر کیا تاکہ
 ان کے لئے ایک حبشہ کے
 نام سے ایک حبشہ کے

مقرر ہوا عامل ملک شام
 بحکم خلیفہ وہ سب عالمان
 سپہیل سپہدار عالی مقام
 بتوگ ایک مقام میں جوا شہزادہ
 خوب چند اوسکو ملی و مان سوار
 کہ اسی آبنو کی کہان جائے گا
 کہا شام کا مین ہون عامل ہوا
 مین دارالامارت کو اوس ملک
 خوب کے سواروں نے اوس سے کہا
 کسی اور نے بھی ہووے اگر
 کہا اوس نے تم نے سنا ہی نہیں
 اوہ ہون نے کہا سن چکی ہیں تمام
 چلا جا یہاں سے نہ پھر اس سن
 یہہ شکر کے اوسجا سے دل پس ہوا
 ہوا قیس بن سہد جامصر ہر
 بہت نامداران مہیز زمین
 رہا ایک فرقہ اطاعت سی دور

سپہیل ایک انصاری نیک نام
 ہوئی اپنی جائے دارت روان
 روانہ ہوا جو سوی ملک شام
 قریب اوسکی ہو چکا جو وہ خیر خواہ
 وہ سب دیکھ کر اوسکو لولی بکار
 تو ہی کون کیا سے تیرا مدد
 بحکم علی صاحب لافست
 چلا جانا ہون حسب حکم علی
 کہ جو تجھ کو عثمان غنی کے سوا
 تو ہر اوٹے پا پہاں سے ای نامور
 وہ احوال عثمان غنی کا کہیں
 ولی تو بجا جانب ملک شام
 جہان سے تو آیا سے پھر جاو مان
 سپہیل سپہدار دین ہا سے ہوا
 دیا ملک سپہدار و عامل مقرر
 ہوئی اوس کے محکوم فرمان و زمین
 رحمتی قیس بن سہد سیکو نامور

او نہوں نے کہا قیس بن سہل
 کہ جب تک کہ سب قاتل عثمان کے
 کہہ گئے نہ ہم اتبع علی
 جو بصرہ میں عثمان عامل گیا
 اور اک فرقہ اوس سے مخالفت
 عمارہ جو کوفہ کی جانب چلا
 نبوت کا دعوا کیا جسے تھا
 عمارہ کو دی اوس خودمان خیر
 کہ بدلا وہ لین خون عثمان کا
 عمارہ یسکر کے واپس ہوا
 ومان پہلے سے عامل کوفہ کا
 مین مین ہوا ابن عباس جا
 ومان پہلے عامل تھا یعلیٰ بن ابی
 خزیمہ مین جوڑ تھا محصول کا
 کیا بہاگ مکہ کو لیکر وہ زر
 ملا حضرت عائشہ سے ومان
 سیر اوس کے سب کر دیا انور

یہ سن ہے اے قیس فرخندہ
 نہ مقتول ہو جائیں آپ نیک ہے
 نہ ہو دیکھا یہ کام ہے کبھی
 تو اک فرقہ ومان اوس کا تابع ہوا
 نہ کی اوسکی طاعت او نہوں نے ذرا
 اوسی راہ مین وطلحہ ملا
 خلافت ابو بکر مین بر ملا
 کہ مین شوق کو فی اس بات ہے
 تو پھر جا پھانے نہ کوفہ کو جا
 چلا آیا نہ دعلیٰ امر قضا
 ابو موسیٰ اشعری گرد تھا
 ومان کا سپہ دار و فرمان روا
 یہ مغرول ہو کر کیا اوسنے کام
 وہ در پردہ ہمراہ اپنی لپا
 نہ کچھ ولین اپنے وہ لایا خطر
 زبیر اور طلحہ سے باہر مان
 رہا اوسکی ہمراہ وہ نامور

خروج کروں طلحہ و زبرجیت ام المومنین عائشہ تپلاش فائز ان جہان عظمیٰ

نسا عائشہ نے جو یہ ماجہ
ہوئے ماتھ سے ظالموں کے
وہ تپلاش قاتل بین درجہ میں
زبر اور طلحہ دو نام اور ان
ہوئے اونکے حامی مصافحہ
سو میرا ہی حضرت عائشہ
جو پورا ہوا اونکا شکرت نام
کہ بصرہ پر ہم اپنا قبضہ کریں
لاما دوسرا ملک جو شام کا
رہیگا وہ خود قابض اور ملک
ہوئے متفق سب اسی بات پر
مدینہ سے مکہ میں آئے جب
ارادہ کی دی اپنے اونکو خیر
سہارے شریک اور حامی ہوئے
نہیں تو گئی بس تقویت آپس
جواب اونکو ابن عمر نے دیا

کہ عثمان امیر عرب باصف
ہوا اونکو یہ سیکے رینج و نید
کہ تالین عوض قتل کا یالین
ہمان ابن عامر بل باتوان
بتی امیہ ہی سب لایا کلام
فراہم بڑا ایک شکر ہوا
تو باہم ہوئے راکن خاں عام
امارت سبھی او سکھ حاصل کریں
وہ نجایہ عامل بل ہو یا
علی سے نہٹ لیگا وہ گینہ ویر
کہ اتنے میں آہوئے ابن عمر
لے اونے جا کر کے یہ لوگ
کہا اے گرانمایہ ابن عمر
کہ مرد بزرگ و گرامی ہو تم
رہینگے سبھی ہم مطیع کر کے
نہیں مجھ کو منظور یہ عیسا

غرض سب وہ ابنوہ اصحاب کا
 معہ عایشہ مافہومینان
 شتر قیمتی ایک سو دنیار کا
 دیا تھا وہ بیٹے سپہدار نے
 سہراہ ایک چشمہ اور گانوہ تھا
 تو اوس گانو کو کتر ہونے پہی
 کہا عایشہ نے کہ اس چشمہ کا
 کہا لوگوں نے صیہہ ماجباب
 بدل ہی گئی اسباب رنگ وگون
 کہا ایک دن گندرایہ ماجرا
 اوہون نے فرمایا تھا اوس گتری
 کو ہی بی بی تم میں سوا ہی پھی
 بہت ہونگے بن ہوگا وہ ماجباب
 بٹھانین اپنی شتر کو ومان
 کہا اہل لشکر سے بہر خدا
 میں صی بی بی ہون اہل ماجباب
 بٹھائی رکھا لوگوں کو اونٹ کو

کہ جو ایک پورا تھا لشکر ہوا
 ہوا بہتر تخییر بصرہ روان
 سوار اوس پہ تھی عایشہ پارسا
 جو شہر و عسکر کی تھا نام سے
 جو ہو نچا ومان لشکر اصحاب کا
 جو دیکھا یہ ابنوہ و لشکر قوی
 ہے کیا نام مجھ کو بتاؤ ذرا
 یہ سن کر کوہ بی بی حضرت تاب
 کہا انا للہ اور راجعون
 تھی ازواج کی پاس حبیب خدا
 کہ معلوم ہوتا ہے مجھ کو یہی
 کہ ایک چشمہ کی دیکھتے جسے
 یہ کہہ کر کی عایشہ نے کتاب
 بٹھایا اوسے مار کر لکڑیاں
 مجھے جانے دو اب کسی اور جا
 جو فرما چکے ہیں رسالت مات
 تمام ایک دن اور ایک رات کو

یسی اور کا مقصد تھا لا کلام
 بر سر زمین کی پس نے کہا
 نہیں بیجا پہ نام اس چشمہ کا
 کیا کچ لشکر کے اوسجا سے
 لیا گیا بصرہ کو جا کر کے جنگ
 کیا آخر شش روز تلوار سے
 گرفتار عامل کو و مانگے کیا
 بہوین اور دارمی سہی بچ کر
 کیا پیرین اوسکا بھی چاکا تک
 ہو کر قتل چالیس بل یقین
 رہا قید عثمان کو چند روز
 پھر آخر دیا چوڑا اوسے قید کر

کہ پھر رہین فائشہ نیک نام
 کہ لوگوں کے سے غلط کہد یا
 نہ کبھی یہ اندیشہ دلین ذرا
 ہو سب متفق سو ہی بصرہ چلے
 کیا مشہور اور بکا سید انگ
 اوسے فتح بسن زم و پکار سو
 جو عثمان آیا تھا حاکم کیا
 رہ کینہ و عامل بصرہ کے
 ہوا جس سے عثمان بہت دردناک
 جو عامی تو عثمان کے با یقین
 بہت اوسکو تکلیف دی اور سو
 نکا اور دیا پھر حد بصرہ سے

لشکر کشی امیر المومنین علی برطلیہ وزیر و ام المومنین فائشہ

جانب خلافت میں پہنچی خبر
 بہر اسی ماذر عمو متان
 ازادہ کیا اوسے پیکار کا
 کو منتخب او مین سے چار ہزار

کہ طلحہ وزیر ہر دو عالی گھر
 ہوئی بصرہ پر غالب و حکمران
 علی مرتضیٰ نے عرب کو بٹا
 و لیران پیکار جو کیشہ کار

محمد علی ایو کر خضر
 ہو اقلب لشکر کا سر داروہ
 رہی ہمیشہ پر امام حسین
 حسین علی بیسره پر ہو کر
 سوار و کمرہ دار پر خاش خر
 محمد ابو بکر کا وہ پر
 ہو ابن عباس علی نژاد
 پہلے پیش خمیہ مقرر ہو ا
 دوا دو ہو بہت بصرہ روا
 ملو اولیٰ عثمان و ثمان خستہ خال
 کیا عرض عثمان نے یا مرتضیٰ
 اب آیا ہوں ہو کر کو امیر دہا
 کہا اجرا اس کا ملے گا سب کے
 نکلا اس کا غم اپنی دلیں ذرا
 خلافت کے پہلے میری بی گروہ
 ابو بکر نے او غنم نے مدام
 ہمیشہ کتاب خدا پر عمل

جو ضیفہ سے تھا علی کا پسہ
 دلاور تھا اور مرد بکا روہ
 سپہدار اور سرور انجمن
 سپہ سالار وہ افسر ہو کر
 عمار ابن یاسر ہوئے نامور
 پیادوں کا افسر ہو اناسو
 مقرر سپہدار با اعتقاد
 تو اس شان سے حضرت عمر
 جو ہو مخی وہ ذی قاریں گمان
 ہو و ککا اور نہ ڈار ہی بال
 مجھے ریشدار آپ نے ہیجا تہا
 او کہاڑی گئی میری ڈاہی
 قیامت میں ای سرور نیک لی
 ہر و سامی کیا جھکواں لوگوں کا
 رہی تابع دین اور حق پیروہ
 کیا دین اسلام کا انتظام
 دل و جان تو کرتی رہی بد عمل

بنی کی سُنن کا کیا اقتدار
 ہوا تب یہ ارجب خلیفہ مختار
 پہر اب مجھے بیعت ہو چکے سب
 رہیں اور طلحہ تو اول ہی بار
 پس بیعت اب مجھے سب پہر
 رہا قول کا انکے کیا اعتماد
 خلیفہ نسی پہلے یہ مروت نام
 خلیفہ نسی پہلے خدا کی قسم
 تو پہر مجھے کیوں یک قلم ہرگز
 دگھاؤن مزہ انکو ہر شکا اب
 چکھاؤن مزہ انکو تلوار کا
 یہ کہنگز امیر عرب با صفا
 ہوئی گرم پہر فکری کار میں

یہ تابع رہی اونکے سب بر ملا
 جہنگزئی لگی اوس سے یہ کینہ ور
 خلاف اطاعت نکچہ کہو لالہ
 ہوئی مجھے بیعت بعد انکسار
 دلوں کی یہ خواہش میں بس کہ گئی
 زمین کہتو وہ اپنے قول کو یاد
 رہے متفق متبع صبح و شام
 نہیں ہوئیں زہار تہہ میں کم
 دلوں کی وہ خواہش میں کیوں کہ گئی
 کہ جس سے پراگندہ ہو سکو سب
 کہ پاوین سب اپنی گوی سہرا
 علی ولی صاحب لافت
 دستی تیرا اور تلوار میں

جنگ جمل شہید شدن طلحہ وزیر رضی اللہ عنہما و طغر یافتن
 امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ و انتظام بلا و فرمودن و

کہ با ساز پیکار آری علی
 ہوا اوئیں سے مرخص کا رفیق
 جبرائیل کوفہ کو جسد مہلے
 ہوئی دو گروہ اونکی اور ایک نین

کیا دوسرا اونکا فرقہ تمام
 ہوئی دو نوجانب سپاہ گران
 ہوئی دو نو لشکر جو آراستہ
 ملے اپنی جاسے بفرو شکوہ
 لڑائی یہ وہ تھی کہ جسکی خبر
 کہ اُس بن میں مقتول و قاتل سہی
 پہینا جمادی دوم کا تھا
 سن ہجری چہشتس تھا بیگان
 مقابل ہوئی آگے دو نو سپاہ
 کیا دو نو لشکر نے اوسجا مقام
 دو لشکر کا اوسجا ہوا جب مقام
 زبیر دلاور سے کہ اسی ماجھو
 لڑائی سے پہلے میرے پاس تو
 جب آیا علی پاس وہ نیکنام
 کہ کچھ یادھی تھکودہ وقت ہی
 بنی غنم میں مجھے دیکھ کر
 یہ تو نے کہا تھا کہ یہ صلیف

سوئی طلحہ و مسم زبیر عوام
 دو جانب تھی اصحاب باغ و شان
 بسا مان پیکار و بانواستہ
 لڑین تاکہ باہم وہ دو لوگ
 صحیح اسمین صری قول پیغامبر
 بغض لای ہی ہوئے بھتی
 جو گذرا تھا نصفی و نصفی رہا
 مقابل ہو کر دو نوجانب لشکران
 مقام حریہ میں اشلے راہ
 دو جانب تھے اصحاب خیر الانام
 تو کہہ یہی حضرت علی نے پیام
 مجھو تجھ سے کرنی ہی کہہ گفتگو
 جلا اکبرین تاہم گفتگو
 تو کی مرتضیٰ نے یہ اوس کلام
 بنی کی تو ہمراہ تھا جب گہری
 بسم کیا تھا بنی نے مگر
 علی بنی ہی کیا بات ایسی ہی ہلا

تبسم ہوا جس سے اب آپ کو
 کہ اسکین پہنشی کی زمین کی بات
 جواب اسکا ایں ہوا تو فو تھا
 کہ الفت ہو چسکو علی سوم
 زمین تو اس سے لڑی کا مقر
 کہا تھا یہ پھر تو بے جوابی
 گیا ہوں اوس بات کو کیا کہین
 کہا یا علی من خدا کی قسم
 مجھے آگیا یا تو قول نبی
 یہ کہہ کر گیا اپنا شکر چلا
 تو پاس کا مدینہ کو وہ نامور
 کہا اوسکے بیٹے نے ایں آدو
 تو کھنارہ میں پر وہ آزاد کر
 لڑائی کا شعلہ پڑا جگہری
 لڑائی پہلے عملے سے تھے
 اسی غم پر ابن عباس کو
 یہ کہدی کہ قیتا سحر آن کر

ایں ہوا پھر کہتے جو
 محبت تو رکھتا ہے کیا اسکا ساتھ
 حضور حباب رسول خدا
 تو لو لڑی ہوئے یحیرا لانام
 کر چکا بہت ظلم اسکے اوپر
 زمین مجھے ہو سکنا ایں کہی
 جو آیا مقابل پے رزم و کین
 زمین لڑنا اب اپنے سے ایک دم
 میں لڑنا نہیں تھے میر گز کہی
 ہوئی جبکہ آپس میں رزم و فغا
 نہ لڑا لڑای میں باز و گرا
 کہ اپنی قسم کا تو کھنارہ دی
 لڑا پھر قصو سے تھا وہ نامور
 تو راہ فرار لو گئے دریش لی
 ہوئی صلح و ابان رزاد و ف
 کہا جگہ نہ غلط سے صلح جو
 کر میں صلح مجھے نہون کیتو

یازیرا کیا ٹلکے سے یہ پیغام
 جو قاتل تھو عثمان کے نصیران
 کہ یہ بہ دود و فراقی ہوئی صلح جو
 عوض قتل عثمان لیشکے ضرور
 اسی شب لڑانا انہیں چاہی
 بہم ملے وہ سب اوسے رات کو
 دو جانشینے لشکر پہ سنگام خواب
 سپاہ علی کو گمان یہ نہ ہوا
 ہوا لشکر طلحہ کو یہ سرگمان
 بیکبارگی دونوں لشکر دینے
 کسی صلح کو بہول پر کہیں نہ ہو
 پٹری جنگ میں جبکہ دونوں سپاہ
 مقابل ہوئی دونوں لشکر ومان
 لڑائی لڑی سخت میدان میں
 گرد و علی میں مروان بھی
 لڑا جو ایک طلحہ پر اوسے تیر
 سپاہی لڑنے بس شہادت کا جام

ہوا اور سے واقعہ اوسے مقام
 انہوں نے کیا مشورہ کو ومان
 سوا ب بہم سی ہو و نیگولی کینہ جو
 یہ بہم سی زمین کرنی اس میں قصو
 کہ با ہم ٹھہرانا انہیں چاہی
 کئی دو گروہ اپنی پر خاشش جو
 کیا حملہ اون مصریوں کے شباب
 کہ چڑھ آئے طلحہ بند آزار ماہ
 کہ اسی علی چڑھ کو اب ناگمان
 ہوئی گرم پیکار جو ن ترہ شیر
 ہوئی سخت میدان میں جنگ
 تو گیسو بھی مصرمان کینہ خواہ
 دو جانب سے اصحاب دین توان
 ہزاروں کے قتل ایک آن میں
 اوسے طلحہ کے ساتھ ہی دشمنی
 ہوا اسلحہ طلحہ میں جاے گیر
 کیا جا کو خیت میں اپنا مقام

خدا کی رحمت و وسعت و رحمت سدا
 نازل ہوا لشکر طلحہ میں
 ہوا حملہ آور گروہ علی
 لیا محل عایشہ کو یہی گنیز
 حفاظت محل کی ہمراہیان
 ہو کر وہ محل کے صدقات پر
 یہاں تک کہ مارا گیا وہ شہر
 زمین پر وہ محل جو گرنے لگا
 کہ اسی پورا ہو کر جلدی کرو
 نہیں چاہتا یونین یہ رہنما
 محمد نے شکر علی کا کلام
 بہن کو زمین پر نہ گرنے دیا
 نہ پہچانا تھا عایشہ نے اوسو
 محمد نے جب بازو بے عایشہ
 تو بولی تھی یون عایشہ اوسو گھری
 لگا دے جو اہل نبی کو وہ مات
 کہ اسی عایشہ میں ہو رہا سی تیرا

ز وقت اجل تا بروز حشر
 پڑی اونکو ہمراہی اس حدیث
 ہر ایک سمت و جانب یکبارہ
 نہ کی رو الحلقہ کی اسین میں
 ہو کر گرم پیکار شدت سے
 لڑا ہی پڑے ایسے باہم شدید
 کہ جب پڑی محل بعد کر و فر
 تو بولے محمد سے یون مرتضیٰ
 سبہا لو بہن اپنی صدیقہ کو
 کہ تکلیف ہو اونکو درکار از
 لیا دوڑ کر جا کر محل کو تہام
 حفاظت سے محل کو کیسور کہا
 کہ یہ ہی محمد میرا بہائی ہے
 نیکو کہ حفاظت سے بھلا دیا
 چلے آگے ایسا وہ آدمی
 محمد نے کی عایشہ سمجھ بات
 میری دعا سے کرتی ہی کیا دعا

کہا اب تو نکلی زبان سے یہ بات
 ہوا عایشہ کا کہنا بار ملا
 تو ایک وقت میں سوئیے اوس
 گرا محل عایشہ جس گہری
 پر اگندہ اوٹین سے اکثر سوئی
 مجھ نے پھر بعد ازین کارزار
 لیا اپنی ہمراہ بعصرہ میں جا
 ہوئی مریضہ فتح سے بہرہ ور
 واکشنگان پر پڑی جب نظر
 خصوصاً بل طلحہ کی بخش کو
 شہادت سے اس کے کیا غم فزون
 کہار و کو جان آفزون کی قسم
 کہ اہل قریش اس طرح پر پڑی
 دو جا کے شہد کی بخش نا
 ساز او نہ پڑہ کر کے زیر زمین
 شہید و نکلی لاشوں کی بی جوشمار
 جو ہاگے و مانسے زبیر عوام

تجھ نار و دفرخ سے بھونجات
 زبان سے جو کچھ کہ دیا تھا ہوا
 دیا تھا جلا مار کر آگ سے
 تو ہرا ہو غین پڑی کہل ملی
 غرض یہاں گرا او دہرا یہاں
 کیا عایشہ کو شہر پر سوار
 پڑی قصر میں اوس کو ٹہرا دیا
 بجالے لشکر ایندو داد گز
 نور سے علی مویٹے نامور
 بہت دیکھ کر روے وہ نیکو
 پڑھا انا للہ اور راجون
 مجھے سخت صدمہ ہوا ایک ظلم
 بیدان پیکار پھرتے ہوئے
 فراہم کرای و جان ایک جا
 علی نے کیا دفن سب کو وین
 تو گنتی میں آئی وہ سب در تیر
 وہ جب ہو چکی آد سباع کی تمام

تو عمر ابن جریرؓ نے
 قلم کر کے سر اونکا لایا دو ان
 زبیرؓ دلاور کا سر دیکھ کر
 بہرے غصہ میں اوزایا کہا
 کہ قاتل زبیرؓ تو دے گا دوزخ
 یہہ مضمون تھا اوکے اشعار کا
 زبیرؓ دلاور کا سر لایا تھا
 بشارت دی دوزخ کی اونہو مجھے
 بشارت بُری اور یہ تحفہ مجھ
 زبیرؓ دلاور کا سر اب نہ مجھے
 پدوسی جو ہو پھر وہیں شمار
 بہر دین سے اور مرتد ہوا
 از ان بعد سالار اہل صف
 بر غایت با در مومنان
 نکسہ ماور مومنین کو سلام
 کہ نکلتے گزری بیت آپؐ پر
 سر اوں سبکو قتل اہل یقین

کیا قتل اونکو روکنے سے
 برہر تھے سرور تو مٹان
 بیوت سخت عمکین غنی نامور
 کہ بیٹے رسول خداؐ اسو سنا
 یہ تھیں غیر شہر حیدرؓ پڑھی
 کہ اسید انعام میں بر ملا
 زبیرؓ علیؓ سرور با صفا
 قیامت سے پہلے یہ انعام ہے
 علیؓ مرخص نہ ہو مجھ کو دیا
 برابر ہے اوں شہری کو کار کو
 یہہ کہہ کر کے اوں نہیاد فرار
 نتیجہ بشارت ہا ہا ہا ہا
 سپہدار اسامہؓ دست پر ہوا
 اہوی حاشہ ہیرا ہ پتہ بین کران
 اہایت ادب سے یہ کو یہ کلام
 سفر اور لڑائی میں ہر شہر
 چہ اصحاب و اعداء و سبکدین

زہرا در طلحہ دو نام آوران
 مجھے رخ اور غم سے اونکا کمال
 مناسبت اسطور اب آپ کو
 وانا سوز پہونے گہرین سدا
 میں خدمت ہی کرتا ہوں گاسدا
 کیا ماورہ میں ان نے قبول
 بہت مرد و عیال ہمراہ میں
 بہت نوبت سدا ہمراہ تھا
 گو ایک ستر ملک ساتھ میں
 ہوا مکہ میں اول اونکا مقام
 پس انج مدینہ میں بین خباب
 خرو نوش کا خراج اونکے سپہی
 کیا بصرہ کا خوب پہر انتظام
 کیا بصرہ پر جب کم داد جو
 پس از نظم بصرہ پہونچرہ دست
 عراق و عرب اور مصر و سین
 سپہی پر کیا قبضہ اور انتظام

شہادت کو پہونچرہ وہاں گریہاں
 سدا اونپہ ہونچت ذوالجلال
 کہ تشریف فرما مدینہ کو ہو
 میں غارم ہوں ہر طور اپکا
 خطر مجھے دلیں نہ لاؤ ذرا
 روانہ ہو میں سبکو مشہر رسول
 سوئی ساتھ لوٹے فروجاہ میں
 علی مرتضیٰ نے جو چہرہ کیا
 جس کی نواسے حسن و حسین
 کیا حج اور واثان اوہونکے تمام
 واثان ٹہرین وہابی بی عفتاب
 رہی تہیجی داہم حضرت علی
 شہر دین نے با فروخت شام
 یل نامور ابن عباس غن کو
 سب ملاک کا کر یا بند و بست
 خراسان و ایران ملک علی
 فقط ایک باقی رہا ملک شام

جو تھا معویہ عامل و ملک کا
 بغیر مالیش معویہ ناموز
 حکم علی تاکہ جاوے وہ شام
 مہاجر اور انصار پر عہد تمام
 تو کیوں افسکی بعیت سے باہر
 حکم امیر غرب نیک خو
 اؤن ایام میں عمر عاشق گوین
 و مانے جو پایا وہ و ملک شام
 استی بات پر متفق ہیں سبھی
 کی عمر نے شامینوں سے یہ بات
 کہا عامل شام سب ہی یعنی
 کرین متفق دو نو ہجرت کے جنگ
 و کراستین ایک شرط سے یہ سیر
 حکومت مجھے مصر کی دیجیو
 کیا شرط کو معویہ نے قبول
 اپنی ازخ تھکوی عامل کر دیا
 اتنا پھر اسے عداوت نہ ہو

علی کی اطاعت سے باہر رہا
 جزیرہ لا و رہا جس مقبر
 کو معویہ سے مل گیا نہ
 ہوئی تاج مرتضیٰ خاص و عام
 تیرا سر کشتی سے گرا گیا
 جزیرہ لا و رہا شام کو
 رہا کرتا تھا جو کہ در فلسطین
 تو دیکھا دیکھی سبھی عامل
 کہ یونین عومن قتل عثمان غنی
 کہ حق پرستوں میں مہاجر ہو سات
 کہ یہ عومن قتل عثمان غنی
 علی سر لکھیا اسمین لائین و رنگ
 کہ جنسوت بین فتح ہو و تیری
 توقف نہ اسمین اور اکیچو
 کہا اپنی و چمن نہو تو ملو
 و تاکہ اسے نہاد و حاکم کروں
 جو تھا مصر عامل و تگین

او سے یہجا تھا مرتضیٰ نے وہاں
 وہاں ایک فرقہ جو عثمانی تھا
 وہ سب لوگ تہو حوثیا جالبے
 بہت مرد و عاقل تھا قیض گزین
 باین مصحلت او سہو او س فرقہ
 کہ ایسا نہوشا میونے لے
 کئی خط لکھے عامل شام نے
 یہہ مضمون تھا بس سہرا یک نامہ
 اگر مجھے مل جاتا تو اسے نامہ دار
 نہا نایل قیس نے زہنہا
 کہ و کہلایا ایک قیس کل چرناظ
 کہ جو قیض مجھے ملا بیگان
 خلیفہ کو پہونچی یہہ پہونی خبر
 محمد کو عامل کیا او سکی جا
 عاریہ جلا آیا قیض گزین
 علی مرتضیٰ سے بعد التجا
 علی سوسب احوال اپنا بیان

ہوا و کر حکا کہ پہلے بیان
 نہ لایا تھا او سکی طاعت کیا
 جو ایک گاؤں نزدیک تھا مصر کی
 عرب میں نہ تھا او سکا ثانی کہین
 تعرض کیا کچھ نہ اسے نہک پے
 وہ فرقہ انہیں یاوری جا کو دی
 یل قیض کو بھیجی جو پے بہ پے
 کہ اسی قیض مرد نہر و آزما
 تو میں تھک و دوں گا بڑا اقتدار
 تو پھر معویہ نے کیا آشکار
 سہری شامیونے کہا اس خط
 رہو ملدن و سس ای شامیان
 کیا قیض کو عاملی سے بندہ
 ہوا مصر کا وہ تو فرمان روا
 ملا جنگ صفین میں یا قیض
 اطاعت پہہ قائم وہ تو ایک رہا
 کیا مصر میں جو ہوا تھا حاکم

علی نے اوسے بس مکر م رکھا
چلا قید میں تھا مصر سے جگہ گری
کہ ان جو لیاواوٹے سے نہ تھا
شہنا تھوٹے اوٹکا کہنا
کہ بیعت ملی کی کرو اختیار
وگرنہ نکل جاؤ اس ملک سے
اوہوں نے فرمایا اوٹکا پانچ بھی
دو مہلت ہیں کہ انجام کار
کہو اگر پھر کچھ ہم کر سیکے قبول
تہی اوٹکو مہلت تہہ دیکھا

سنا اوٹکا جب حال پاؤ کیا
تھوٹ کوئی تھی وصیت میں بھی
تعرض نیکو تم اسے نامہ دار
بہد اوٹکا لودا لوٹکو کھلا دیا
میں نے پائیں اوٹکا نکسار
زیو مھر کی ستر زمین سی پری
کہ بیعت نہیں کہتے ہیں ہم بھی
درا دیکھہ لین ہم پھر اٹھا دیا
تیرے حکم کو کب کر چیکہ دیا
تھوٹ نے اوٹکا بہت ہر بلا

لشکر کشی امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ بر مہویہ عامل شام و
آندین مہویہ پھر اچھی عمرو بن العاص سپاہ بمقابلہ امیر المومنین

کیا غرم جب عامل شام کے
کہ یوسف چھوڑ قتل عثمان
تو او سوقت آیا خبر گزین
کیا عرفی اوسے کہ او شاہ دین
بل عمرو بن العاص اور مہویہ
بہمراہی عمرو بن العاص کے
علی مرتضیٰ سے گری جنگ جا
جناب علی مرتضیٰ کے قوہ
بہم شفق ہو گئے بایقین
کیا غرم دو لونے پیکار کا

بہت کی خبر اہم اوٹو کی مپاہ
 کرو تم ہی سامان پیکار کا
 جزیرہ دلاور سے شکر بیجاں
 فراہم کیا لشکر بے شمار
 جمعیت لشکر مومنان
 اودہر معویہ اور بن غاص ہی
 ہوا آ کی صفین میں سامنا
 ومان پر مقام دولشکر ہوا
 تم آوادہ گودر نوٹ کر جنگ

وہ تم سے ہوا چاہتی ہیں کینہ خواہ
 نہ غفلت رکھو ان سے اصلاد
 کیا سرور دین سے غم قتال
 کیا اوسکو آوادہ کارزار
 ہوئے معویہ کی طرف کوروان
 چلی لیکر لشکر بسوئے علی
 دو جاہے لشکر کا بہرہ و غا
 جہی سال شریف یوڑا ہوا
 لڑائی میں لیکن رہی بس ناک

معارفات صفین

تہ و جہ ہوا سال سیغسل
 مصرم لڑائی سے غالی رہا
 دو جانب سے اوسجا آت رہی
 ہر ایک اپنے مطلب کو لکھتا رہا
 صفین ہوئی جنگ کی ابتدا
 علی کہتے ہر راہ پنجہ ہزار
 ہی ہجری : تویہ مرد کار

پڑی دو نوٹ لشکر ہوئی ومان
 نہ اسلہ میں کی نبرد و غا
 رہی لکھتے خط معویہ و علی
 تاکا کسی نے وہ مطلب لکھا
 دو جانب سے صفین میں ہر را
 سواران آوادہ کارزار
 سواران تبعید و اسی ہزار

شروع صفر میں ہوئی ابتدا
 پہلے دو نوٹ کر ہم کینہ خواہ
 لڑائی لڑی سخت میدان میں
 بند ہی دو نوٹ چاہتے تھے جنگ
 ہوئی دو نوٹ کر ہم کینہ جو
 شجاعت کی وہی دو نوٹ خوب او
 مقابل ہوئی چپکے کارزار
 کہ زہار تم جنگ کا ابتدا
 نیکو کو بھی قتل مفرور کو
 تھو لو کیسا ستر زہار
 یہ نہ شکر کے مردان پر غاش جو
 یکایک گری اونہ از چار سو
 شرافت نامی کی تیغ سے اس قدر
 رہی غالب اکثر تباہ علی
 کہی شکر شام غالب رعا
 ہما شک کہ نوٹے لڑائی ہوئی
 کینہ باد اور دھن دگدگ رہا

لڑائی کی دو نوٹ میں جانی
 گئے ہوں سب صلح کی رسم و راہ
 کمی کچھ نکلی بازی جان میں
 نہ کہی روار زم میں کچھ درنگ
 فراموش کن کے رہ صلح کو
 ذرا کا پانی کو نہ لائے دیا
 دیا حکم ایسا علی نے پکار
 نہ اپنی طرف سے کروڑ و غا
 نیکو کہی مال مقتول کو
 کرو ایسی باتوں سوار اختیار
 ہوئی شکر شام سے جنگ جو
 ہوئی مثل شیر زبان کینہ جو
 کہ بیدل ہوئے شام کینہ جو
 شکست قوی شامیو ٹکو ہوئی
 اسیلور کرتے رہی بر ملا
 میر از و نکلی جہ میں صفائی
 اسے طور ملتے رہی مہمان

کئی بار در شدت کا رزار
 ولی بہا گنہ سواوسی آیا ننگ
 عمار بن یاسر جو مرد بزرگ
 جو تھا عمر میں پانچ سو سال کا
 نئی کا علم پانچہ بین اوسکے تھا
 ضعیفی کو باعث بوقت و جا
 وہ اپنا علم شکر شام کو
 کہ یہ وہ علم ہے میرا تہہ بین
 لڑائی لڑائیں بین اسکو لے
 ہے چو تھی لڑائی بین اب میرا
 کہا اوسنے پہر شامیوں کو پکار
 بنا ویل قرآن جس طور سے
 بوقت نزول کلام مجید
 کہ جب کا تم انکار کرتے ہی سب
 اسد جو تاویل قرآن پر
 کہ تم ہو کے مسلم نہیں جانتے
 بہرہ کمار کے بس پنا کہ ایک دود کا

کیا مغویہ نے تھا غم فرار
 کہ جس نے وہ قایم رہا جا خنگ
 کہ دانا ہے عقل میں تھا سترگ
 سپاہ علی بین حملہ ارتقا
 بہت شامیوں سے وہ لڑتا رہا
 تن ناتوان اوسکا تھا کا پتا
 دکھاتا تھا کرتا تھا یہ گفت گو
 جناب نبی کی جو تھا ساتھ بین
 پھر اہ پیغمبر نیک ہے
 وہی یہ علم ہو کر دم قیاس
 کہ لڑے بین ہم تم سے درکار
 نبی کی ہو کر سب تہہ جیسے لڑی
 لڑے تیسے تو حرب مائے شدید
 بڑی حالت کفر ہی تم پہ جب
 ہو کر متوسل ہم اب ہی جاشن خبر
 علی کو خلیفہ نہیں مانتی
 طلب اپنی ہم اسو سے کیا

دیا اوسکو پانی ملا دودہ لا
 نبی نے کیا تھا مجھ یوں خطاب
 کر گیا تو ایک فرقہ باغی ہو چکا
 پیالہ یہ اوس آخری زرق کا
 شہادت کو پہنچو نکال کلام
 اڑی خوب اور لی شہادت کی راہ
 عمار ابن یاسر سو جب شہید
 بہرہ دلیران بارہ ہزار
 کیا لشکر شام زیر و زبر
 کہا حملہ بین شا میونکو نکار
 تہمین سب کو اب قتل کرتا نہیں
 کہاں ہو وہ ماتھو بڑی آگاہ کا
 پھر آواز دیکر پکارا اوسے
 کراٹا سہی کیون خون خلق خدا
 اگر ماتھہ سی میری جا میری جان
 تیرے ماتھہ سے قتل ہو نہیں اگر
 کہا عمر نے معویہ سے یہی

پیالہ اوسنے وہ پیالہ اور تو کہا
 تیرا زرق ہی آخری شیر و آب
 وہ ارشاد سچا ہوا بید رنگ
 ملا شیر اور آب میں پی چکا
 یہ کہہ کر کیا حملہ بر اصل شام
 گری رحمتین اوس پہ نازل آلہ
 تو کی تاخت شیر خدائی شہید
 گری لشکر شام پر نعرہ مار
 بلایا بیخاک و خون سر بسر
 علی مرتضیٰ نے پہر ایک نعرہ مار
 اجل کو حوالہ دین کرتا نہیں
 جو مشہور عامل تھا وہ شام کا
 کہ اسی معویہ شن کی اور جان کی
 تو ہو چسے اکبر ہر دہ از ما
 تو میری خلافت رہی بیگمان
 امدت ہو حاصل چھو بے خطر
 کہ انصاف کی بات علی نے کہی

کہا خاک انصاف کی بات سے
 بہر و ساسے او سکو اسی بات پر
 نہ غالب ہوا چہ وہ زینہار
 اگرچہ بہت کچھ کہا غم نے
 ہوئی آخر نفس ہلرائی تمام
 شب جمعہ کو پھر لڑائی ہوئی
 رہی گرم پکار و دوسپاہ
 کہا چار سو بار بجے کو
 آہی مادت بھی شیر خدا کی ہی
 تو تکبیر کہتے تھے آواز سے
 ہوئی چار سو آدمی قتل و مان
 سحر گیل مالک شتر نام
 و لیران کار آذر زم جو
 تو دی شامیو نکو شکست لہو قفا
 پراگندہ لشکر ہوا شام کا
 متزلزل ہوا شامیو نہیں تمام
 کہ دی زیت اوسو جو میدان کو

بلاتلے وہ سامنے جو مجھے
 کہ جو مجھے آکر ہوا کینہ و ر
 کیا قتل میں اسکو انجام کار
 نہ آیا ولی معویہ سامنے
 پہرے دو نو لشکر بجای قیام
 بہت حسین کار آزمائی ہوئی
 صبح تک بجے و غاکینہ خواہ
 علی مرتضیٰ نے اسی رات کو
 کہ جو قتل کرتے کیسکو کہی
 تو معلوم ہوا اونکے اندر
 زین علی ہسلوان جہان
 ہوا حملہ آوروں بر اہل شام
 ہوئی اوسکے ہمراہ میں کینہ جو
 بہت ٹوالدی لاش پراو سولاش
 یکایک پڑی آگے او سپر بلا
 کیا عمر بنی عاص نے تب یہ کام
 سنا پھر چپا کر کے قرآن کو

رکھا ہو لکر اوپہ مید آن میں
 کہا پھر سپاہ علی کو پیکار
 ہمارے پیکار سے بھی بہتر میدان
 کی تپ لڑائی سے اہل عراق
 پہری جنگ سے بیکے سب ایکبار
 نہیں مانتی آپ قرآن کو کیا
 رکھی شامیوں نے کتاب خدا
 جواب اونکو حضرت علی نے دیا
 جو ان شامیوں کے وہ سپرد کیا
 نہیں اہل قرآن وہ بیکے سب
 نہیں جانتے ہو تم اونکو ذرا
 سمجھتے نہیں تم یہ افسوس ہی
 جو قرآن کو منبر پر رکھا
 وہ بولے کہ اے ہر فرزند عرب
 کتاب خداوند سبحان ہی
 علی مرتضیٰ نے یہ پانچ دیا
 مے اسوا سٹے انے لڑنا میرا

بہ تعظیم جاہ و فروشان میں
 کہ دیکھو کتاب خدا استکار
 کرو اب جو چاہو تم اگر یہاں
 اونہیں لونا اس حال میں گندہاں
 علی سے کہیوں کہ اسے تلوار
 چوتاکید کرتے ہو ہر دو غا
 بیالائے منبر بجائے و غا
 کہ تم ایسے حق پر لڑو ہر ملا
 ہیں باغی کچھ مرد و نیکار
 وہ لوہین دوڑتے کبر و غضب
 میں واقف ہو خوب اونکو اور
 یہ ہر کار اوں کا ہر اکبر سے
 فریب ایسا تلکوا وہوں دیا
 ہیں منحرف آپ کرتی ہیں اب
 یہ کہنا تیرا ہم نہیں مانتے
 میں لڑتا ہوں جو الہی جاس و غا
 کہ ہو جائیں دیندار یہ باصفا

سجا لایمن جان ویسے حکم خدا
 کہا امر حق سوا ہونے خلافت
 جواب ایسا مسعود اور زید نے
 علی کو دیا اسے امیر عرب
 جو قرآن سے بیچ میں آگیا
 نہ مانو گے اسکو اگر یا علی
 تمہاری جو ہمراہی میں سرسبز
 حوالہ مخالف کے کر دینگے ہم
 جو گذر اسو عثمان بن عفان پر
 جواب اوسنے اسطورہ کو دے علی
 تو پوری اطاعت کرو اختیار
 ورنہ جو کچھ دل میں ہو آرزو
 وہ بولی کہ مالک کو بلو او تم
 وہ ہی شاہ بیولسی جو پر خاش خور
 تو کچھ گفتگو ایسے ہم کریں
 کیا پیک کو سو ہی مالک رون
 پیام علی پیک جوئے کیسا

زمین تابع ملک مصطفیٰ
 امور دینی میں انکار عاصی
 معزز جو سردار تھے قوم کی
 کہ قرآن کو مان لین آپ اب
 نہ انکار اوس سے کرو بر ملا
 پیکریوں کے آپ کو ہم ابھی
 تمہیں اونکی ہمراہ میں بانہو
 بلا و غار سے خدا کی قسم
 وہی گذر گا آپ کی جان پر
 تمہیں گرا طاعت کرنی پہری
 نہ سترائی اس میں کرو نہ ہار
 کرو جو عمل بد ہو یا ہو نکو
 نہ تاخیر کچھ اس میں فرماؤ تم
 بلاؤ اوسے پاس لائی اگر
 پہر اسکی ہم میں مشورہ اوس سے
 کہ لاؤ بلا کر کے مالک کو یہاں
 جواب اوسکو مالک نے ایسا دیا

کہ بہ وقت ٹٹنے کا میدان ہو
 دیا پیک نے آنکے ایسا جواب
 وہ اس وقت میدان سے ٹٹا نہیں
 پڑا آنسو میں غل لڑائی کا وہاں
 عراقی پہری غصہ میں سنکھو شہر
 بلا کیوں نہیں لیتو مالک کو یہاں
 کہا پیک کا کہنا سنتے نہیں
 کہا یا علی پہر بلا و او سے
 و گرنہ کرینک خلافت تو ہم
 تو پہر دوسرا پیک یہ تھا وہاں
 کیا پیک مالک سے جا کر کہا
 پیام علی سنکے مالک گزین
 کہ میں چاہتا ہوں اسی بات کو
 پھر گاہت ہم میں رہا اختلاف
 یہ کہہ کر وہ آیا حضور علی
 فریہو نہیں تم آنکے بس آگے
 جو اس جنگ میں دیکھتے قرآن

نہیں ہی تو کہہ شاہ مردان سے
 کہ وہ جنگ میں کر رہا ہے شکاب
 کہ یہ شاہ میونسے وہ جو مالکین
 جو کی تاخت مالک نے بر شامیان
 کہا یا علی کیسا تمہارا یہ طور
 کہ وہ ظلم کر رہا ہے بر شامیان
 کیا تھا جو مالک کی اب وہ قرین
 چلا آوے تاپاس وہ آپ کو
 حد اٹکو اسے مرد عالی ہنم
 علی نے کہ مالک کو لے آ یہاں
 علی مرتضیٰ کا جو ہنسنا نہ عا
 یہ کہنے لگا جاے پیکار و کین
 رہا شاہ میونسے جو قرآن کو
 یہ شاہ میونسے کا بڑا مکر صاف
 کہا مکر ہے شاہ میونسے کا ہے
 ہوا انجام کیا اسکا اب دیکھو
 کی تھی لڑائی سے پیکار جو

نمانا تھا حکم علی مرتضیٰ
 ہو ا خارجی اوں سبھو کا لقب
 تو اون قاریوں کیا یہ سوال
 غرض کیا ہی رکھنوسے قرآن کو
 دیا معویہ نے یہ سنگ جواب
 ہماری غرض اس سے جواب ہی
 مقرر کرین اپنی جانب سے ہم
 اسی طور تم ہی مقرر کرو
 جو کچھ تصفیہ کر دین دو نو حکم
 ولی ہو وہ تصفیہ اون دو نو کا
 جواب اسکا اشعث فی الیادیا
 کہ ہووے ابو موسیٰ اشعری
 جو کچھ وہ کری اوں راضی ہیں ہم
 کہا یوں علی نے کہ عصیان میرا
 دگر بار عصیان تو مت کرو
 وہ اسل مر کے قابل ہرگز نہیں
 وہ بولی سوا اس کے ہم اوں سے

وہ چاہتے تھے غرال وں شہ دین
 کسی اونہیں قاری تھو نہیں منتخب
 کہ اے معویہ کی یہ کیا تو ذوال
 تیری اوں غرض سے خبر ہو دی
 کہ رکھی جو ہم نے خدا کی کتاب
 کہ ہم تم میں ہو فیصلہ باہمی
 کوئی متقی مرد عاقل حکم
 حکم اپنا جو مرد دیندار ہو
 کرین جان و دے سے قبول ہو سکے
 مطابق ز حکم کتاب خدا
 بڑا خارجی جو کہ بن قیس تھا
 ہماری طرف سے حکم اس گٹری
 ہماری طرف سے رہا وہ حکم
 کیا تم نے پہلے تو اب ہر ملا
 کسی کرتی ہو منصف داد جو
 گر لگانہ انصاف وہ بالیقین
 نہیں ہوتی بین راضی اے نیکے

علی نے کہا وہ ثقہ ہی نہیں
 بہت اوس کو گونگہ بکایا
 جدایو کو مجھ سے جلا وہ گیا
 میر کر ایمن جو سے برہنگار
 حکم اوسکو اپنا مقرر کرو
 جو ایوہ قابل ہو اس کام کے
 تمہارے خیر خواہ دلی
 ہم ایسا حکم چاہتے ہیں کوئی
 خیر خواہیہ کے ہی اوسکو دے
 علی نے کہا مالک شہر
 اوسے بھی ناما تو انجام کار
 ابو موسیٰ اوں کی طرف سر رہا
 ہوا معوبہ کی طرف سے حکم

نہ کچھ عادل و منصف از اہل
 رخ انکارہ حق پر وایا ہو
 اوسے خواصہ کیا ہے اس کام
 وہ صواب بن عباس عالی تبار
 کر لگا وہ انصاف سے کام کو
 چیرا ولی اپ کا پاسی ہے
 نہیں مانتی اوسکی ہم منصفی
 نہ کچھ قرابت اوسو ہمستی
 قرابت کا رشتہ کسی طور کا
 کیا سنے منظور بے کیف و کم
 کیا انگری کرد کو اختیار
 مقرر حکم اڑیے تصفیا
 یل عمر بن عباس عالی ہم

نصر حکمیں از جانبین تحت صلح و تحریر اقرار نامہ از جانب ہر دو
 امیر و باز گشتن ہر دو ائمہ از عرصہ کارزار معہ پاد و مقرر صلح و تحریر

ذہد و نو حکم آئے نزد
 لکھی یہاں ہم اللہ عنوان پر
 تحریر اقرار نامہ جیہتی
 ازان بعد اقرار اس طور پر

دو شاہنوی جا بے اقرار ہے
 دگر معویہ عا بل شام کا
 یہ لکھنا علی مومنین کا امیر
 کہا او سنو وہین تہارے امیر
 کرو محو کا غز سے اس لفظ کو
 کہ رہنود و لفظ امیر میں مقام
 بہہ لو لاجہری اشعث کینہ جو
 علی مرتضیٰ نے لیا اسکو مان
 مشابہ صے یہ آج کا دن تمام
 بنی کی یہ سنت کو موجب بہی
 رسول محمد رسول خدا
 رسول خدا تم نہیں ہو مگر
 لکھو باپ کا اپنی ہی اسپہ نام
 کرو محو لفظ رسول خدا
 کیا عرض تھا میں تب یا بنی
 بنی نے لیا مجھے اوس نامہ کو
 بنی نے یہ فرمایا تھا مجھے جب

علی مومنین پر جو سردار ہے
 یہ اقرار دو لو لکھا ہے بر ملا
 ہوا عمر بن عاص پر ناگزیر
 ہمارے نہیں حاکم و دستگیر
 لکھا کہنے یوں اخف نیک خو
 نکلتا نہیں محو کر نیسے کام
 نہ تحریر میں لاوا اس لفظ کو
 کہا محو کرو اسے اس زمان
 حدید کی روز سے لا کلام
 لکھنا صلح نامہ پہ تھا پس ہی
 کہا جبہ کفار نے ایسا تھا
 لکھو صرف نام اپنا اس نامہ پر
 لگی مجھے فرمانے خیر الانام
 لکھو نام میرا ہے اور باپ کا
 نہیں مجھ میں طاقت ذرا محو کی
 کیا محو کا غز سے اس لفظ کو
 ہی کام پیش لگا تھا کہ سب

تو مانیکا اسکو کر لگا یہی
 کہا غزین عاصی نے یا علیؑ
 ہمیں جو کہ ہم سب مسلمان ہیں
 علیؑ نے بسختی اسے یہ کہا
 تو کیا اب تلک سرورِ فاطمہؑ
 ہوا ہے نہیں عمر نے یوں کہا
 نہ اڈنگا میں آج سے پہر کبھی
 میں جانتا ہوں اللہ سے یہ مام
 رکھوں پاک مجلس کو اپنی سزا
 ازان بعد کا تب نے ایسا لکھا
 کہ یہ ہی وہ اقرار نامہ لکھا
 دگر قاضی مثنویہ شام کا
 علیؑ مرتضیٰ کا یہ اقرار ہے
 کہ جو چہ حکم کتاب و خدا
 وہ منظور ہے اچھا لکھا
 تو اس طور اہلِ منافقوں کی
 کہ اس وقت دونو امیر سپاہ

مطابق اوس کی ہوا اس گہری
 یہ تشبیہ دیتی ہو کفار کی
 بفضلِ خدا اہل ایمان ہیں
 کلامی کچے پر کش کے اوزار سزا
 بجان و بدل دشمن مومنان
 قسم مجھ کو حق کی ہے یا مرتضیٰ
 تیری مجلسوں میں یہ پونے علیؑ
 تیری شکل منجوس سی لاکلام
 نہ تجھ جیسو کو بیٹنی دون ذرا
 وہ اقرار نامہ جو حق صلیح کا
 جو قاضی علیؑ کا ہی اور کوفہ کا
 ہوئی ہیں جو دونو حکم میرا
 یہی معویہ کا پدیدار ہے
 یہ دونو حکم اب کرین فیصلہ
 نہیں ہو انکار اوس میں ذرا
 اوسے جاسے میں باہمی فیصلہ
 چلے جائیں از عرصہ رزمگاہ

نہ باہم کمرے کوئی رزم و دغا
 کرین ماہ رمضان تک وہ مقام
 حکومت کرین سروران سپاہ
 جب اس سال کا آوی ماہ پیام
 تو رمضان میں معویہ و علی
 چلے آدین دونو امیر اس مقام
 وہاں جمعہ کے دن جو ہو فیصلہ
 نہ اس عرصہ میں جو مقرر ہوا
 رہیں دونو اپنی سہمے اپنی مقام
 جب اس طور پر فیصلہ ہو چکا
 علی مرتضیٰ سمیت کو فہ روان
 روانہ ہوا معویہ شام کو
 لکھا ہے لڑائیں صفیں کے
 ہوئے اونکی تعداد چالیس ہزار

چلے جائیں دونو امیر اپنی جا
 بدرالامارت زمین صبح و شام
 یہ سمت لیکن نہون کینہ خواہ
 مہینہ جو بین سات او سکی تمام
 جمعیت چار سو آدمی
 کہ ہے دو مہینہ جندل او جاکانام
 سنایا ہے جاگیا سب بر ملا
 نہون جمع دونو امیر ایک جا
 ملین آ کے دونو جا و سیام
 ہوئے دونو سردار و ہا نسو جا
 وہاں سے ہوئی سہرا و مومنان
 بہر اسی لشکر کیلئے جو
 دو جانب ہوئی قتل جو آدمی
 دلیران اما وہ کارزار

بغادت کہ دن اکثر مردم کو فہ و عواقب از امیر و شہین و ہر مرد و خواجہ آمدن شان

وے بعض سہرا مہیاں علی
 وہی لوگ جو دیکھ قرآن کو
 ہوئی اپنے دل میں علی سے بغی
 ہوئی تھے لڑائی سے وہ ایک سو

بہرا او کا رخ اور پو خارجی
 لکھا جب کہ وہ صلحنامہ دیا
 کہا اوسنے حکم اللہ کا
 ابو موسیٰ اور عمر دو کو حکم
 اہل یمن نو کیا حکم حق کے خلاف
 دیار وک اوسے قوم نے او کو تہ
 بہت لوگ ہمراہ اوسکے ہوئے
 ہوئے داخل کو فہ جدم علی
 تھا کو فہ کے نزدیک میں ایک مقام
 قیام اوسنے اوسگے نوین جا کیا
 ہوئے ہمراہی اوسکے ہی ہوشیار
 اوہوں کو کیا غم پیکار کا
 جو ایک مرد شہید اوہیں تھا پہلا
 سپہدار اپنا مقرر کیا
 یزید ابن قیس اپنا حاکم کیا
 ہوئے اس جماعت اندیشہ مند
 یہ چاہا کہ وہ مجمع پر دعا

دلوین کدورت جو انکی پہری
 جو عمر تیزی تھا از کشن
 کیا نہیں حکم اوسکے سوا
 نہیں جانتے حکم حق یک قلب
 ہم اب اوسکا کرتے ہیں انکار صاف
 کہ اس بات میں اپنی مت قبول اب
 علی مرتضیٰ کی مخالف ہوئے
 جدا ہو گیا اوسو تب وہ بغی
 حیرا و منکو کہتو تہو سب خام
 علی مرتضیٰ سے وہ باغی ہوا
 کہ تعداد جنگی ہوئے دس ہزار
 کہ ہوں ہم علی سے بندہ آرا
 دلیر و قوی سرفراز یلان
 اوسے تاکہ ہووے بندہ آرا
 ہوئے اوسکے تابع سب اہل خفا
 علی مرتضیٰ سرور ارجمند
 کسی طور ہو منتشر جا بہجا

بلایا نیرید او نکلے سروار کو
مقرر کیا عامل اصفہان
جو باقی ہو ہمارے ہی او کے رہی
کیا راہ پر اپنی اور کو فہمین
کیا ایک راہی نو ایسا بیان
نہ آئی جو ہرگز وہ بر رست راہ
تہ تیغ او نکو کیا بید رنگ
بہت قتل او نکلی ہوئے مردگار
ہوئی منتشر جبکہ وہ خارج
لیا کو فہمین مرتضیٰ مقام
کہ خالد تھا عامل خراسان کا
علیدہ کو دمی غرت اس عہد پر

اوتے کر کے وعظ اور پند نکو
اوسے اور کیا اصفہان کو روا
نصیحت نہی اور پند اور وعظ
علی ساتھ اپنے آغا و نہیں
علی کی نعلیج ہے وہ باغیا
ہوئی اوتے جا کر علی کینہ خواہ
نہ قائم رہی وہ بیدان جنگ
جو باقی رہی او ہونے فرار
تو کو فہمین تشریف لبے علی
نہز کرو مانگا کیا انتظام
اوسے بر طرف عالمی سے کیا
مقرر کیا عامل داوگر

تجوہر جابرین بر خلاف کردن عروہن اساعص از تجوہر مجوزہ
وباز گشتن سلمانان بہست کو فہ و شام

فریقین میں جب گذر وہ نکلی
ابو موسیٰ اشعری کو کیا
پہرا بھی چار سو نوجوان

وہ مدت مقرر ہو تھی صلح کی
تو نوجوب اسی عہد کی جو کہ تھا
جناب علی مرتضیٰ نے روان

مقرر کیا ابن عباس کو
 اودھر معویہ بنے ہی بن عاص کو
 بجائے معین کیا بس روان
 ہوئی مجلس آراستہ اور مقام
 کہا عمر نے یوں میری رائے سے
 ابو موسیٰ نے تب دیا یہ جواب
 کچھ ہم سے ایسا نہ ہو دیکھا کام
 خلافت امارت سے کر کے جدا
 میری رائے میں قابل اس کام کی
 مناسب ہے اب یہ کہ ابن عمر
 کہ وہ شایقین اور مہاجر سے
 کیا عمر نے اس سے انکار کیا
 مہاجرین دیکھو کسی اور کو
 ابو موسیٰ نے یوں کہا سوچ کر
 کئے جائیں مخزول دو لفر انیر
 خلافت امارت سے یوں ایک سے
 جسے سب مسلمان کرینگے پسند

امام اوس جماعت کا بس نیکو
 بہر اھی چار سو جنگ جو
 غرض دو نو منصف ہوئی جمع و ملا
 ہم دو نو منصف ہوئے ہم کلام
 بل معویہ کو خلافت سے
 کہ ہے رائے میری بہت ناموہب
 مہاجر کو اور ادلیکن تمام
 خلیفہ مقرر کرین دوسرا
 مہاجر سے بہتر نہیں ہے کوئی
 میر خلافت پہ ہو جلوہ گر
 جو انمردان عادل سے ہے
 کہ ہے یہ میری رائے کے برخا
 جو کچھ رائے میں آوی مجھے کہو
 کہ یوں ہی میری رائے سے نامور
 بل معویہ اور غلے دستگیر
 نہ تکرار باقی رہے ایک سو
 خلافت سے اوسکو کہین سر بلند

لیا عمر نے مان اس بات کو
 ہوئی متفق دونوں اس بات پر
 یہ کی مجمع مسلمین میں کلام
 ہماری ہوئی متفق رہا ایک
 ابو موسیٰ نے پہلے ہو کر کھڑا
 روان پھر یہ صحابہ درود
 کہا یون کہ اتنی جمع اہل کتاب
 ہوئی متفق ہی اسی بات پر
 مسلمانوں کی اوسین ہو بہری
 کہا عمر نے صادق و راست
 ابو موسیٰ جھوٹا گے بڑھی
 کہا ابن عباس نے یون او
 اگر متفق راہی دونوں کی سے
 سمجھتا ہو غین خوب ہسبات کو
 مخالف بیان سی تیری یہ کلام
 مانا ابو موسیٰ نے اور کہا
 ہوئی متفق ہیں ہم اس بات پر

کہ یہ تیری تدبیر و راستے نکو
 بہم دونوں خلوت سی آئے پھر
 کہ لے نامہ داران یا احتشام
 پسندیدہ و بہتر و خوب و نیک
 ادا کر کے حمد و ثناء ہی خدا
 خدا کی رہے اونہ رحمت و رزق
 ہماری یہ تجویز و راستے صواب
 کہ جس کے کچھ اہم کو پہنچو نہ شر
 کیا جاسی کار ہم کو درسی
 ذرا آگے بڑھ کر بیان کیجے
 وہاں ابن عباس نے اونکو سے
 کہ کہا یا ہے لے فریب عمر سے
 کہ جو عمر سے تایان وہ کرے
 کہ جب کر حکم کیا بیان اپنا تو
 کر لگا در این مجمع خاص و عوام
 میں کرتا ہوں شکر و ثناء ہی خدا
 بیان سی میری کچھ نہ لاؤ خطر

| | |
|---|---|
| <p> کہ جس میں اس امت کی ہتھری علی ولی مٹو یہ سبے نظیر فریقین کا جھگڑا ہو یکطرف جسے سبھو تم عاقل و صمدین خلافت کا تلخ اوسکی سربرد ہوا عمر اوسچاہے آکر کھڑا مسلمانوں نے اوسنور کی یہ کلام ابو موسیٰ نے جو بیان ہی کیا علی کو خلافت سے بیٹے جدا میں دیتا ہوں تا وہ کری نظام کہ وہ عامل از جانب عثمان ہو خداوند حکم و کلام و سریر مسلمانوں کی داد و تیا ہے وہ بڑا عاقل و مرد و دیندار ہے پھر غصہ میں وہ میل نیکیاں کہ اسی فاسق بیچیا کینستہ جو تو عاصی ہوا اب ہر گھو بھو خدا </p> | <p> ہم مل کر ہم نے یہہ تجویر کے وہہ تجویر یہہ ہی کہ دونوا ہر خلافت امارت سی ہوں ہر طرف کرو اسکو منظور ای لہل دین اوسکی صلیقہ مقرر کرو یہہ ہر گیا چوڑوہ اپنی جا پس از حد حق نعمت خیر الانام کہ ای نامداران اہل صفاء اوسکی کہ بیان کے موافق کیا ولی مٹو یہہ کو خلافت کا کام وہی اس خلافت کو نمایان ہو وہہ ہی سابقین میں قیدی ہو عوض خون عثمان لیتا ہو وہ غرض ہر طرح سے وہ خدا ہی یہہ شکر ابو موسیٰ اوسکی کلام دعای پدا اوسنور دی ہر عمر کو دیا تو نے وہو کا یہہ ہر گھو بھو </p> |
|---|---|

یہ کہیکہ ابو موسیٰ ہو کر سوار
 بل عمر بن عاص اور اہل شام
 خلیفہ کیا اوسکو اپنا مق
 ابو موسیٰ کی جو کہ ہمراہ تھی
 اوسی روز سے ملک میں جا بجا
 بڑی معویہ کو وہ قوت کمال
 گئے ابن عباس باہر پان
 جو گذر اٹھا اوس فیصلہ میں تمام
 بحیثیت فوج حضرت علی
 ہوئی مگر سے عمر بن عاص کے
 بدل سخت ناراض حضرت علی
 اوسی روز سے یہ کیا التزام
 کہ ہر روز بعد از ادائیگی نماز
 بل معویہ عمر بن عاص کو
 شریک بہن جعفر کو کرتی سدا
 کہڑتے ہوتے منبر پر جہم علی
 جو پرتے تھے خطبہ وہ عالی نژاد

گیانکہ کو وہ بل نا مدار
 ہوئی تابع معویہ سب تمام
 گئی اوسکی جانب کو رخ اپنا کر
 علی مرتضیٰ کی طرف سب گئی
 علی کی خلافت میں منتھ گیا
 ہوا اوسکو حاصل شہادت ال
 علی پاس اونسکی کیا بیان
 دل آزر دہ سنکر ہوئی وہ امام
 ہوئی داخل کو فہ با فر سے
 بغاوت سے اوس غل شام کے
 ہوئی اونسکی ہدائی دشمنی
 علی مرتضیٰ نے ہر ایک صبح و شام
 ہجراہ حسنین وہ پاکباز
 دعای دید و رشتہ دیتی تھی دو
 اوس اپنی دعائیں علی مرتضیٰ
 سنا کر احکام امروہی
 تو لعنت سے او کو وہ تے ہی یاد

ہوئی شکر کو فہ میں سے جدا
 رکے نہ جو فرا کلا کی کمر
 نما تا تھا حکم علی مرتضیٰ
 علی مرتضیٰ سے پہرے سر
 کہ قرآن سے پہر گیا ہے علی
 ہوا واجب اب اس پہ کرنا چاہا
 فراہم ہوئی خارجی نبی شمار
 اوں ہوں نے یہ فتویٰ دیا بر ملا
 جہان پاؤں ہم اس بیان علی
 ہوئی مستوحش کے پاس علی
 یہی مشورت کر کے باہم روان
 مجاہدی بہت راہ میں لوٹ مار
 بہت سے مسلمانوں کو قتل کر
 علی نے جو دیکھا یہ سب ماجرا
 دے پہلے اونکو ہدایت کیا
 اس سے پہلے پاس اونکی قاصد کا
 کیا ظلم اذن سرکشتوں نے وہاں

بہت آدمی جو کہ تھے پُر دغا
 لڑائی سے صغین کے موہہ پہر کر
 لقب خارجی ہو گیا اونکا تھا
 لگی کہنے کافر او نہیں کہنے وہ
 یقیناً لڑائیں صغین کے
 پہر اول بن بس اونکی اب غلام
 ہوئی اونکی تعداد پندرہ ہزار
 کہ قتل علی ہم پہ واجب ہوا
 نہ چھوڑ کر وقتل اونکو سہی
 یہی سرکشی اونکی دلہن پہری
 ہوئی جا کے قابض وہ ہر نہروان
 فساد ایک پہاڑ دیا آشکار
 دے آگ سے پہنک بٹنگی گہر
 ارادہ کیا اس لئے پیکار کا
 ہدایت پہر ایک فرمان لکھا
 بہت مرد قاتل کئے اسکی ساتھ
 کہ قاصد کیا قتل باہر مان

علی کی گئی ایک اسد پور سے
 علی مرتضیٰ نے بس از آگہی
 اسی عزم میں ایک جرنیل علی
 بہت ملک لوٹے زکلم و حفا
 یہ سنکر سوئی عازم ملک شام
 خواجہ کی پیکار کو ملتوی
 یہ سامان پیکار با معویا
 لکھا بصرہ میں ابن عباس کو
 بے رزم اور اس عامل شام کی
 کمک کو میری لشکر موستان
 افران شاہنشاہ موستان
 سواران پر خاشاک جوتین نزار
 ہوئی داخل کو فہ حب و سپاہ
 جو کو فہ کے لشکر کے سردار
 لڑائی یہ آمادہ ادنگو کیا
 تھا تعداد میں جو کہ چپیس نزار
 مسلح ہوا جب وہ لشکر تمام

گئی قتل اوہوں سسرہ کیسے
 کبریٰ اور خواجہ پریشکشی
 کہ کی معویہ نے بہت کشتی
 بہت شہر و نیر اپنا قبضہ کیا
 علی مرتضیٰ سردار کینام
 رکھا اور مصروف ہوئی وہ تہی
 ہوئی دل سے مصروف علی مرتضیٰ
 کہ میرا ارادہ ہے اب شام کو
 بسکر کوئی غمزد نام کی
 تو کہ بصرہ کی لشکر و روان
 کئے ابن عباس نے بس روان
 ولیہ ان آمادہ کار نہ ار
 ہوئی خوش علی سردار بنیاد
 طلب ادنگو پر ہمس آج کے
 بے رزم ایک اونے لشکر لیا
 سواران آمادہ کار نزار
 تو میرا غیب سردار کینام

ادب سے لیکے ہمراہ باختتام
 چلے جب دو منزل پہ آئی خبر
 کہ کرتے ہیں قتل اہل اسلام کو
 علی کے جوتابع ہیں سب مومنین
 مسلمانوں کے گھر جلانی ہیں وہ
 یہ سن کر کے سالار اہل یقین
 مقام سپہ کے انتہائی راہ
 خیز کے لیے ایک جاسوس کو
 کہ اونکو ارادہ کی وسعہ خبر
 کئے روزہ کے بعد لا یا خبر
 کیا عرض اوسنی کہ ای شاہ دین
 کہ تم جب چلو جاؤ بائیں سپاہ
 چڑھنے کے خوارج سبھی کوفہ پر
 پھوڑ نیکی زندہ کسی مرد کو
 سنبی اہل لشکر نے جو یہ خبر
 کیا عرض سب نے کہ ای شاہ دین
 کیا جائی موقوف اب غرم شام

ہوئی کوفہ سے فانی ملک شام
 خوارج ملے ایسا اوٹھایا عرس
 جہان پائی میں اہل ایمان کو
 وہ کافر و نہیں کہتی ہیں بیگان
 ظالمی کو از بس ستاتی ہیں وہ
 ہوئی اوسنے آزدہ خوشگین
 تمہید گان کے ہوی دار و خواہ
 روانہ کیا بس نہرو ان کو
 سننے اونکی جو بات ہو معتبر
 وہ جاسوس سن نزد علی نامور
 آزدہ خوارج کا ہے بالیقین
 سوئی شام ہی سرور دین سپاہ
 ہے قتل اور غارت ای نامور
 کیا کہنے لینگے وہ جمہور رات کو
 ہوا اونکو اپنے گہروں کا خطر
 سوا اسکی اب اور چارہ نہیں
 لیا چاہی اُسے بس انتظام

خواجه کو ادنیٰ کٹی کی سزا
 مانگو گز یہ کوفہ پہ پڑھ آئینے
 را قبول او کا کہنا اے نے کیا
 بار بہر اچے لشکر میں
 کیا رہا جب کہ نزدیک او نہیں ہوا
 خواجه سے دو مرد شہسوار
 ہر دای بندگان خداوند کار
 خاوی میں تہارہوں ساتھی
 نہ نہ تہار ایا کرو کام تم
 نہ چلے او ہم میں جب دلی
 میری ساتھ ہو کر چلو شام کو
 پس از فتح حاصل کرو ملک
 وہ بولے کہ ای سحرور نیکان
 کہ تارحی حکم تو وہ سدا
 حکم مرد عاقل مقرر کرے
 علی نے جواب اونکو ایا دیا
 میں دو نو حکم سے دل آرد وہا

دیا چاہیے اے باصفا
 خراب او کو گیارہ کر جائے
 کیا ملتوی غم بس شام کا
 ہوئے جانب نروان کو روں
 تو تیری وہاں ہر ہر مومان
 بلایا کری او سے کہ گفتگو
 دینی تم ہو میرے مددگار و یار
 ہوئی مجھے یکبارگی کیوں بغی
 کرو دین میں اپنا بس نامہ تم
 کرو یاوری دین و اسلام کی
 وہاں باغی ہوئے ہو پیکار جو
 رحمت سے راضی سدا ذو الجلال
 ہم ایک شرط پر ملتے ہیں تیری سدا
 موافق ہو جب کی کتاب خدا
 نہ مکار کو نرم میں دخل سے
 کرو غور تم اپنے دلمین ذرا
 مقرر تو اونکو کیا تمہا

کہا ہم نے بیشک مقرر کیا
 کری ہم نے توبہ پر اوس کفر سے
 کرو تم نہی توبہ اوس کفر سے
 نما و نماں تم نے قرآن کو
 کرو توبہ اوس کفر سے یا علی
 کہا مرتضیٰ نے خدا سے پناہ
 لگاتے ہو کیا تمہارا اب کفر کی
 ہوا سے پہلے مسلمان میں
 کئی بار راہ خدا میں لڑا
 لڑا ہونہیں کفار سے استفادہ
 کیا فتح خیر کو توڑا و سکا و را
 ہزاروں مسلمان اپنے لئے
 گمان رکھتی ہو مجھ پر تم کفر کا
 نما و خارج نے اس بات کو
 مقرر ہوا جنگ آئندہ روز
 ہوا دوسرا روز جب لشکار
 مسلح پیشہ و گرز و سنان

ہوئی اوس میں کافر تھے ہم مرزا
 ہوئی فرقہ میں داخل اسلام
 ہوا تم سے جو روز صفیں کے
 پہری اوس سے اور دین کے ایک
 تو ہم ساتھ میں ہوں تمہاری بھی
 بچاؤ مجھے کفر سے بس اللہ
 مجھے میں تو ہوں ابنِ حم امی
 ہوا داخل اہل ایمان میں
 ہمراہ بغیر با صفت
 کیا او نکلی کشمیر کو زیر و زبر
 کہی راہِ حق سے نہ پہر امین
 لڑائی سے اور پیدا و روح
 مجھے اوس سے ہر دم بچاؤ خدا
 رہے قول پر اپنے وہ موہو
 گئی نہروان دو لودہ تیرا روز
 تو نکلی خوارج بے کار زار
 ہوئی جنگ جو یای با موہان

کہہ رہے ہو کہ لی باز و مستحق جنگ
 شہر سائین نے بھی لیکر لیا
 کیا راستہ مہلتا ہے پیکار کو
 خواجہ کی تہ اور تھی چار ہزار
 لڑائی سے پہلے غلطی نے کہا
 اگر تم من سے ہم من آئے کوئی
 دیا اپنے لشکر سے ہو کر جدا
 تو ہم غفوکہ دینگے اور سکی خط
 یہ سن کر خواجہ سے ہو کر جدا
 گئے پانسو مرد و امان کو وہ
 تھے تدارقہ میں تین سو اور ہزار
 ہوئے ایک سو مرد زخمی خواہ
 رہے باقی آمادہ کار زار
 شہر دین نے پہاڑیا فرمایا
 لڑائی کی تم نے نہ ہو ابتدا
 خواجہ نے بسوخت حملہ کیا
 لیا گوہر چار دن خربے اور تین

لڑائی میں اصحاب نہ لائے ونگ
 خواجہ سے اگر ہوئے کدینہ خواہ
 ولیر ان اسلام سے سوسو
 ہوئے جب وہ آمادہ کار زار
 خواجہ ہو اور فیسے کہ اسے شہ قیا
 چلا آئے ازراہ لطف و خوشی
 کسی اور جانب کو جائے چلا
 نہوگی کبھی ساتھ اور سکے و خوا
 بہت آدمی و ان پر نہ سلا
 گیا کوئٹہ کو ایک اور کا گرو
 کہ کوئٹہ کی رہ جس نے کی اختیار
 علی مرتضیٰ سے دران زرمگاہ
 تھے تعداد میں یک صد و پندرہ
 سران سپہ کو کہ جاسے و خوا
 لڑیں جب وہ اور کا گرو سر خوا
 دو جانب سے اور پڑ صفا
 و مہلت دی پہاڑیہ کی اور

تہ تیغ دم بہرین اونکو کیا
 مسلمان ہو گئے تہا و سچا شہید
 خوارج میں تہا ایک ایسا جوان
 وہ مشہور و ذوالبد کے تہا نام سے
 یہ فرمایا تہا با علی مرتضیٰ
 لڑے گا ترے ساتھ ایسا فریق
 وہ ایمان سے ایسا ہو و جدا
 ہو او س فرقی میں ایک ایسا جوان
 یہ قول نبی جبکہ یاد آگیا
 کہ لاشوں میں کس کو باہر کرو
 بہت ڈھونڈنے لگی او کی لاش
 نہ تھے ماتھے میں اوسکے کچھ استخوان
 او سے دیکھ لو بے علی مرتضیٰ
 خوارج کی لاشیں میں جنہو ذکر
 او کی نہ لاشونہ اونکی نماز
 شہ دین نے ایسا ارادہ کیا
 سید ان سید کو فرما ہم کیا

ہوئے قتل یکبار سب اشقیا
 ہوئے بارہ مجروح مرد و سید
 کہ جسکے زخمے ماتھے میں استخوان
 نہ عاری تہا وہ بس کسی کام سے
 رسول خدا نے کہ اے با صفا
 جو ہو بحر عصیان کا وہ غریق
 کمان پھیلے تیرے چھٹا
 نہ کہتا ہو جو ماتھے میں استخوان
 تو حضرت علی نے یہ فرمان دیا
 جو ذوالبد سے مشہور تہا رشتہ خو
 بدین او سکے زخموں میں یہاں لاش
 او سے لاشی نزد علی مومنان
 کہ سچا ہو قول رسول خدا
 چلے وہاں سے پہر مرتضیٰ کو کھج کر
 کہ خارج تھے وہ دین سے بکرا ز
 اکرمین شام کو کوچ بہر رخسار
 پڑنا خطبہ محمد خدا علی اور

کہا شکر کرتا ہوں اللہ کا
 ہوئے کشمیدیان میں اعدا دین
 چوتھا حق خدا نے و ظاہر کیا
 بجا لاؤ شکر حق ای اہل دین
 ارادہ میں رکھتا ہوں اب شام کا
 چلو میرے ہمراہ با این سپاہ
 خدا تم کو غالب کرے شام پر
 سہراں سپہ نے یہ پاسخ دیا
 ادا کرتے ہیں شکر پروردگار
 بہر اک طور سے ہم میں فرمان پر
 ہم آما دہ میں سب لئے رزم شام
 جو سامان تھا رزم و پیکار کا
 ہوئے تیر کش خالی سب تیر سے
 ہوئی چکنی تلوار و نکی باڑ سب
 ہمیں اتنی مہلت دوائی با صفا
 درستی ہوا لات پیکار کی
 دوا یک روز کو فہم کر کے قیام

کہ اسلام کو او سنے غالب کیا
 نمایان ہوئی فتح اہل یقین
 جو ظاہر تھا باطل سر اس چہا
 کہ غالب کیا تم کو بر سر کرین
 بسر کو بی باغبان پر جفا
 ہوا اہل بغاوت سے تم کینہ خواہ
 گرو و بغاوت بد انجام پر
 کہ ای سرور مومنین با صفا
 ہم اس فتح سے جو ہوئی آشکار
 ترے حکم کے اوشی تغیر
 کہ تا باغیوں سے ہی لین انتقام
 ہوا صرف اس جنگ میں سب
 گئے ٹوٹ تیرے ہی چہرے سے
 گئیں و مالین ز ضرب و قہقہہ
 کہ ہم کر لین سامان پیکار کا
 مسلح ہو کر راہ لین شام کی
 کرین ہم سب اس بات کا انتظام

مہیا جو ہو جائے سامان جنگ
 پذیرا ہوئی درجناب علیؑ
 کیا کوچ کو فہ کو باموینان
 مقام سپہ بھی اوسی جا کیا
 جسے کرنا سامان پیکار ہو
 بہت جلد سامان مہیا کرے
 ہوئی منتشر حملہ اہل سپاہ
 شہر دین کے سہرہ نہ کوئی رہا
 شہر دین بھی کو فہ میں داخل ہو
 رہا عزم موقوف جو شام کا
 جو کہ مہتی اہل لشکر نے کی
 رہا عزم موقوف جو شام کا
 کیا مصر قیضہ بن عاص نے
 بہت ملک میں شامیوں نے فساد
 میں لگتا ہوں احوال اب ہر کا

تو چلتے تھے گز دلالتین و زنگ
 سران سپہ نے جو موسیٰ و من کی
 برو کو فہ شہر سے شہر کا مران
 یہ سب اہل لشکر کو فہ میں جا
 تو کو فہ میں جا کر کے وہ نیک خوا
 نہ او سمین وہ تاخیر اصلا کرے
 ہر ایک نے لیا اپنا اپنا ہی راہ
 پر اگندہ سب ہو گئے چا بجا
 سبھی شہر والوں کے متابل ہو
 دل از رہا اس سے جو مریض ہو
 ہو گا اس سے ریخیدہ حضرت علیؑ
 تو نہر شامیوں نے لیا سراوٹھا
 محمدؐ گیا اپنی ہی جان سے
 محیا باز پیدا ہو بعض عناد
 جو محمدؐ عمر بن عاص نے وان کیا

جو اے یسوان سال تیری ہوا
 تو اے سال میرا سو یہ نے کہا

روان عجمین عاصم کی باس پاد
 محمد اپنی بکر کے پور سے
 پیر کا مشیر عمر لیکر سیاہ
 و نان پہلے تھا عامل ایک قیس نام
 ہوا جب وہ مستزول اور و سکی جا
 رصیت محمد کو کی قیس نے
 تعرض نہ کچھ کسی طور کا
 او نہوں نے زبیت کو کی ختیا
 کہ سو تصرف باہمی ایک سو
 نما نام محمد نے اوس کا کہا
 نہ آئے جو بیعت کی وہ راہ پر
 کیا تاخت سے اونکو زبرد
 بہت مہر کے تو گراں کام سے
 تھا اون حرشا والوں میں ایک مرد
 کہ تھا مہویہ بن خلیج اوس کا نام
 بل مہویہ عامل شام کو
 روا و سکی کہا گئے بیگمان

سوی مصر تا جا کے ہو کینہ خواہ
 چوڑا مصر کو اپنے قبضہ میں
 ہوا جا کے اوس ملک میں زخم
 بڑا زہد و مزد میں نیک نام
 محمد ہوا وان کا فسران روا
 کہ نہ ہزاران حرشا والوں سے
 اونہیں اونکی حالت یہ کہہ دوڑا
 وہ دیکھ میں ہیں بات کا انتظار
 تو بیعت کر میں ہم بطر زکو
 دے بیعت اون سے تعرض کیا
 محمد ہوا اون سے پر خاش
 ہوا مجمع اون کا سبھی شہر
 محمد سے ناراض و کمین ہوئے
 تھو وانش ہو شہندی میں فرو
 لکھا اون نے احوال اپنا تمام
 ہوا کام میں اپنے اعداد جو
 کیا محمد کو معطل نے روان

مجھ نے سب مسر کا ماجرا
 علی نے کہا مالک شتر روان
 خبر جب ملی عامل شام کو
 تو اس سے دو تاقین دیا کو
 کسی جب کہین راہ میں وہ قیام
 ملا کر کے زہرا کو کہا بیچ دو
 کر لگیا جو کوئی کہ اس کام کو
 غرض ایک دہقان اٹھا ورا
 مرز سر کہا کر کے وہ نامور
 لیا کہ میر جب عمر نے مسر کو
 سعادون ہوا عمر بن عاص کا
 ہوا معویہ بن خدیج آن کر
 روائی سے لشکر کا منہ جو پہرا
 روائی کی جا سے گریزان ہوا
 نقاب میں اوسکی گیا معویا
 محمد کے گھوڑے کو بھی مار کر
 محمد کی لاش اوس شکم میں بہری

جناب علی مرتضیٰ کو لکھا
 بے باوری محمد و عثمان
 کہ مالک چلا جاتا ہی مسر کو
 یہ کہہ بھیجا جب مالک گنہ جو
 کروا سکنا اغزاز اور احترام
 اوسے مصر میں زندہ جانے نہ
 تو یاد لگنا انعام و اکرام کو
 کیا زہر سے حال مالک تباہ
 ہوا دل میں خوش معویہ کہنے
 محمد لکھا اوس سے پر خاشن جو
 محمد کے لشکر کو پس پا گیا
 بہمرا ہی قوم خود کسب نہ ور
 محمد بھی تب جان اپنی بچا
 طرف ایک ویرانہ کے رخ کیا
 کیا قتل ویرانہ میں اوس کو جا
 شکم جاگ اوس کا کیا بس
 سیا اوس کو پہر معویہ نے جہی

و با ڈال بہ او کو مردار و غلج
 کیا قتل جو تو نے عثمان کو
 بہ اب و نگہ اپنے کئے کی سزا
 جلا یا بہ آتش میں اوس لاش کو
 یہ سنگر ہوا شاد و دہکنہ و
 ہوا داخل مصر حب وہ آہ
 کرے بیعت معویہ اختیار
 جو فارغ ہوا فتح سے مصر کی
 لکھا نامہ فتح مصر و یار
 ہوا معویہ فتح سے شادمان
 مبارک تجھے مصر کی فتح ہو
 ہوئی سرور مومنان کو خیر
 محمد نے لی ہوشہادت کی راہ
 یہ سنگر ہوئی سخت اندوہان
 پڑنا انا للہ زار و نزار
 ہو تین عالیشان ماوراء مہمان
 تو بہائی محمد کو بس کر کے یاد

کہا تو بڑا تھا ستمگار و ظہن
 بہرا خون میں تو نے قرآن کو
 کہ پایا ہو سب تو نے اپنا کیا
 خبر جا کے دی اوسکی بن عاص کو
 کیا حملہ ہر بلدہ مصر پر
 تو مصری ہوئے اوسکے فرمان پر
 سب ہونے وہاں ارض کا کبار
 یل عمر بن عاص با ندر ہی
 سو معویہ سرور ناہدار
 لکھا عمر کو ای یل با توان
 تو عامل ہوا مصر کا واد جو
 کہ قابض ہوا عمر جاسر پر
 جلی لاش اوسکی بحال تباہ
 علی مرتضیٰ سرور مسلمین
 محمد بہ رحمت بڑی بے شمار
 جو آگاہ اس حال ناگہان
 بہت دیر و تین دہ حد زیاد

بہت بد دعا کی ہے معویہ
 یہ سب ماجرا ہو سکتا ہے
 شہر دین نے پھر شمشیر میں
 سران سپ کو فراموش کیا
 بہت سارے بہار اور بہار جنگ
 کسی نے نہ اوس کا دیا کچھ جواب
 لڑائی سے مجرول ہو کر کوئی
 بناچار ساکت رہی مرقضے

بہت بد دعا کی ہے معویہ
 یہ سب ماجرا ہو سکتا ہے
 شہر دین نے پھر شمشیر میں
 سران سپ کو فراموش کیا
 بہت سارے بہار اور بہار جنگ
 کسی نے نہ اوس کا دیا کچھ جواب
 لڑائی سے مجرول ہو کر کوئی
 بناچار ساکت رہی مرقضے

ماحقر بحال معویہ بلال و امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما

شہر دین نے پھر شمشیر میں
 کہ بڑا ہوئی سب سپاہ علی
 بلا و علی پر و گردن کشی
 کیا مسلمان کو بھی قتل و غارت
 یہ سب لٹ گئے غل مجا گھر گھر
 ہوئی اوسے فوج علی کینہ ساز
 گروہ علی فروم نہ گناہم
 پھر شام کو شامیان پر چھا

ہوا عمر جب حکمران مضر پر
 ہوئی اوس کو اس بات کی گہی
 تو ہر سمت کی اوس نے لشکر کشی
 حجازی بہت شہر نہیں لوٹ مار
 مدائن اور انبار و عین البہر
 بچا لوٹ سے لیک ملک حجاز
 لڑی جنگ مردانہ ازل شام
 لڑائی سے پس او کو پس پا کتب

جو بصرہ پر آیا تھا ابن عمر
 وہ رکھتا تھا ہمراہ میں دو نیر
 نہ تھی ابن عباس بصرہ میں
 زیادہ اونکا نایب تھا وہاں دیکھی
 لکھوئی معاویہ ہوا انکا وہاں
 زرو مال سب ساتھ اپنی لیا
 ہوا بصرہ پر قابض ابن عمر
 نہز دیکھی سرور مومنان
 سیاہ قلیل اوسکی ہمراہ کر
 جو اٹھین سی اوسجا چلا کچھ کام
 ہمراہ یا ضد دلیران دین
 چڑھا بصرہ پر لیکر اپنی سیاہ
 مدعی اوسکو ہلت جو پس گیا
 چھو اسکے ہمراہ شجران
 ہوا حادثہ جنگ میں فتح مند
 چھپا جس مکان میں تھا ابن عمر
 جلا بن عمر اوسمیں باہر مان

جو تھوڑے سی وہ مشہور تر
 سواران آمادہ کار زار
 وہ کوفہ میں تھوڑے دیر عرب
 ارادہ کیا اوسنے پیکار کا
 چھپی ایک مکان میں ڈار خوف جان
 چھپی خانہ صیغہ میں وہ جب
 مل زیادہ فی سب پھر بھی چھپی
 شہر دین فی اٹھین کو بھیجا دیا
 روانہ کیا اوسکو بصرہ اوپر
 مل جاوے مرو دین نیکنام
 حکم علی سرور مسلمین
 وہ ابن عمر سے ہوا کہنے خواہ
 وہ ایک گہرین بصرہ کو جا کر چھا
 گئی ہراگ باقی جو تھوڑے شامیان
 ہوا فتح بصرہ سے بساں چند
 جلایا اوسے اگ سی سرسیر
 بخر اکہد اوسکا نیا نشان

پس از فتح بصرہ بن عباس
بوصیرہ کو یاد دلا تا کہ انتظام
چلا آیا بصرہ میں وہ نامور

علی نے دیا حکم کا نہ سیکھو
بصران شاہنشاہ نیک نام
کیا نظم اوس کا لہذا کوفہ

تا حلقہ شمال میرا مومنین بشارت بہتر خواجہ و کشتہ شہن
حارث معہ خواجہ و درین بنیاد رضی اللہ عنہ برفارس و محکوم بغداد فرمایا

کیا ابن عباس بصرہ کو جب
بنی ناچہ ایک قبیلہ جو تھا
تبعہ ادھر تین سو نوجوان
عقدہ تھا اونکا خواجہ کا سنا
جو آئی ہو مردم ہزدان سی
بزہار علی آئے تھی جعفر
و کتاج حکم حارث تہو سب
گستاخوں کو وہ ہکالتے ہی
چو یہ فرقہ حارث کا ساتھی ہوا
علی مرتضیٰ سے یہ اونے کہا
ہوا تجسوس مبین میں جو گناہ
و گرنہ تیرے یہ بھی پریشانی

پیر اشور کوفہ میں اور ایک عجب
قبیلو مین کوفہ کے ممتاز تھا
علی سے وہ کہتی ہو بصرہ
تھا حارث برا بہتر اوس قوم
وہ ہمراہ میں و سکی نہان ہو
بہاڑو مین وہ رہتی ہو منتشر
علی سے بدل کینہ رکھتی ہو سب
بغاوت کا کام اونکو سلا ہو
بغاوت کی تبت اوسو ڈالی ہو
کہ سن ای سرافراز اہل صفا
تو کراوس سے تو بہ حضور اللہ
کو رنگا میں ترکہ اویں کینہ ساز

کہا مرتضیٰ نے کہ اسے بے شعور
 اسی دیکھو اور کرور اور دین غور
 کی کسو حکمین او سب مقتدر
 کہا اوسنی میں جسے تفسیر میں
 کرو نکامین کل کے سب گفتگو
 یہ کہہ کر گیا اپنی گہر کو چلا
 ہوا دوسرا دن جب اہل مفا
 کہا اوسنی مارت کا سب باجرا
 علی نے بہت اسکی کی انتظار
 گیا ایک مرد اسکی تالاش میں
 سنا جا چہا وہ بیابان میں
 کہا ریا دین حص نے یا علی
 یہ ہو کر فراہم می اینگو شور
 جزا ونکی ہوا ونکو جاتے ندو
 شہ دین فرمان دیا زیاد کو
 زیاد حسب حکم شہ با صفا
 صدولست مردان جنگ آزما

کتاب خدا یہ رکھی ہے حصو
 کہ کس سے ہوا سر زدا و سد قصو
 کیا کہنے جمع یہ منتہ
 نہ عہدہ برا ہونگا شیر میں
 کہونگا سب ہی مدعا موبو
 علی کو ہوا فکرا و سکایا
 ہوئی حاضر درگہ مرتضیٰ
 کہ کل مجھے اسطورہ کہہ گیا
 نہ آیا ہوا سوس روز وہ تابکار
 بیابانیا اوسکا گہر خاص میں
 گئی اوسکو ساتھی کت تانہین
 نہ غافل رہا اوسنی ہرگز گہری
 تہدین ایک دن وہ دیکھا نیلے زور
 مبادا کرین سہ کشی سوسو
 تعاقب میں جا اوٹکی انی ناچو
 تعاقب میں اون سہ کشو کو گیا
 گئی ساتھ اوپکے پس اشتیا

کیا ایک منزل جا کر مقام
 کسی تین دن جب آو ومان گز
 کہ حارث کہنسا جابیا بان میں
 لکھا زیاد کو جابیا بان میں تو
 ولی او لاپند اور وعطسی
 ہوا ونگو گریند کچھ سودمند
 روانہ ہوا زیاد و با سمرٹان
 بہت اونکو و ہونڈا بیابان میں
 مدار میں جا کر اونہیں پایا
 رطائی پر آوہ پایا اونہیں
 نہ آئی نصیحت سیوہ راہ پر
 مقابل ہوئی زیاد کی خارجی
 دو جانب سے شیرازی ہوئی
 ملاوٹ تھوڑا اونہیں جنگ
 رُکی جنگ ہو گئی جب کہ شام
 پس از نصف شب حارث بگر
 بیمار راہ بسا و سنی ابو ارکا

خبر کی تجسس میں وہ نیکیا
 علی مرتضیٰ کو ملی یہ خبر
 وہ تہرا ہی جا کر کستان میں
 ہوا وین اشتیاسی ومان زچر
 ہدایت اونہیں کچھو ای نیکی
 اونہیں کچھو تلوار سوار وین
 خراج کی چھو تجسس کنان
 بصحر او دشت و کستان میں
 جو ایک گانو چوٹا سا تہا شام
 ہدایت کار شتہ و کہا یا اونہیں
 ہوا پند سے کچھ نہ اونکو اثر
 لڑی او سیکار مردانگی
 دلیرانہ ایک ترکتازی ہوئی
 ہوئی عصر سے جنگ کی ابتدا
 کیا دو نو لشکرے شب کو مقام
 بہر ای سمرٹان پر رشر
 ومان جانے تہرا معہ اشتیاسی

کیا بہاگ در ملک بہار میں
 کیا بہاگ جب حارث نامراد
 ہوا واپس اور بصرہ آچلا
 علی مرتضیٰ سرور دین کو
 شہ دین کو جب خبر یہ ہوئی
 اوہوں کو یل معقل قیس کو
 کہو اوسکے ہمراہ میں دہراز
 لکھا اسطرح ابن شعباس کو
 تو مردان کار آزمادس ہزار
 روانہ کراے نامحور و دتر
 کیا خالہ نامور کو روان
 شہ دین کو ایسی ملی پر خبر
 و نامکا جو عامل تھا سہل گزین
 علی نے لکھا ابن شعباس کو
 روانہ ہوا زیادیا مومنان
 کہستان ابوازمین آماج
 تو حارث کو یا بفر و شکوہ

نہ ہوا وہ میدان میں
 تو ہمراہ اہل یقین قسریاد
 لکھا حال حارث کے بیکار کا
 بزرگ و نکور سم و آئین کو
 کہ ابوازمین چار حارث شہی
 روانہ کیا سمت ابوازمین کو
 دلیران آمادہ کار زار
 کہ امیر عامل بصرہ فرخندہ
 بی یا مقل قیس نامراد
 تو اوسنے حکم شہ نامور
 ہمراہ بارہ ہزار ازبیلان
 کہ فارس میں پیدا ہوا شور
 نکالا گیا وہ ازان سہ زمین
 کہ فارس روانہ کروزیاد کو
 بسر کو بی یار سے سر کشان
 یل معقل قیس علی نسب
 بہت ساتھ میں اوسکی دیکھا کر

بہت مرد دیہات اہوا کے
 مقابل ہوا زیادہ کے وہ لعین
 ہوئے جملہ آوروہ دونو سیاہ
 حبیب ایک مرد نکو کا بھتیجا
 جدا ہو کر وہ قوم سے اپنی سب
 عقیدہ بدل اپنی وہ تو بہ کر
 وہ تھا اس لڑائی میں ہمراہ زیادہ
 غرض اوسنی حارث کو پہچان کر
 کیا نیرہ کا اوسکے سینہ پہ وار
 کیا تن سے ہراسے سر کو جدا
 کہا حالت جنگ میں یوں نکار
 خواجہ نے سن اوسکی آواز کو
 لڑائی سے وہ پہلے گئے موندہ ٹوڑ کر
 مسلمانوں کی اونکلی چہسا کیا
 جو بحیرہ حال دیکھ بیل زیادہ
 کہ جو کوئی تم میں چاہے ایمان
 جو تم سے دین پر ترسا و مرتد تمام

تھی ہمراہ جو اوسنی ہکا لڑکر
 مسلح بے پیکار از راہ کین
 لڑے سخت میدان میں کینہ خوا
 خواجہ کا ہم قوم وہ ہم کار تھا
 چلا آیا تھا نزد میر غریب
 ہوا دین میں داخل تھا وہ
 وہ حارث سے کہتا تھا بعض غلام
 ہوا اوس سے میدان میں کین
 سان کو کمر سے کیا اوسکے ہار
 سر کشتہ نیرہ کے اوپر رکھا
 لیا مینے حارث لعین کو ہمار
 کیا اپنی سے خالی میدان کو
 سب اسباب اپنا و بمان چور کر
 سر و نکو کیا اونکو تن سے جدا
 کہا ہا گتو نکو یہ آواز سے
 چلا آویسے غم کے یہاں
 چلے آئے جہان سے ملک خائف عام

| | |
|--|---|
| <p> نہ آیا خواجه بین سی کوئی مرد ہوا ز ما داسے فتح سے کامگار لیس از جنگ معقل گیا کوفہ کو گیارہ زیاد فارس کو بامومنان جو ہو فارسی از ضعیف و کبیر خراج اوسنے اوس ملک کسب کیا کیا عدل اور داد و دہشتیار گئے ہول سب عدل نوشین لکھا زیادنے سوئے میر عرب خراج ولایت بہون لے دیا یہاںکو ضعیف و کبیر اسے امیر ہوئی شاد اوس نامہ کو دیکھ لکھا زیاد کو مر جبا مر جبا رحمتی راضی خدا ہو جان سن آیتیں جو کہ تھا ماجرا </p> | <p> ہوئی قتل وہ سب بجانبرد چون خداوند پروردگار حضور امیر عرب نیکنو بہت کر کے یلغار ہو بچاومان ہوئی سب کے سب اوسکے فرمان پذیر نہ خونریزی خلق رکھے روا کہ شہرت ہوئی اوسکی دیار گیارہ زیاد نے ایسا انصاف کیا کہ تابع ہوئی فارسی میر سب نہ کوئی اطاعت سو باہر رہا سپہی آپکو جینگے فرمان پذیر امیر عرب سرور نامور ہوا کام چسے نمایان بڑا خدا خیر کی وی تجھی مستعان وہ اس داستانین لکھا سب </p> |
|--|---|

| | |
|--|---|
| <p> بولش کردن شامیان بر بلا و امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ و غارت کردن نشان اکثر بلاد را </p> | <p> بہر او نالیدن با جو سحر کمال میل معویہ کو بہ آیا خیال </p> |
|--|---|

بلا و علی کی اوپر جا بیا
 کہ مصروف ہووے علی رضی
 نہ عازم ہو تسخیر کا شام کی
 ارادہ تھا پہلے سو اسکا یہی
 سنا او سنو احوال جب زیادہ کا
 رکھا غم موقوف اوں سمت
 چرہ پہلے نعمان باد و نہار
 خیرہ پہلے عین النہر شہر کے
 شہزادے سے حضرت علی کو یہ کہ
 چلتی ہے سران سپہ کو کشتا
 بجا ہی خیرہ کو نعمان سے
 سران سپہ لشکر چپ ہو رہی
 خیرہ کو حاکم کا ملک تھا نام
 قلیل آدمی اوسکی ہمراہ تھی
 رہا ایک ہینتر تلک در حصار
 مدد کو فہ سے چپ نہ آئی وہا
 تہو ساتھ اوسکے سومر و کپڑو

کیا چاہی یورش اب بر ملا
 حفاظت میں بس ملک کی جا
 مقابل ہووے میرا وہ کہہ ہی
 کرے سمت فارح کے لشکر کشتی
 کہ فارس پہ جا کر مسلط ہوا
 دیا اور شہر و نہ لشکر چرما
 سواران آما وہ کارزار
 و کٹکا جو عامل تھا فرزندہ
 کہ کی چھپہ نعمان کے لشکر کشتی
 کو ہی جاتی تھم بین سے ہر و نہ
 وہاں اوسکو غالب وہ ہو نہ
 خیرہ کے جائیسے یکسوز ہی
 ولیر و جو امرو با احتشام
 نہ وہ لڑسکا گو نعمان سے
 اوسی فوج کو فہ کا تھا انتظار
 تو باہر ہو آقلعہ سے وہ جولا
 ہوا اگے نعمان سے وہ نہر جو

لڑا شام تک اوسے مردانہ جنگ
 جزیرہ میں ایک مرد دیندار تھا
 ایک اوسے مالک کی دروغا
 کہ شام شامل ہوئے آنکر
 مدد آگئی جبکہ مالک کی پاس
 وہ سچا بتعداد او نہیں شمار
 کیا معویہ پاس ہو کر فرار
 ازان بعد سفیان کو چہ ہزار
 اوسے پہچا بہت اور انہا پر
 تھا اس سرشمان کار و لعل علی
 تھی ہمراہ میں اسکی چہ سولہ
 جو باقی رہی تین سو مرد کار
 ہوا اکی سفیانے رز خواہ
 بہت داد مردانگی اوسدی
 ولی کثرت اعدا سی چارہ تھا
 ہو کر کشتہ میدان میں ہمارے
 امیر عرب کو یہ پہونچی خبر

نہ لایا وہ جاننا زمین کچھ رنگ
 اوسے ربط مالک سے لیا رہا
 پیچاس آدمی پہونچے جنگ زمانہ
 لڑائی میں مالک کو باک و فر
 تو نمان ہوا اپنی دلیلی و دلا
 گیار اٹکو وٹائے ہو کر فرار
 ہوا مالک اوس جنگ میں
 ولی معویہ نے دلا و سوار
 کہا جا تو اون شہر و نیر تاخت
 بہت بلند و بدل بس قوی
 گئی تین سو اوسے ہو کر فرار
 تو لیکر او نہیں سرش نامدار
 رکھا اپنی مردانگی کو نگاہ
 نہ میدا اسے خالی جگہ اپنی کی
 دی مردانہ جان اپنی جانی
 ہوا ملک سب غارت شامیان
 کہ کشتہ ہوا اس سرش نامدار

ہوا غارت انبار بیت تمام
 ہوئی سخت ریختہ شکر بحال
 ہوئی عازم بیت انبار کی
 کئی بار جو شکر کو فہ کو
 نہانا تھا شکر نے فرمان کو
 سران سپہ فی جو دیکھا یہ حال
 کیا عرض کی کہ ای شاہ دین
 یہ سب لشکر اور ہم ہیں فرمائیے
 تو سپہ دین قیس کو یا نہر
 روانہ کیا بیت انبار کو
 خبر سنتی ہی سپہ دین قیس کے
 غرض کر کو اوس ملک کا انتظام
 چلا آیا نزد شہر موستان
 ازان بعد عبد اللہ بن سعد
 سوئی باد یہ شام تیار
 وہاں آکر اموال صدقات کا
 شہ دین فی جب یہ پائی خبر

ہوئی غالب اوس ملک پر اہل
 بہ تنبیہ سفیان وہ خوش حال
 بذات خود آمادہ وہ نیا پر
 لکھی جاتے تھے جانب شام کو
 سپہ سے ہو ریختہ وہ نیک
 کہ جاتے ہیں تنہا شہ با کمال
 نہ جان آپ تنہائی رزم و کیر
 جی چاہو ہیجو وہاں ایامیر
 دلیران آمادہ کا دزار
 کہ نامو سے سفیان سے زخم
 گیا بہاگ سفیان طرف شام
 سپہ دار دین سعد فیروز کام
 ہوا داخل کو فہ با ہرمان
 چلا حسب فرمان کیل معویہ
 ہو پیر بیان سات سو کھنڈ
 وصول اوس علاقہ سے حکم
 شیب کو بال شکر کینہ و تر

| | |
|---|--|
| جو تعداد میں مرد تھے دو ہزار مسیح دلاور نے آ کر وہاں ہوا اولین تخت میں فتحیاب وہ میدان شہر ہاگے ہو کر تباہ گہنا قلعة میں جا کے بن مسجد تین چنڈا اور اسکی ہمراہ میں مسیح دی اگ اندر حصار | زوانہ کیا سوے تیما دیار کیا حملہ سخت بر شامیان رہی شامیوں کو نہ لڑن کی تاب لیا شام کا اپنی درپیش راہ وہ سردار او بکر مل یک تنہ چہا اپنی جانین گہنسی قلعت میں جلا اوسین بن مسجد خام |
|---|--|

| | |
|---|---|
| تاخشن جھاک بر بادید عرب خراب کردن وفارت کردن حجاج را و محروم ماندن اکثر مسلمانان حج آن سال | تاخشن جھاک بر بادید عرب خراب کردن وفارت کردن حجاج را و محروم ماندن اکثر مسلمانان حج آن سال |
|---|---|

| | |
|--|--|
| ہوا سال جب دم قریب اختتام تو تیار کی معویہ نے سیاہ کیا اوسکا سردار جھاک کو عرب کی تو صحرا میں جا کر یہ کام او نہیں کر دی ویران کر چاہند عرب جو ملی منزل راہ میں نہ حجاج کو مکہ جانے دی تو نہاؤ تم اس سال بیت الحرام | قریب آمدن حج بیت الحرام ہی جمین ہزاروں بلا کینہ کہا اوسکو اسی مرد پر خاش جو جو میں منزل میں بادید کی تمام محاط کو صحرائی ہو چکا گزند اوسو قتل کر ڈال دی راہ میں یہ کہہ اوسکو کہ اسی مرد کو کہ مکہ میں کوئی نہیں ہوا مگر |
|--|--|

کرو گج اب کے ہمراہ تم
 چلا اگر ضحاک لیکر سپاہ
 مقام و منازل کو ویران کیا
 کنوین راہ کی کر دو بند ب
 کیا ثعلبہ کو بھی ویران تمام
 شدہ دین کو جب ملی یہ خیر
 حجر کو کیا اوسکی جانب روا
 حجر نے ہو کی تاخت ضحاک پر
 نہ لایا وہ تپاب نہ و حجر
 سہ فرسخ حجر نے تعاقب کیا
 خراسانیان حج سے اس لگی
 ہو بہا گاتھا ضحاک پکا دسی
 نہ کھجائیش وقت تھی استدر
 ہزاروں مسلمان حج کو سال
 قریب آیا جب حج بیت الحرام
 زید ابن صخرہ کو بہر حجاز
 دیا حکم یون اوسکو جا مکہ تو

یہ بہتر ہو گہر کو بھی پہر جاو تم
 عرب کا کیا آ کے مسدود راہ
 محافظ کو صحر کے بیجان کیا
 ہزاروں کو قتل بل عرب
 لیا لوٹ حجاج کو لا کلام
 کہ ضحاک کرتا ہو ظلم و شر
 بہر ایسی چار ہزار از یلان
 کیا اوسکی لشکر کو زیر و سر
 طرف شام کی بہا گا وہ کینہ
 ہزاروں کو کشتہ و خستہ کیا
 بلا بہر و مجرم کیسہ رہی
 کئی روز باقی رہی حج کو پو
 کہ حج سے ہوں حجاج پہر بہر
 رہی حج سے مجرم فی قبل قتال
 کیا معویہ نے متقرر امامز
 بہت اوسکو لشکر دیا کینہ
 امامت و مانگی لڑائی نیک جو

اگر اسب مسلمانوں کو چھ تمام
 وہ آیا غرض لیکر مکہ سپاہ
 دیا اوسے حجاج کو یہ پیام
 کروا کر بیعت میری مانتہ پر
 کرو معویہ کی اطاعت قبول
 قثم ابن عباس جو تھا امیر
 کہا اوسے میں ہو ہانکا امام
 تو نہ ہو کون اور کسا پہچا تو
 بڑا او نہیں تکرار باہم وہاں
 دو جانب ہوئے لشکر آراستہ
 ہوئی حج مکہ کے سردار
 میرید و قثم کو لڑائی سے باز
 دیار و کلا و سلال کی حج سے ہی
 نہ خونری خلق مکہ میں ہو
 کیا شیبہ ابن عثمان کو
 کیا اوسکی ہمراہ حج کو ادا
 رہا شک کہ وہ سال پورا ہوا

لی بیعت وہاں سے از خاص
 برون شہر اوسے کیا خیمہ گاہ
 میں آیا ہوں ہو کر تہار الامام
 کمری حج میری ساتھ ہر ایک
 کہ ہو تمکو انعام بجد وصول
 تہی مکہ میں سب اوسکو فرمان تہ
 علی کی طرف سے ہر خاص عام
 جو دعوی امامت کا کرتا ہے تو
 ہوئی مستعد جنگ پر ہر دو
 بصرہ کی مکہ صف آراستہ
 ہم اطراف مکہ کے اہل عرب
 اونہو کے رکھتا ہوں کینہ ساز
 اونہیں کہ حرمت رہی کعبہ کی
 نگہ رہا بس عظمت کعبہ کو
 عرب نے امام اپنا قہر خذہ خو
 مناسک کو ارکان لا بجا
 ہوئی سال چالیس کی ابتدا

ناختمین بشر حجاز و مدینہ مکہ و مریہ و بحر بیعت کردن اہل عرب را

| | |
|---|--|
| <p> کہ جس سال میں سرور مومنان بلند آفتاب ہدی تا بناک امام زمان بر تیر از کیسا بہار گلستان خود و عطا جوانمرد مروان حسالی ہم روائی سرور و ج پاک تہول شہید ہو کے پہونچو بجلد ہر میل محویہ بنے یہ فرمان دیا سپہ لیکو تو سمت مکہ کو جا حجاز و مدینہ کو یہی تسخیر کر او بہین سب کو کر میر و ناپذیر و مان کرد تو قایم حکومت میر سواران پر خاشاک جو مرد کا ہوا او سے گوی نہ و مان کینہ خوا کٹر اہو کے منبر یہ کہنے لگا کرو معویہ سے کچھ سحر کشی </p> | <p> ہوا ابتدا سن چو پالیستوان علی مرتضی شیرزدان پاک محب خدا سرور باقیست چرخ شبستان صدق صفا نگہدار دیوان عدل و کرم در شہر علم محمد رسول ز تیغ جفا ابن الجہم لعین ہوئی جبکہ سال کی ابتدا بشر کو کہ اے مرد جنگ آزما مدینہ کو اور مکہ کو فتح کر و مانگو بہین جتنو صغیر و کبیر کراستے او سجا میں بیعت میر بشر لیکے ہمراہ میں تین ہزار مدینہ میں آیا وہ لیسکر سپاہ لیا شہزلی جنگ و پیکار دلا کرو ماتم پر میری بیعت سہی </p> |
|---|--|

جو پیر میری حکم سے سرکوی
 ہو گیا تہہ پراوسکو بیت بہی
 گویا ہاگ وہ منتشر سو بسوہ
 جہا جاسکے جابرین نامور
 گرا اُمّ سلمہ نے جابر سیون
 بچا قتل سے جملہ انصار کو
 ابھی جاگو بیت کو کر اختیار
 انصاریان آن مادر مؤمنان
 جو ہاگو تھے انصار علی نثار
 بشر نے کیا قتل اوسکو ثاب
 پس از بیت جابر نامور
 مدینہ میں نایب کر اپنا مقدر
 کیا آگے مکہ میں ہی وہ ہر کام
 قثم بن عباس دیکھہ اوسکا حال
 ابو موسیٰ ہی چپ گیا ہاگ کر
 تو اوسنی بکڑواں گایا اوسی
 تو کوسا سطر پرتا ہی ہاگ گتا

چھوڑو نگاہیں اوسکو زنگہی
 پرا انصار میں نہ آیا کوئی
 وہ گوشہ میں بیٹھ جہا جان کو
 اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ کی گھر
 گرا تہہ پرا صاحب کو قتل کیون
 مدینہ کی ہر ایک دیندار کو
 بچا قتل سے خلق پروردگار
 کری جگہ جابر نے بیت ومان
 ملا اوسین سیو کوئی پاک زاد
 جلا کر کیا اوسکو گھر کو خراب
 مدینہ سے مکہ میں آیا بشر
 میل بوہریر کو وہ کیسہ ور
 کیا سب کو بیت بجز تمام
 چہرے ایک گوشہ میں خوشحال
 بشر کو ملی جبکہ اوسکی خبر
 کہا اوس سے اسی مرد فرخندہ
 سب حکام و عمال سے یہ بتا

کہا ہوا گتا ہونین از خوف جان
 بجہ اوس سلی بیعت معونیا
 کہ صواب پیغمبری کو کہو
 تو دیتا ہونین چہ کو جان سران
 چونکہ میں بیعت سی فاع ہوا
 علی کو بشر کی ملی جو خبر
 روانہ مدینہ کی جانب کیا
 گیا پہاگ وہ سنے عارت کا حال
 مدینہ میں آیا جو عارت جوان
 جو ہا گتم انصار از خوف جان
 مجازی و ملی و مدنی تمام

میں گوشتہ میں دیتا ہون نکو
 کہا چہ کو فرمان ایسا ہوا
 نہ ہزار کیچو کہین قتل تو
 تو ہو مطلق مت کر اب خوف جا
 بشر ہر میں کو روانہ ہوا
 تو عارت کو بات کر پر طغر
 بشر کا مدینہ میں نایب جو تھا
 چہا جا کو در دستہا و جمال
 ہو کر اسکی محکوم خورد و کلام
 مدینہ میں آئی وہ پلے امان
 ہو کر تاج عارت سکینام

آزودہ شدن امیر المومنین از قتل و عارت اہل عرب حجاج و ہدایت
 فرستادن بمعویہ و صلح و بیعت کردن بمعویہ از امیر المومنین رضی اللہ

جو عثمان کے شام کو جا بجا
 ہزاروں ہو کر قتل مل یقین
 علی کو ہوا سخت اس سوطان
 کیا آخرش ایک نامہ روان

افسا و ایک عالم میں بر مالیا
 ہو بن عارت اموال و رز رز
 مسلمانو سپر و کو وہ خوشنما
 سو کو معویہ حاکم شامیان

بچہ مضمون دس نامی کا تھا
 ز سوے علی سبہ کبریا
 سلام علیک و براہ یقین
 مین تشریف کرتا ہوں اللہ کی
 بہن کوئی معبود او سکو سوا
 محمد رسول خدا پرورد
 بس اب جان امی عامل شام تو
 صحابی پیغمبر کا کیا تو نہیں
 نہیں دیکھی کیا تو فی امیر
 کیا کام کیا تو بے اختیار
 کیا تیری حال نے صابجا
 لیا لوٹ حجاج و غربا کو ب
 دمی ساری انصار کی گھر بلا
 نہ ناسک سی جی کی رہ کینہی
 کیا خلق پر غم ہے انتہا
 ذرا اب تو ذرا اس خدا پاک سی
 مکر اہل اسلام پر اب ستم

سرنامہ پر لکھا نام خدا
 سوئی عامل شام آن بچہ
 جو ہمراہ تیری مین از مومنین
 جو سی ایک جس کا نہ ساتھی کوئی
 ہمیشہ کو او سکو سوا سے بقا
 مین ہجرت شورش و انہر و
 کہ حال مین تہا نکو نام تو
 لڑا راہ مین حق کی کیا تو نہیں
 دھچشم رسول خدا سی جان
 کہ سی تجھی مخلوق زار و نزار
 مسلمانو نکو قتل پس بے خطا
 دی جان سی مار نہرا و عرب
 دیار وک حجاج کو برلا
 رکھا باز او اس رسم ویرنی سی
 غریب و نکو لوٹا جو بجا بجا
 فرازندہ ہفت افلاک سے
 رہ راست سی رکھ نہ بابت قلم

کہ انصاف اس ظلم سے باز آ
 قیامت کو دیکھو گیا بہول کیا
 بروز جزا جب کہ پروردگار
 دینی عالمین اعمال نامہ تمام
 تلیں جس کے اعمال میزان میں
 ہر ایک کے حساب اور اس کی اعمال کا
 تو اس وقت کیا موند کہا و لگا تو
 ہوا اعمال کا جبکہ جسے حساب
 درویش ہے اب تلگہ نو کہلا
 خطا پر تو اپنی ہواب شرمسار
 طلب مغفرت کر گناہوں سے تو
 نہیں جانتا ہو نہیں اس بات کو
 ہوں ناحق میں قتل اہل یقین
 مسلمانوں کی گھر جلیں آگ سے
 غرض تیری لشکر کشی سے ہی کیا
 اگر تجھ کو کینہ میری سات ہے
 کہ تنہا ہو تو مجھے بیکار جو
 دیا قتل کر تو نے مجھ کو اگر

مسلمانوں کو اس قدر مست سستا
 جو کرتا ہے باری پر رسم خفا
 کہ یہ ہے اعمال کی ایک شمار
 ہر ایک شخص کے ہاتھ میں لا کلام
 جیسا حال ظاہر ہوا ایک آن میں
 خداوند قہار سے ہر ملا
 خداوند قہار و جبار کو
 تو کیا دیکھا اس وقت حق کو جواب
 ہوا جب کہ مسدود پیر ہو گیا
 بدرگاہ یزدان لہذا انکسار
 کہ ہو پاک ان سب جناؤں سے تو
 کہ باری بڑی رسم ہیا د ہو
 فساد ہر طرف پہیلی ہر عالمین
 پیرین حاجی لشکر کے بس رہے
 تجھے صاف لکھہ اپنا سب و عا
 تو یہ ایک آسان تر بات ہے
 جریدہ ہے میں تجھے ہوں نہ جو
 تیرا مسدود حال ہو اس روبر

خلافت کے غارت و ظلم سے
 ترک کی دونوں جانب سے بیکار کہیں
 تو لکھہ صاف مجھ کو بطور زنگو
 تو اس شرط سے مجھ کو آگاہ کر
 پذیر اگر دن اس کو میں باخوشی
 لڑے تو اگر مجھ سے میں ہی لڑوں
 میرے پاس موجود ہے ذوالفقار
 میں غاری نہیں دو تو آئناک سے
 مجھ سے بھی لکھ کر بھی واسطی
 اوٹھا کاتب دیکھو اسکی مضمون کو
 ہوا بند کادل میں پیدا اثر
 بدرگاہ سبحان ہو کر تجھ سے
 رہ راست پر آیا وہ نیک نام
 کیا دور سب اپنے دل سے غبار
 سر نامہ تہی کے جو خدا

اگر میں میدان میں مارا بجھے
 بچپن قتل سے جملہ اہل یقین
 اگر صلح کی ہو تیری آرزو
 کوئی صلح میں شرط ہو دی اگر
 جو منظور ہو نیکی قابل ہو نئی
 اگر تو کرے صلح میں ہی کروں
 تیری پاس گریخ ہے آباد
 جو کہتا ہے تو صلح اور جنگ سے
 جو کہ مجھ کو منظور کرنا ہو کام
 پٹ نامہ میرے عجب اس نام کو
 ہدایت کا راہ اس کو آیا نظر
 خطا پر ہوا اپنی بس منفعیل
 گناہوں کی اپنے توبہ تمام
 علی سے ہوا صلح کا خواہگار
 لکھا پانچ نامہ مرتضیٰ

نامہ امیر معویہ بنام امیر المومنین

بسم اللہ علی سرور باجنا

یہ مضمون ہے نامہ معویہ یا

سلام علیک ای امیر عرب
 بهر ایسان تو از مومنین
 مین کرتا بهون اب محمد پروردگار
 فرزند که هفت چرخ برین
 خرد بخش بهر عاقل و بهر شیار
 پذیرنده توبه نه بد بین
 منور کن چهره مهر و با
 و می بی سزاوار حمد و ثنا
 سوا او سگو معبود کوی نهین
 هزاران در فدو هزاران سلام
 سحر دلی بهیچایون مدام
 تیر نامه ای سرور با صفا
 یثرائیلی یابی هدایت تمام
 خطا و نسیب اپنی مادم هوا
 مین کرتا بهون توبه نصوحه خدا
 چو پوچا بهی تونه میری غم کو
 بهنه می آرزو میری ای نیک پی

بقوم بزرگ و گرامی نسب
 لصد مرجا و لصد آفرین
 بزرگی و و الحمد نامدار
 بر آرنده سبزه از زمین
 روشن شین فلک انجم گذار
 فرزند که قلب اهل یقین
 نگذار مردم زد و پوستیام
 شریک او سکا کوی نهین و
 بغیر او سکه مسجود کوی نهین
 بروح محمد علیه السلام
 بهت رحمتین او سپه هر چه تمام
 هدایت سی جوی سراسر بهر
 مضامین سزا و سکا ای نیک نام
 جاب خدا این لصد التوا
 کر و عتوب محبت سهر و خطا
 که لشکر کشی سیه کیا آرزو
 که به شام کاهک باقی رخصی

نصفین اور قبضہ میں سیکر
 ہر ایک جابو کی مینو شکر کشی
 کہ تو اپنی مسرت و فہو کام میں
 دماغت کرے شہر و نکی تو
 بہر صبح کرنا تو منظور ہے
 وہ پشتر ہر ایمل باصفی
 رھی مینو قبضہ میں بہر ہدام
 ندون و خاں ہر تیری شہر و نکی
 تو بہر شہر منظور ہو و کج
 تیسری پانچ پر آگے بیعت کروں
 او و ہر سو تو اسے سرور سلین
 و مان مل کہ ہم تم میں ہواشی
 نہ آگے کو تکرار باہم رمی
 ہو ہو صلح منظور ای نیکنام
 پیرا مرتضیٰ و جب اوس نامہ کو
 جریدہ وہ آئی بموصل زمین
 ہوا حاضر خدمت مرتضیٰ

تیسری تاخت سوسب بچا ہی رہے
 تو اوس سو غرضیں سکر موی ہی
 نہ آگے ہی سز میں شام میں
 بہر ہجستہ اگر کے پرخاش جو
 ولی ایک شرط او سب میں ہوتا
 کہ یہ ملک سب مصر اور شام
 ندی و خل تو او سین ای نیکنام
 تیسری قبضہ و ملک میں سب ہیں
 تو کراہو بین صلح ای نیکنام
 جریدہ میں موصل زمین میں ملے
 چلا آجریہ بموصل زمین
 حلین دو نو ہم تم رہے راستی
 ہمیشہ کو بس صلح قائم رہے
 تو کراختیار اسکو سب میں ہوا
 پذیر کیا صلح اور شرط کو
 مل مقیم ہی جریدہ وہ ہیں
 بعد عجز تسلیم لایا بجا

مٹے دولہ اگر بہم سینہ ہو
کمری بیت مرفعی اختیار
رکھا عامل شام اوسی برقرار
ازان بعد وہ دولہ گردن تراز
چلا آئے کوفہ میں شیر خندا
نہ پر دولہ باہم ہوئے جنگ جو
ہوئی تاخت تاراج ہو قوف سب

بدوق دلی دولہ بے کینہ ہو
بل موٹیئے پس از روزگار
ہمیشہ کو ہر مصر و شام دیار
پہری اپنے دارالامارت کو باز
بل موٹیئے شام آیا چلا
چلے دولہ جانب رہو مسلح کو
بچے قتل سے حملہ اہل عرب

تا حقن شہر میں قتل کر دلتش انبای صغیر سن عبد اللہ ابن عباس را

ابہ الیہ کا بیان مختصر +
کہ مکہ سے وہ جب یمن میں گیا
گیا بہاگ سنگہ شہر کی خبر
سپر دایک شہر بان کی کر گیا
یمن میں شہر جبکہ داخل ہوا
لیا اپنے قبضہ میں شہر یمن
تجسس میں پہر ابن عباس کے
کہ لاؤ دوست سے اوسکے اولاد کو
یمن میں ملا جہت نہ اوسکا پتا

لکھا راویوں نے ہے اسطورہ
وہ ابن عباس عامل جو تھا
جو بیٹی تھی دواؤ کی لخت جگر
یمن چوڑ کر بہاگ باہر گیا
کیسی قتل مردم بہت جا بجا
رہا دو پہر اوسمیں شہر یمن
ہوا وہ مینادی کہ اوسنے دی
بہلائی اگر چاہتے اپنی ہو
تشد سب اہل یمن پر کیا

| | |
|--|--|
| <p>کہا کہ زمین سے کیا بہاگ کر پکڑ کر میرے پاس لاؤ اور نہیں بنا چار لایا اور نہیں ساربان یہ لڑکی میں سن میں نہایت صغیر نہ آیا اسے رحم اطفال پر بشر پر میں رہا حکمران شہید ہو چکی حبیب علی مرتضیٰ کیا متوہ پاس وہ شام کو اسے سال میں سرور و مومنان ہو چکی محبت ناراض وہ نامور</p> | <p>تو بیٹی میں دو اوبے کھت جگر اس وقت بچہ کو دکھاؤ اور نہیں با کیا عرض اسے سرور کا مران نظر رحم کی انہ رکھتا ہے امیر کراچی جدار تیغ سے اونکی سر کئی ماہ تک شہر میں کامران امام حسن ہو گئے اونکی جا رہا ملک میں اوسکی وہ کینہ جو بل ابن عباس سے بیگمان کیا جو کہ لغو میں اوسنے عذر</p> |
|--|--|

| | |
|--|--|
| <p>ناراض شدن امیر المومنین رضی اللہ عنہ از عبد اللہ ابن عباس سبب اونکی ناراضی کا یہ ہوا ابو الاسود د یلمی نامور کہ بامرتضیٰ سرور و مومنان خزانہ میں اسلام کے ہاتھ دل خیانت سی بس ابن عباس کے لکھا ایک فرمان تہدید کا</p> | <p>علی کا خلیفہ جو بصرہ میں تھا علی کو لکھا اسنے اسطورہ خیانت کی عبد اللہ نے بس ابن لیا اوسنے اوسین نے کچھ نکال ہوئی خشگیں سخت مولیٰ سے سراسر ہدایت سی اوسکو بہرا</p> |
|--|--|

سوئی ابن عباسؓ پر جاوسی
 تھی بطلہ نامہ کی عنوان پر
 یہ نامہ رسوے غلی مرتضیٰ
 سوئی عامل بصرہ مرد گزین
 جو ہمراہ ہیں اوسکی اہل صفا
 میں کرتا ہوں تعریف اللہ کی
 نہیں کوئی معبود اوسکے سوا
 ہدایت کری جسکو چاہی وہی
 نہیں اوسکا کوئی شریک بہیم
 درود و سلام اور نیراز و نین
 بصدہ رجا پہنچا ہوں مدام
 بس اب بان اسی عامل بصرہ
 خزانہ سی اسلام کو تو نے زر
 کیا پھول کیا تو خدا پاک کو
 قیامت جب ہو تجھے حساب
 بس اب در خداوند قہار سی
 کہ اب تو بہ در گاہ نیر و آیین تو

یہ مضمون تھا اوسکا ازبک پر
 تھا بعد اوسکے مضمون اسبطور
 جو بیگا امیر اہل اسلام کا
 سلام علیک و برآن مومنین
 ہدایت پہ حق او نکو سر کی سدا
 نہیں مثل جسکے جہان میں تی
 نہیں کوئی مقصود اسکے سوا
 ضلالت ہی دی جسکو چاہی
 کہ مزیذات اوسکی غفور و رحیم
 بروج محمدؐ پر سولہ میں
 بصدہ ولی روز شب صبح و شام
 کری تو فریون ہی خیانت و شر
 کالاحی کیون ماتہ کو ڈال کر
 بلند سی در ہفت افلاک کو
 خدا کو تو کیا دیگا اسکا جواب
 یلیم و توانا و جبار سے
 ہونے کا یہ مذہب ترس و

خزانہ میں تھا جقدر مال و زر
 لیا ہو جو کچھ تو نے اوس نکال
 کر لیا جو اسل مرین کو تہی
 مناسبہ تھیکو ایسے نامور
 بہت اسپین کید تو جان لے
 لکھی کی موافق عمل اور کام
 شیر عالم بصرہ نے نامہ جب
 کیا اوس بصرہ سے غم فرار
 لکھا مرتضیٰ کو کہ اسی شاہ دین
 جسے چاہو حاکم مقرر کرو
 میں جہاں تاسوں یہاں کسی اور جا
 سو مرتضیٰ کر یہ نامہ روان
 خزانہ سے جو زر لیا تھا نکال
 قریشی کو کہیں مرد او سکے پاس
 چل جائیسی اوسکے سالار دین
 علی کو اسی سال میں جوڑ کر
 کیا شام میں معویہ کو قرین

حساب او سکا سمجھا مجھے سہر سہر
 اوس ناٹھ سولہ اوسین ہی ال
 تو میں تھیکو دو گنا سترائیں ہی
 کہ کر دی تو پورا خزانہ کا زر
 امانت دیات کو پہچان لی
 تو کر اختیار او سکولہ فی السلام
 اوڑی ہوش اسکی تو کیکشت
 لی طبع مال و زر آبادار
 حکومت میں بصرہ کی کرنا نہیں
 میری جا پہ ایسے روز نیک خو
 بھو ہر جگہ رزق دیکھا خدا
 گیا بصرہ سے سو کھ و دوان
 گیا لیکے ہمراہ اپنے وہ مال
 زر و مال سے ناہون ناٹھ
 ہو کر دین بس سخت اندوہ
 عقیل ابن بطالب نامور
 ہو مرتضیٰ اوسکے اوڈ دین

ہوئی آبدیدہ غلے نامور
 بہت صدی اس سکن اندر ہو
 یہاں تک کہ اونکو شہادت ہو
 مہینا ہمار رمضان اس سال کا
 کہ مجروح ہو تیغ بید اوسی
 پلاساقیا وہ سعادت کا جام
 جس کی بکری نین شادمانی کروں

کہ پھائی بھی چھو گنا چھوڑ کر
 شہ دین کو جو ہوئی پڑی بہ
 اسی سال میں سعادت ہوئی
 تھا تاریخ سترہ کا جو ابتدا
 اوسی روز جنت میں وہ جا
 کہ جس سے شہادت پہ ہو اقتدا
 پس مرگ ہی زندگانی کروں

ذکر شہادت امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب کرم اللہ
 وجہہ از دست عبدالرحمن بن ملجم لعین

عرب کو جو تھی عاقل ہوشیار
 رقم کرتی یوں بصدق مثال
 کہ تھا ابتدا سال چالیس کا
 یہو تین آدمی سنگدل تند خو
 تھا اونہیں سے ایک بن ملجم لعین
 وہ تھا شامل قتل عثمان غنی
 مبارک بن عبداللہ تھا دوسرا
 یہ تینوں شقی بیٹھی تھو ایک

موج پیا یوں سوا سح نگار
 علی مرتضیٰ کی شہادت کا حال
 خواج نے با سم کیا مشورہ
 پہر خودین سے خارجی ترش ہو
 وہ تھا مصر کا اصل بن یقین
 خواج میں پہر آگیا تھا شقی
 تھا عمر ابن ابی بکر جو تیسرا
 درون مسجد کو فہ دلفروز

بطاہر تھو وہ شامل مسلمان
 وہ آپس میں پو کر رہے تھو کلام
 خدا پاک کا حکم ہے سرسبز
 جو شامل تہو جہین میں مومنین
 ہو سب وہ گمراہ دین ہری
 بہت سخت باتیں علی کو کہین
 وہ جنگ نہروان کو کر کیا
 لگو کہی یون کاشل وس جنگ
 تو کر دی مدد اپنی اخوان کی
 بدل کرتے کوشش لاتی درنگ
 کہ مونیہ پہر جاتی سب اوسکی
 کہا ابن لخم نے اے بہا پیو
 تو قتل علی مونیہ عمر عاص
 اگر قتل ہو جائیں تینوں امیر
 بہت سہل تر ہو سکی یہ کام
 کروں ایسی تدبیر اسان تر
 جلدی ہو جو تینوں امیر و نکر

مسلمانوں سے کہتی تھو دین کین
 نہیں کوئی عینا میں ہوا اب امام
 نہیں قابل حکم کوئی بشر
 ہو کر خارج اسلام ہو بالیقین
 سیاہ تیاغین سے سب گہری
 کہ آسکتی تھو برین وہ نہیں
 بہت روی تینوں شقی نامر
 اگر مونا کچھ قبا لو حاصل ہن
 حفاظت میں اونکی زر و جانی
 علی کو مقابل ہو کرتی وہ جنگ
 بحال پریشان و زار و تباہ
 اگر دو تو تم متفق مجھے ہو
 باسانی ہو سکتا ہو وقت خاص
 تو عالم ہمارا ہو فرمان پذیر
 میری راہی پر گر چلو تم تمام
 اوڑھیں جسے تینوں امیر و نکر
 تو ہم اس جہانین بفتح و غضر

ہر ایک ملک پر حکمرانی کرین
 کرین جاری عالم میں حکم خدا
 پہرین جو قرآن اور دین
 منافق جو بین مسلمین بینان
 وہ بولہ دہ کیا ایسی تدبیر سے
 کہا جس یہ تدبیر اے بہا یو
 کہ تنہا یہ تینوں امیران کر
 مساجد کی محراب میں جو دم
 وہی وقت تینوں کی ہر قتل کا
 بیان ہر قتل علی مرتضیٰ
 چلا جائیو تم میں سے ایک شام کو
 سوئے مصر جاو چلا دو سرا
 کرین ایک تاریخ میں تینوں کار
 جو کوفہ سے بین مصر اور شام دو
 ہو اس کام کی ایک مدت مقرر
 ہر مدت کا تحمینہ رمضان کا
 تاریخ بسترہ تاہ صیام

بعیش و طرب زندگانی کرین
 رہ راست پر آوی خلق خدا
 الگ ہو گئے رسم و آیین سے
 مٹو سب کا عالم نام میں نام و نشان
 کہ جس سے ہوں مقصود محال ہے
 اوسے دلی تم غور کر کے سنو
 نماز اپنی پرستی میں وقت سحر
 امامت وہ کرتے ہیں ہر خاص
 سراونگی باسانی ہو دین علی
 میں کافی ہوں تنہا کروں ہر
 کرے قتل وہ عاقل شام کو
 کرے عمر بن عاص کا سر جدا
 کہ تینوں امیر و کالین سراونما
 بہت منبر ہوں بھر کا ہی عبور
 کہ تم دو نو جا پہنچو اسجا پر
 پہنچ جاؤ گے تم و مان بر ملا
 پوشیت شمر تم کرو مان یہ کام

یہاں میں کروں کام ایسا بتر
 وہ بولے یہ تدبیر ہے خوشتر
 کیا ہم نے منظور اس کام کو
 یہ کہکر ہو مستعد قتل پر
 دوسری تلوار ونگو آب ہی کر
 مبارک روانہ ہوا شام کو
 ریا کو فہ میں ابن مخم عین
 مہینا ہوا جب کہ رمضان کا
 بادل مستعد اپنی اس کام پر
 شہب ہفت کو وہ رمضان کی
 کیا حملہ تینوں نے وقت بحر
 کیا نبعویہ پر مبارک کے وار
 مسلمانوں نے دیکھ یہ یلہرا
 اوٹھا غافل شام مجروح کو
 دیا داغ بوی کا اوسں خم کو
 مبارک کو پہر بویہ پاس لا
 کہ بامعویہ نے کہ اسی مردہ نام

علی مرتضیٰ کا اوتار وین
 پسند آئی بکویہ اسے بامور
 ابھی جانے ہیں مصر اور شام کو
 اسی کام پر باندھی اپنی کر
 اوسیدم ہر کے غصہ و تہر
 گیا مصر کو عمر پر خاشخ جو
 پے قتل شاہنشہ مومنین
 ہوئی تینوں کی خاشخ پر فضا
 شقاوت بغاوت پہ باندھی
 مساجد میں چپ بیٹھ تینوں کی
 امیر و نہ تینوں ہو پر خاشخ
 بجا سہرولی گدرا بازو کی بار
 گرفتار او جکوا اوسمیدم کیا
 محل کی طرف لیگے چارہ ہر
 اثر ہر کا وقع تا اوسں سو
 کیا ساہنہی دست بستہ کھرا
 کیا حکم سی کیلے تو نے یہ کام

کہا تین ہم مرد ہیں کینہ ور
 کرین قتل تینوں امیر و ملک ہم
 کیا مینر تجھے یہاں پر یہ کار
 کیا ہوگا اوس دو سکر یہ کام
 رہا کو نہ میں تیسرا جو کہ تن
 بل معویہ نے یہ فرمان دیا
 مبارک ہوا قتل نا کام ہو
 بچا زخم اور قتل سے عمر قائل
 ہوا اوسکو تہا درد قویح کا
 امانت کو جو خارجہ آیا تھا
 جو تھا عمر قائل وہ پکڑا گیا
 اوس لای بن عاص کے سامنے
 کیا تو کیوں قتل میں مرد کو
 تجھ کو قتل کر نیو آیا تھا میں
 سمجھ کر میں مسجد میں تجھ کو امام
 ہوا قتل یہ دو میرا شیر ج
 دیا حکم بن عاص نے قتل کا

ہوا مشورہ ہم میں با یکدگر
 بوقت سحر اگدن ایک دم
 گیا میرا افسوس خالی ہوا
 بل عمر سے مصر میں لا کلام
 علی پر ہوا ہوگا شہ شہ زرن
 کرو اسکے تن سے سرا سکا جدا
 صحت ہو گئی عامل شام کو
 نہ آیا وہ اوس روز مسجد میں
 تو اوسکا نہ مسجد میں آنا ہوا
 وہ بن عاص کی جایہ مارا گیا
 جو مضبوط رہیو نہی جکڑا گیا
 کہا اوس سے یون عمر بن عاص
 کہا میں ہو قائل تیرا کینہ جو
 عہ تلوار زہر آب لایا تھا میں
 کیا وار لیکن نہ برآیا کام
 میری ہاتھ سے چیف تو بچ رہا
 اوس مصر میں وہ بھی مارا گیا

راتیسرا ابن بلجسم بعین
 بنی کیندہ نام ایک محلہ کا تھا
 اوسمین تھا ایک ابن بلجسم کا گھر
 خواجه تھے ہمسایہ اوسکی بہوی
 سبب شمنی کا تھا اونکو بھی
 جنگ نہروان تھی ماری گئی
 جیسی ایک غورت اونہیں نہا حید
 تھی مشہور قحطام کو نام سے
 ہو سو قتل ہوا اوسکی کینہ کو مر
 بتعدا و بارہ جوان خارجی
 علی سہوہر کہتی تھی نفس و عناد
 ہوا ابن بلجسم کے دل پر اثر
 ہوا اوس سہوہر عقد کا خوا
 کہا میرا کابین جو کوئی دی
 جو کوئی درم چھکود بی تین ہزار
 علی مرتضیٰ کابھی لاو سہوہر
 کراونین عقد اپنا اوس ضرور

جو گو فہ کے اندر رہتا جانشین
 خواجه کا گو فہ کو مسکن وہ تھا
 وہ تھا دشمن جان علی نامور
 علی سہوہر کہتی تھی سبب شمنی
 کہ اوہیں جو سیکڑون اونہی
 بحکم علی سہوہر دین کے
 گل اندام و بین بروہہ حید
 وہ قحطامہ کینہ و رزشت لے
 جو مردانگی میں وہ اپنی فہر
 جنگ نہروان بحکم علی
 خرافات سوا اونکو کرتی تھی یاد
 محبت کا قحطام کی بنیاد
 تو کی زن نو کابین میں شہر کار
 وہی واصل ہی بہرہ ور ہو میری
 غلام اور کنیرک جو ہون ہزار
 بجا لاوے چارون ہی شہر کار
 و گرنہ رہون عقد سہوہر دور

کیا ابن لہجہ نے منظور سب
 با آسانی کر سکتا ہو نہیں ادا
 کہا اوسو ای مڑ جنگ آڑ ما
 کہا چپ کی پٹھو نگا میں راٹکو
 علی آئیگا جب بوقت سحر
 اندر سپین میں کھڑا لوگ مار
 تیری پاس پہرا و سکو لاو گیا
 کہا اوس سے تمھارے اچوان
 براوگی اس سے تیری آرزو
 معاون ہی لو اپنی دو مرد تو
 علی سے بدل رکھتی ہیں دشمنی
 ہی ایک اونہیں در د امر دلیر
 وہ شیب دلا و بچو دوسرا
 وہ دونوں شیر جام دیار ہوں
 ملاؤنگی لا کر اونہیں تجھی ہی
 غرض دونوں کو لا ملا یا اوس
 کیا عہد تینوں نے ملکر ہم

کہا تیرا کا بین اسی غمچہ لب
 مہینہ میں رمضان اسی نہ تھا
 علی کا تو سر کسٹج لٹے گا
 علی کی ہی مسجد میں اسی خور
 امامت کو مسجد میں تہنا ہو
 سر اور کا خدا تن سے لوگ اوتا
 غرض اپنی سب تجھی پاؤنگا میں
 یہ تدبیر عہد ہی رکھے تو نہان
 اکیلا و کر نہ اس کام کو
 جوہیں مرد جنگ آور و کینہ
 کہ پیاسی بین خون علی کو ہی
 لڑائی کو جنگل کا ہی ترہ شیر
 وہ ہی مرد میدان کا آڑ ما
 دل و جان سے بس مدد گار ہوں
 رکھے اس راز کو دلین پانی خنی
 بہت مکر و دھوکہ سکھایا اوس
 کرین ملکر سر کو علی کے قلم

کرے یاوری ایک کی دوسرا
 گیا ایک کا وار خالی اگر
 کرے تیسرا یاوری دونوں کو
 ہوے متفق تینوں اس بات پر
 شب بھندہ آسمی جو رمضان کی
 جریدہ علی جبکہ آجروٹان
 علی پر کیا پہلو شیبے وار
 زسوی ذکر ابن ملجم بعین
 کیا وار پورا ازراہ کھفا
 اس بعض نے تیغ سررٹری
 کہ ملعون نے مار ڈالا ہے مجھے
 مسلمان دوڑی ہر ایک سمت
 وہ درخشاں شیب گئی بہاگ کر
 گرفتار ہوا ابن ملجم بعین
 بسوی قصر گریان باد رسواہ
 کہا مرتضیٰ نے باہل صفا
 اگر حرمہ کو اپنی آگے امام

نہ مونہہ پیسری اسکا مٹھیا
 کرے دوسرا وار خون شہر شر
 ہو تینوں کا حملہ سب گری
 ارادہ پر اپنے گھر باندہ کر
 تو مسیحین جا بٹھیر تینوں شقی
 اوٹھی تینوں یکبار حملہ کسان
 و لیکن گیا خالی اور نابکار
 ہوا حملہ آور علی پر زکین
 پٹری تیغ برہس لوسی قسری
 علی نے پکارا کہ پکڑو کوئی
 اسیدم گرفتار کر لو اسی
 پکڑ کر کے رسی سے باندھا دوسی
 بچا جان گوا جائے اپنی گھر
 علی کو اوٹھا لیگے موشین
 محل میں لٹایا باہر آگاہ
 پٹری ہو تم نماز اپنی مسجد میں
 کرو اقتدا ان کے بعد تمام

مسلمان مسجد میں پہر نماز
 بلا کر کہا ابن ملجم سے یوں
 کہا خون تیرا سمجھ کر جلال
 بہت خون ناحق جو تو نے کی
 خنجر کو دیا حکم کہ اسی نور میں
 جو دنیا سے ہو جائے میرا سفر
 جو باقی رہی ہو گی کچھ زندگی
 اسی دو ٹکڑے شرعی ضرور
 حسن نے حکم شدہ ارجمند
 مسلمان ادا کر چکے جب نماز
 سب آئی حضور علی مرتضیٰ
 جو تہا زخم کاری وہ اور لاؤ
 علی نے سپہوں کو وصیت یہ کی
 کہ وقت بختمی کی صبر اختیار
 کیا غرض سب کے کہ ای نیک پو
 امام حسن سے جو بین متقی
 یہہ فرمایا بہتر سمجھ کر سبھی

گئی رہ گئے مرتضیٰ پا کبار
 کیا تو نے جی قتل اب مجھ کو کیوں
 کیا میری جگہ کا مہر قیل و قال
 کہ جس سے تو بس اجب القتل ہی
 رکھو ابن ملجم کو تم قید میں
 تو ملعون کا گم اور اید بھوسہ
 صحت پا کر اس زخم سی میں ہی
 حراست میں اس کو نہ لاؤ قصور
 کیا ابن ملجم کو زندان میں بند
 بدرگاہ حق یا خشوع و نیاز
 کرین چارہ کچھ تاکہ اس جرح
 ہو ویکہہ یا یوسنا بل صفا
 کہ درتے رہو تم خدا سے ہی
 طلب مغفرت رکھو از کردگار
 کرین بیعت نیم بعد میں آپ کی
 پس آپ کو اور سب بطن بنی
 کرو وہ جو ہو دین کی بہتری

بین مشغول ہوں اپنی ہی کام میں
 میں اپنی طرف سے نہیں بولتا
 تمہیں سے سب اس کام کا اختیار
 میرا وقت اب آخری آگیا
 یہ فرماؤ کی بند اپنی زبان
 مکر سے کر پڑنا کلمہ کو
 پہوی روح پاک اونگی تن سے جدا
 بہت رحمتیں تابروز شمار
 رحی اونکو قاتل پہ لعنت پیدا
 کیا ایک راوی نے یوں ہی رقم
 رہی زندہ دور و نزدیک پیکان
 شہ دین نے جب کیا اشتعال
 پس از گریہ و نالہ بچ و بکا
 دیا غسل حنین نے آپکو
 ادا کی جنازہ کے اوپر نماز
 کیا دفن پہر اوس تن پاک کو
 خواجہ سے جو دلیں یہ خوف تھا

یہ نیکی مع الخیر انجاس میں
 کچھ نہ اس امر میں امی گروہ صفا
 دعا کا ہونین تم سے امیدوار
 لو میرا سلام امی گروہ صفا
 ہوئی کلمہ توحید سے درشتان
 یکا یک روانہ ہوئے خلد کو
 کیا اوسنے ارام جنت میں جا
 خدا کی رہیں اونپہ لیل و نہار
 ہو دو نو جہان کی ملامت سدا
 کہ وہ زخم کہا کر علی محترم
 بروز سوم جمعہ حق میں جان
 مسلمانوں پر سخت کدرا اطلال
 کیا فکرت چیر و تکفین کا
 پہنایا کفن اوس تن پاک کو
 حسن نے امامت کر لی بانیان
 حوالہ کیا کوفہ کی خاک کو
 مبارک جنازہ کالین وہ آ

درون قصر ظاہرین قبر شریف
 ولی را تلو خفیہ تابوت کو
 بکوه نجف دفن اوس جا کیں
 نجف اشرف اسر و زنا و سکاٹا
 ہوئی جمعہ کو دن فات شریف
 تھی تاریخ اوس سہ ماہ کی ستر سو
 خلافت کی مدت رہی پانچ سال
 پس زدن میر عرب با صفا
 ہوئی بیعت اہل صفا ان کے
 خلافت کی مسند پہ ہو جلوسہ گر
 کیڑا لاواب ابن بلجہ کو یہاں
 حکم خلیفہ مسلمان اوس سے
 کیا سامنے لاکے اوسکو کھڑا
 بری حال سے قتل اوسکو کیا
 دیا پہلو ہاتھوں کو اوسکے تراش
 گرم کر سلائی دی تاکہ ہوش نہ آئے
 کیا سر کو پیر اوسکو تن ہی جھدا

بنائی بہت اوسکی از بس لطیف
 مکی لیکے حسین فرزندہ جو
 چہا کر خواج سے جسم صفا
 ہوا اند اہل صفا انکس نام
 مہینا تہار رمضان پاک و طہ
 سن ہجری چالیس تہا با یقین
 جیسے ہو تو تین کم زمین مقابل
 شہنشاہ مروان غلی مرتضیٰ
 امام حسین کی بد پاک پر
 حسن نے دیا حکم اسطور پر
 جو ہی قاتل سرور مومنان
 گرفتار کر لائے زندان سو
 ہوا حکم اوسکے ہی قتل کا
 مسلمانوں نے کوفہ میں بزملا
 کئی قطع پہریاویں ہی دیں
 زبان کو ہی دی کاٹ بی قیل و
 دیا لاش کو آگ میں پھر جلا

وہ مرگ سے تابہ روز جزا
 او ترقی رہی رحمت حق سدا
 لکھا ایک راوی نے یوں برطا
 لکھا دوسری کہ بنسبہ کی تھی
 تھی انشہہ برسی نہ کم زیادہ
 عظیم اسکا اللہ ہی بالصواب
 کہ تابوت پاک شدہ شہر مہر
 حفاظت سے لیکر دینے گئے
 بر مرقد فاطمہ بیگان
 نخت اشرف جو مرقد مرصع
 وہیں دفن ہیں مرتضیٰ نیک نام

رہی ابن لطم پہ قہر خدا
 بروح علی مرتضیٰ با صفا
 تھی عمر شریف علی مرتضیٰ
 تریشہ برس کی تھی عمر آپ کی
 لکھا تیسرے کہ عمر علی
 ہوا راویوں میں یہاں اختلاف
 کیا بعض نے اسطرح پر رقم
 انام حسین بنی اپنے ہمراہ سے
 کیا دفن تابوت کو بسوٹان
 وہی قول صحیح ہے جو اول لکھا
 وہی ہی زیادہ نگہ خاص عام

خاتمہ کتاب پر شکر خدا کے و ثواب و دعا حاجات بدرگاہ
 قاضی الحاجات

کیا او سنی احسان مجھ پر بڑا
 مجھے حسن آغاز و انجام کے
 کتب معتبر سے لیا سے سبھی
 جس پر ہر کو خوش ہو وین خوانند

میں کرتا ہوں شکر اب خدا کا
 کہ دینیک توفیق اسکام کی
 لکھا میں حال خلافت علی
 کیا نظم اسکو باڑ و زبان

جو کوئی پڑھی یہ گرامی کتاب
 یحییٰ پڑھو والوں کو اب التجا
 دینا صلاح او سکوفہ کین عیب
 سمجھہ لبوین اسکو کہ اسان
 بھی یاد رکھین دعائیں سدا
 ہوئی ختم جب یہ گرامی کتاب
 مقرر تیرہ سو چہ اور پینا جب
 حسن کر تو اب اپنی ختم کلام سخن
 غنان روک اب تو سخن مری
 خوشی سو اسوقت ہو پھر وہ
 بنام خدا ختم کر یہ کتاب
 ابی تیرا شکر کیونکر ادا
 کہ دے ہم کو توفیق اسکام کی
 لیانیک کام اسس گنگار کی
 میری تن کا ہر مو اگر ہو زبان
 تیرا شکر جب ہی ہووے ادا
 جودی تو تو توفیق اس کا رکی

وہ ہو خیرہ اسین کامیاب
 میں رکھتا ہوں جو نظم میں خوش
 ہوں نظم میں وہ میر عیب جو
 مرکب خطا اور نسیان سر
 خدا سیر می چاہین عنو خطا
 سن ہجرت آن رسالت مآب
 فراغت ہوئی نظم سے ہم کو سب
 دعا پر بدرگاہ حق انتقام و العن
 زبان روک تھر سے نامہ کی
 ندری طول نامہ تو بس ختم کر
 کہ اعلم ترا تقدیر بالصلوب
 کروین جو احسان تو نے کیا
 ز بس نیک آغاز و انجام کی
 سہ رومی و عاصی خطا و اسیر
 ہر ایک موسیٰ پو شکر میں تر زبان
 وہ انعام تو نے ہی ہم پر کیا
 چھو اور لیا عیبے ایک بار کی

پیر کار نمایان حسن عمل
 گوئی اسکو مقبول کرامی کریم
 پسند خلافت کر اس نامہ کو
 علی نامہ کو مجھے مقبول کر
 بحق امیر گروہ یقین
 سر و تاج سرو بیای جهان
 بہاؤن دیر بحر لطف الہ
 گرامی سواری بمیدان علم
 شہ عادل و ناصرین پاک
 منور کن دیدہ مسلمین
 زیارت گاہ اولیائے کرام
 بہان روح رہبر بنت نبی
 علی مرتضیٰ آنکہ شیر خدا
 میر معصوم کرم و عصیانہی
 میر اخاتمہ خیر کے ساتھ کر
 ہدایت کر اب امام سید مجتبیٰ
 و مہر گاہ مدبر کہ توحید سے

جو خالی صحران کذب مکر و دخل
 را اگر ارم خود اور بفضل عظیم
 عیب برکت عطا کر میری خامہ کو
 مسلمانوین اسکو مشہور کر
 امام زمن افضل متقین
 اخ مصطفیٰ مقتدا سے زمان
 شہنشاہ اسلام عالم نیا
 باخلاق گنجینہ و کان حسم
 بصیرت دہ دیدہ اہل خاک
 بحمل صفا و بنور یقین
 شفاعت کن مجرم مستہام
 کہ مولائے این امت امان
 لقب یافت از سرور انبیا
 پہوڑا مجھے بہہ سہو و سیاہی
 بنور یقین چمکو کر پیر و پیر
 دمی منہل یہ مقصد کی ہو گیا

تیری نام پر خاستہ ہو میرا
 سعادت کا وہ جام مجھ کو پلا
 شریعت کی سیڑھی چڑھا دو مجھ کو
 حقیقت کی منزل پہ پہنچا مجھ کو
 سبھی مشکین میری آسانگر
 رکھ اپنی ہی دروازہ پر ای کریم
 تو بر لا میرے جملہ حاجات کو
 بچا مجھ کو شرکے شیطان سے
 علی کا دیا فیض جو اسطہ
 اجابت کو پہنچا پیہ میری دعا
 میری اہل ال اور مان باغ
 سبھی اوستادوں کو احباب کو
 طریقت کی پیران عظام کو
 جو ہوں پھر بنو الے علی نامہ کے
 سپہوں کو جو ہن سلیمین مسلمات
 کرم اپنے سے بخش دی ای کریم
 شہد کہ تیرے دہکے ختم ہوتے رہتا

میری دل سے سب دور ہو جا
 کہ جس سے ملے مجھ کو تیری فیض
 طریقت کا رستہ چلا دے مجھ کو
 جمال اپنا ایک بار دکھلا مجھ کو
 نہ ہٹکا پہرا مجھ کو تو در بدر
 ہر ایک در سے مجھ کو بچا ای کریم
 بہت دور رکھ مجھ سے آفات کو
 جہان سے اوٹھا مجھ کو ایساں سے
 تو برکت سے اس نام ایخدا
 تو ہر ایک آفت سے مجھ کو بچا
 سب اخوان و اخوات دلچہ
 اقارب کو اور چلہ اصحاب کو
 میری جملہ عبادت و اعظام کو
 صفت کرنیوالی میری خامہ کو
 دی نابہنم سے اوٹکو نجات
 تیری ذات سے بس غفور الرحیم
 تیرے نام سے ہر کام کرنا